e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 15 Saturday , October 10 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۱۵) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۱۰-اکتوبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۷/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

مودی حکومت کی پالیسیوں نے معاشی لبرلائزیشن کو برباد کر دیا: کھرگے

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے مودی حکومت کی معاشی پالیسیوں پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس حکومت نے عام لوگوں کے مفادات کو نظرانداز کر کے صارفین کے لیے متعدد اختیارات کی مسابقت کو ختم کر دیا ہے اور منتخب سرمایہ دار دوستوں کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے، جس سے معاشی لبرلائزیشن کی بنیاد برباد ہو گئی ہے۔ مسٹر کھرگے نے جمعہ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ مودی حکومت کی معاشی پالیسیوں کا مقصد معیشت کا کنٹرول اپنے چہیتے سرمایہ دار دوستوں کے ہاتھوں میں سونپنا ہے، تاکہ بدلے میں منافع میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کا حصہ برقرار رہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مسابقت کو ختم کر کے اجارہ داری اور دو کمپنیوں کے غلبے والے نظام کو نافذ کر کے بی جے پی کے خزانے کو بھرنے کا کام کیا گیا ہے۔ کانگریس صدر نے کہا کہ ٹیلی کام کے شعبے میں 2014 سے پہلے 13 کمپنیاں تھیں۔

جے ڈی وینس کا تبصرہ غیر ضروری اور قابلِ اعتراض: وزارت خارجہ

نئی دہلی (یو این آئی) ہندوستان نے امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کے غیر ملکی تارکین وطن کے بارے میں تبصرے پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے غیر ضروری اور قابلِ اعتراض قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ امریکہ کی معیشت میں ہندوستانی ماہرین کا اہم کردار ہے۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کے روز میڈیا بریفنگ میں اس سلسلے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ امریکہ کی تاریخ تارکین وطن کی محنت، تنظیم کاری اور جدت طرازی سے ہی بنی ہے۔ ترجمان نے کہا، ہم نے اس تناظر میں امریکی نائب صدر کے کچھ تبصرے دیکھے ہیں۔ ہمارا ماننا ہے کہ اس طرح کا ذکر غیر ضروری ہے اور اس حقیقت کو نظرانداز کرتا ہے کہ امریکہ میں ہندوستانی پیشہ ور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور اس کی معیشت نیز انوویشن کے نظام میں ان کا نمایاں تعاون ہے۔ درحقیقت، امریکہ کی اپنی تاریخ نسلوں سے آئے ان تارکینِ وطن کے ذریعے رقم ہوئی ہے جن کی محنت، صلاحیت اور جدید سوچ نے اس کی ترقی اور خوشحالی میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کے مطالبہ کے دوران

10 اپوزیشن رہنماؤں کی صدر جمہوریہ مرمو سے ملاقات

پرانی پارلیمنٹ کے سینٹرل ہال میں ایک گھنٹے تک ہوئی میٹنگ، صدر مرمو نے ووٹ چوری کے الزام کو مسترد نہیں کیا، ثبوت پیش کرنے کو کہا: راہل گاندھی، ہمیں مثبت ردعمل ملا ہے: ممتا بنرجی، باقی اراکین پارلیمنٹ نے وجے چوک پر دھرنا دیا، مسلسل چوتھے دن احتجاج

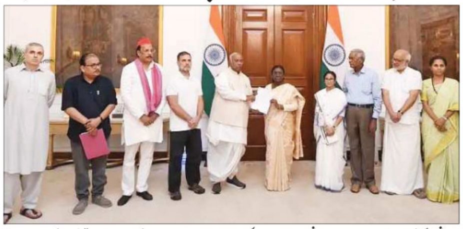

نئی دہلی: (ایجنسی) چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے کو لے کر اپوزیشن اتحاد نے جمعہ کے روز مسلسل چوتھے دن احتجاج اور مارچ کیا۔ سب سے پہلے پرانی پارلیمنٹ کے سینٹرل ہال میں ایک گھنٹے تک میٹنگ ہوئی۔ اس کے بعد اراکین پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ سے راشٹرپتی بھون تک پیدل مارچ کیا۔ راہل گاندھی، ممتا بنرجی اور ملکارجن کھڑگے سمیت 10 اراکین پارلیمنٹ کے وفد نے صدر جمہوریہ سے ملاقات کی۔ باقی اراکین پارلیمنٹ نے وجے چوک پر دھرنا دیا۔ میٹنگ سے باہر آنے کے بعد راہل گاندھی نے کہا کہ پورا ملک جانتا ہے کہ ملک میں ووٹ چوری ہو رہی ہے۔ صدر جمہوریہ نے بھی اس سے انکار نہیں کیا۔ اب ہم پیر کے روز سپریم کورٹ جائیں گے۔ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے گزشتہ چار دنوں میں گیانیش کمار کے خلاف تیسری مرتبہ مارچ نکالا ہے۔ اس سے پہلے 6 اکتوبر کو 'سیو ڈیموکریسی مارچ' نکالا گیا تھا۔ اس کے بعد 7 مارچ کو جنتر منتر پر احتجاج کے لیے گئے تھے، لیکن راستے میں ہی روک دیا گیا۔ 8 اکتوبر کو کناٹ پلیس سے راج گھاٹ تک مارچ نکالا گیا تھا۔

ملاقات کے بعد لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے کہا کہ صدر نے ووٹ چوری کے الزامات کو مسترد نہیں کیا، بلکہ اپوزیشن سے اس سلسلے میں ثبوت پیش کرنے کو کہا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اپوزیشن رہنماؤں نے صدر کے سامنے ووٹ چوری کا معاملہ اٹھایا اور انہیں بتایا کہ ملک میں انتخابی عمل کے دوران بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق، صدر نے یہ نہیں کہا کہ ہندوستان میں ووٹ چوری نہیں ہو رہی ہے، بلکہ انہوں نے وفد سے ثبوت فراہم کرنے کو کہا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اپوزیشن تمام ثبوت صدر کے سامنے پیش کرے گی۔

کانگریس رہنما نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر جمہوریت کو نقصان پہنچانے کے الزامات بھی عائد کیے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن انتخابی عمل میں شفافیت اور ووٹروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ راہل گاندھی کے مطابق، صدر نے اس معاملے پر غور کرنے کی بات کہی ہے۔

کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ وفد نے صدر کو میمورنڈم سونپ کر گزشتہ چار دنوں سے ووٹ چوری کے خلاف جاری تحریک کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ صدر نے وفد کی باتیں توجہ سے سنیں اور ثبوت پیش کرنے کو کہا ہے۔ کھڑگے نے مطالبہ کیا کہ الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) کے بجائے بیلٹ پیپر کے ذریعے انتخابات کرائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن ثبوت جمع کر کے صدر کو فراہم کرے گی اور معاملے کی مزید جانچ کے بعد آئندہ کی حکمت عملی طے کی جائے گی۔

ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی نے بھی صدر سے ملاقات کے بعد کہا کہ انہوں نے اپوزیشن کی بات سنی اور مثبت رویہ اختیار کیا۔ ممتا بنرجی کے مطابق، وفد نے صدر سے ووٹ چوری کے معاملے میں مداخلت کرنے اور آئین کے تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔ اپوزیشن رہنماؤں نے اس معاملے سے متعلق ثبوت فراہم کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی۔

راہل گاندھی نے کہا کہ اپوزیشن رہنما پہلے چیف الیکشن کمشنر سے ملاقات کے لیے گئے تھے، لیکن انہیں وہاں روک دیا گیا۔ اس کے بعد راج گھاٹ پر احتجاج کی کوشش کی گئی، جہاں بھی انہیں روکے جانے کا دعویٰ کیا گیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اپوزیشن پیر کو سپریم کورٹ کا رخ کرے گی۔

پارلیمنٹ کے سینٹرل ہال میں انڈیا بلاک کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے گجرات، ہریانہ اور مہاراشٹر کے انتخابی نتائج پر سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چند برسوں میں سامنے آنے والے نتائج کو دیکھ کر انہیں اب بھی حیرت ہوتی ہے کہ ایسا کیسے ہوا۔ راہل گاندھی کے مطابق، جب اپوزیشن کے سامنے شواہد آئے تو اسے معاملے کی سنگینی کا اندازہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرنا سب کی ذمہ داری ہے۔

صدر سے ملاقات کرنے والے وفد میں راہل گاندھی، ملکارجن کھڑگے، ممتا بنرجی، ایم اے بے بی، ڈی راجا، راجیو رائے، سپریا سولے، عمر عبداللہ، منوج جھا اور تھول تھروماولون شامل تھے۔ اپوزیشن جماعتیں ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) میں بے ضابطگیوں کی تحقیقات اور چیف الیکشن کمشنر کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔

ٹرمپ کا خواب پھر ہوا چکنا چور
امن کا نوبل پرائز ہند نژاد ناوی پلئی کو دینے کا اعلان

اسٹاک ہوم (ایجنسی) نوبل کمیٹی نے 2026 کا نوبل امن انعام نوانیتھم ناوی پلئی کو دینے کا اعلان کیا ہے۔ نوبل انعام کے آفیشیل

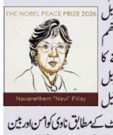

سوشل میڈیا اکاؤنٹ کے مطابق ناوی کو امن اور بین الاقوامی قانون کے فروغ کے لیے ان کی کوششوں کے اعتراف میں اس اعزاز سے نوازا جائے گا۔ اس اعلان کے ساتھ ہی نوبل امن انعام حاصل کرنے کی خواہش کئی مرتبہ ظاہر کر چکے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو اس سال بھی ناکامی ہاتھ لگی۔ بہرحال، تمل نژاد ناوی جنوبی افریقہ کی ہائی کورٹ کی جج رہ چکی ہیں۔ وہ روانڈا کے بین الاقوامی فوجداری ٹریبونل میں بھی جج رہی ہیں۔ جنوبی افریقہ میں پیدا ہونے والی ناوی پلئی نے نسل پرستی کے خلاف جدوجہد کرنے والے نیلسن منڈیلا سمیت کئی لوگوں کی قانونی لڑائی لڑی تھی۔ وہ غزہ میں اسرائیل کی فوجی کارروائی پر بھی مسلسل سوال اٹھاتی رہی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے جنگی جرائم اور نسل کشی کے ذمہ دار لوگوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے اہم کام کیا ہے۔ ناوی پلئی کو امن کا نوبل انعام ملنے کی کئی اہم وجوہات ہیں۔ آیئے ان پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہیں۔ جنگی جرائم کے خلاف کام: انہوں نے جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم اور نسل کشی کے معاملات میں عدالتی کارروائی کو آگے بڑھانے میں تعاون کیا۔

ضمنی انتخابات کے نتائج

یوپی میں راجیہ سبھا کی تمام 10 نشستوں پر بلا مقابلہ انتخاب

بی جے پی کے 8 اور سماج وادی پارٹی کے 2 امیدوار کامیاب، مغربی بنگال کی دو اسمبلی سیٹوں پر بی جے پی، تمل ناڈو کی دو سیٹوں پر ٹی وی کے نے کامیابی حاصل کی

لکھنؤ (ایجنسی) اتر پردیش میں راجیہ سبھا کی تمام 10 سیٹوں پر بلا مقابلہ انتخاب ہو گیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے آٹھ اور سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے دو امیدواروں کو منتخب قرار دیا گیا ہے۔ ووٹنگ کی ضرورت نہیں تھی کیوں کہ تمام نشستوں پر امیدواروں کی تعداد نشستوں کی تعداد کے برابر تھی۔ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال اور دستبرداری کا عمل مکمل ہونے کے بعد ریٹرننگ آفیسر نے تمام 10 امیدواروں کو بلا مقابلہ منتخب قرار دے دیا۔ بعد ازاں اسمبلی میں منتخب اراکین اسمبلی کو سرٹیفکیٹ پیش کیے گئے۔ بی جے پی کے منتخب امیدواروں میں ودیا ساگر سونکر، پرینکا سنگھ راوت، گوپی کرشنا پانڈے، دھرمپال سنگھ، رادھا کانت اوجھا، پرکاش پال، رام پرتاپ سنگھ چوہان اور شروتی گنگوار شامل ہیں، جب کہ سماج وادی پارٹی کے پروفیسر رام گوپال یادو اور دھن راج پر یمل ناتھو پوانی راجپوت سبھا کے لیے منتخب ہوئے۔ چوں کہ ان راجیہ سبھا سیٹوں کے لیے کوئی اور امیدوار مقابلہ نہیں کر رہا تھا، اس لیے الیکشن بغیر ووٹ کے ختم ہو گیا۔ الیکشن کے بعد اتر پردیش سے بی جے پی کے آٹھ اور سماج وادی پارٹی کے دو نمائندے راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہوئے۔

وہیں مغربی بنگال، تمل ناڈو اور پڈوچیری کی اسمبلی کی 5 سیٹوں اور آسام کی ایک لوک سبھا سیٹ پر ضمنی انتخابات کے نتائج جمعہ کو سامنے آ گئے۔ مغربی بنگال کی نندی گرام اور ربحینگر سیٹوں پر بی جے پی نے کامیابی حاصل کی۔ وہیں تمل ناڈو کی دو سیٹوں پر ٹی وی کے نے قبضہ کیا۔ دوسری جانب پڈوچیری کی ایک اسمبلی سیٹ پر این ڈی اے نے جیت درج کی۔ وہیں آسام کی ناگاؤں لوک سبھا سیٹ پر بی جے پی آگے چل رہی ہے۔ نندی گرام سیٹ پر بی جے پی کی امیدوار ہسی رانی رتھ 1,22,753 ووٹوں سے جیت گئی ہیں۔ انہیں مجموعی طور پر 1,64,427 ووٹ ملے۔ ہسی رانی نے اس سیٹ پر وزیر اعلیٰ شوبھیندو ادھیکاری کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ ہسی رانی نے 1,22,753 ووٹوں کے فرق سے کامیابی درج کی۔ 1967 میں اس سیٹ کے وجود میں آنے کے بعد یہ جیت کا سب سے بڑا فرق ہے۔ اس سے پہلے سب سے بڑی جیت کا ریکارڈ 2016 میں شوبھیندو ادھیکاری کے نام تھا۔ اس وقت انہوں نے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے ٹکٹ پر سی پی آئی کے عبدالکبیر شیخ کو 230,81 ووٹوں سے شکست دی تھی۔

گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ

سپریم کورٹ نے ملزم محمد تنویر کی پھانسی کی سزا پر اسٹے دیا

پھانسی کی سزا پانے والے دیگر ملزمین کے لئے بھی اسٹے لیا جائے گا: مولانا حلیم اللہ قاسمی

نئی دہلی۔ گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ میں ٹرائل کورٹ اور ہائی کورٹ سے پھانسی کی سزا پانے والے ایک مسلم شخص کی پھانسی پر آج سپریم کورٹ آف انڈیا نے اسٹے دے دیا۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کی تین رکنی بینچ نے آج ملزم محمد تنویر جس کا تعلق گجرات کے شہر سورت سے ہے کی پٹیشن پر سماعت کرتے ہوئے عبوری حکم جاری کیا۔ ملزم تنویر احمد کے مقدمہ کی پیروی جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کر رہی ہے۔ آج دوران سماعت تین رکنی بینچ کے جسٹس وکرم ناتھ، جسٹس سندیپ مہتا اور جسٹس اپریش کمار سنگھ کو سینئر ایڈووکیٹ نتیا راما کرشنن نے بتایا کہ ملزم محمد تنویر کو گجرات ہائی کورٹ نے پھانسی کی سزا دی ہے جبکہ اس پر یہ الزام ہے بھی نہیں کہ اس نے بم دھماکے کیئے تھے یا وہ بم دھماکوں کے وقت احمد آباد میں موجود تھا۔

سینئر ایڈووکیٹ نے عدالت کو بتایا کہ گجرات ہائی کورٹ کا فیصلہ قانونی طور پر درست نہیں ہے، ملزم گذشتہ اٹھارہ سالوں سے جیل میں مقید ہے۔ سینئر ایڈووکیٹ نتیا راما کرشنن نے عدالت کو مزید بتایا کہ گجرات ہائی کورٹ نے قانونی طور پر انتہائی کمزور ثبوت و شواہد کی بناء پر ملزم کو پھانسی کی سزا دی ہے جس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ تین رکنی بینچ نے سینئر ایڈووکیٹ نتیا راما کرشنن کے دلائل کی سماعت کے بعد گجرات حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے سیشن عدالت اور ہائی کورٹ کا ریکارڈ طلب کیا، سینئر ایڈووکیٹ کی درخواست پر عدالت نے فریقین کو عدالتی ریکارڈ کے تراجم بھی مہیا کرانے کا حکم دیا۔ آج دوران سماعت سینئر ایڈووکیٹ نتیا راما کرشنن کی معاونت ایڈووکیٹ شاہد ندیم، ایڈووکیٹ آن ریکارڈ ڈیش وجئے، ایڈووکیٹ اشیت و دیگر نے کی۔ آج کی عدالتی کارروائی پر صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے ممبئی میں ایک اخباری بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ ملزم محمد تنویر کی عرضداشت پر سپریم کورٹ کی سماعت اطمینان بخش رہی کیونکہ اپیل داخل کرنے کے لیئے دیئے گئے وقت کے اندر اپیل داخل ہونے کے بعد اس پر عدالت نے سماعت کر لی کیونکہ پھانسی کی سزا پر اسٹے نہیں ہونے کی وجہ سے ملزم اور اس کے اہل خانہ پریشان ہو رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ گجرات ہائی کورٹ سے پھانسی اور عمر قید کی سزا پانے والے دیگر ملزمین جنہوں نے جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی سے قانونی امداد طلب کی ہے ان کی اپیلیں جلد ہی داخل کی جائیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ عمر قید کی سزا پانے والے صادق اسرار شیخ کی اپیل سپریم کورٹ میں داخل کر دی گئی ہے جس پر جلد سماعت متوقع ہے۔ واضح رہے کہ گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ میں نچلی عدالت نے 38 ملزمین کو پھانسی، 11 ملزمین کو عمر قید اور 28 ملزمین کو مقدمہ سے بری کر دیا تھا۔ نچلی عدالت سے سزائیں پانے والے بیشتر ملزمین نے جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی اور چند ملزمین نے اپنے طور پر ہائی کورٹ میں اپیل داخل کی تھی جس پر تقریباً ایک سال سماعت چلی۔

'جیور ایئرپورٹ اب نریندر مودی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کہلائے گا'

وزیر اعلیٰ یوگی نے کابینہ کی میٹنگ کے بعد میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کیا

وزیر اعظم کے سربراہِ حکومت کی حیثیت سے عوامی خدمت کے 25 سال مکمل ہونے پر اتر پردیش کابینہ نے ان کی دوراندیش قیادت، ملک کے تئیں لگن اور ریاست کی ترقی میں مسلسل تعاون کے لیے تہنیتی تجویز منظور کی

لکھنؤ۔ نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ، جیور اب نریندر مودی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے نام سے جانا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں جمعہ کو ہوئی اتر پردیش کابینہ کی میٹنگ میں ایئرپورٹ کا نام تبدیل کرنے کی تجویز منظور کر لی گئی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی عوامی زندگی کے 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر کیے گئے اس فیصلے کو وزیر اعلیٰ نے وزیر اعظم کے تئیں ریاستی حکومت کے اظہار تشکر اور اتر پردیش کی ترقی میں ان کی رہنمائی اور تعاون کے اعتراف کی علامت قرار دیا۔ کابینہ کی میٹنگ کے بعد منعقدہ پریس کانفرنس میں وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ کابینہ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی عوامی زندگی کے 25 سال مکمل ہونے پر تہنیتی قرارداد بھی منظور کی ہے۔ 7 اکتوبر کو وزیر اعظم نے حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے 25 سال کی مسلسل اور وقف عوامی خدمت مکمل کی۔ یہ ہندوستانی جمہوری تاریخ کا ایک قابل فخر باب ہے۔ 25 سال کا یہ سفر خدمت، لگن اور ملک سب سے پہلے کے جذبے سے جاری رہا ہے۔ یہ سفر صرف اقتدار یا حکمرانی کا سفر نہیں بلکہ عوامی خدمت سے عوامی فلاح اور عوامی شرکت سے عوامی اعتماد کا سفر ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نوئیڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ، جیور وزیر اعظم کی جانب سے اتر پردیش کو ملی ایک بڑی سوغات ہے۔ یہ ایئرپورٹ آنے والے وقت میں ریاست کی معیشت، صنعت، سیاحت اور عالمی رابطے کو نئی بلندیوں تک لے جائے گا۔ اسی جذبے کے ساتھ کابینہ نے ایئرپورٹ کا نام نریندر مودی انٹرنیشنل ایئرپورٹ رکھنے کی تجویز منظور کی ہے۔ کابینہ نے وزیر اعظم کی 25 سالہ عوامی زندگی، ان کی مسلسل رہنمائی، اتر پردیش کی ترقی کے تئیں ان کی مستقل وابستگی اور ملک کو نئی سمت دینے والی قیادت کے لیے اظہار تشکر کیا۔ کابینہ نے وزیر اعظم کی قیادت کو خراج تحسین بھی پیش کیا۔ وزیر اعظم مودی کی قیادت اور رہنمائی میں ریاستی حکومت وکست اتر پردیش، وکست بھارت- 2047 کے عزم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے پوری توانائی، اخلاص اور عزم کے ساتھ کام کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کاشی سے منتخب عوامی نمائندے ہیں اور اتر پردیش کی سرزمین سے ملک کی قیادت کر رہے ہیں۔ 2014 میں وزیر اعظم نے کاشی آمد کے موقع پر کہا تھا، مجھے ماں گنگا نے بلایا ہے اس کے بعد کاشی اور وزیر اعظم کا تعلق صرف سیاسی نمائندگی تک محدود نہیں رہا۔ کاشی کی ترقی، روحانی احیا اور اتر پردیش کی مجموعی ترقی کے درمیان ایک نیا رشتہ قائم ہوا۔ وزیر اعظم کی رہنمائی اور مرکز و ریاست کی ڈبل انجن حکومت کے تال میل سے اتر پردیش میں ترقی کی ایک نئی انتظامی ثقافت تشکیل پائی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2017 سے پہلے اتر پردیش انتظامی جمود، عدم تحفظ اور بنیادی سہولتوں کی کمی سے دوچار تھا۔

ہندوستان نے امریکہ کے پی ای آر ایم پروگرام پر روک پر تشویش کا اظہار کیا

نئی دہلی (یو این آئی) ہندوستان نے امریکی محکمہ محنت کے مستقل لیبر سرٹیفیکیشن پروگرام (پی ای آر ایم) سے جڑے فیصلے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے دونوں ممالک کے مفادات کے خلاف بتایا ہے۔ امریکہ کی جانب سے جمعرات کی رات اس قدم کے اعلان کے بعد وزارتِ خارجہ نے جمعہ کے روز ایک بیان جاری کر کے کہا کہ اس قدم سے متاثرہ کمپنیوں کے اہل ملازمین کے گرین کارڈ کے عمل پر اثر پڑ سکتا ہے۔ تاہم پی ای آر ایم درخواستوں پر روک سے موجودہ ایچ-1بی ویزا یا ویزا ہولڈرز اور ان کے زیرِ کفالت افراد کی حیثیت پر خود بخود کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ہندوستان نے کہا کہ پی ای آر ایم پروگرام، ایچ-1بی ویزا پروگرام سے مختلف ہے۔ متاثرہ کمپنیوں کے اہل ملازمین کی مستقل رہائش یعنی گرین کارڈ حاصل کرنے کے عمل پر اس کا کچھ اثر ہو سکتا ہے، لیکن اس سے موجودہ ایچ-1بی ویزا کی میعاد اپنے آپ ختم نہیں ہوتی۔ وزارتِ خارجہ نے کہا ہے کہ ہندوستانی ٹیلنٹ کے امریکہ جانے سے دونوں ممالک کی معیشتوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

دہلی میں سی جے پی، پولیس کا احتجاج کی اجازت دینے سے انکار

قومی راجدھانی میں سخت حفاظتی انتظامات، 20 ہزار سے زائد اہلکار تعینات، سبھی میل-ایکسپریس ٹرینیں رد، 57 میٹرو اسٹیشن بند رکھنے کا فیصلہ

نئی دہلی: دہلی پولیس نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے 10 اکتوبر کو جنتر منتر پر مجوزہ احتجاج کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ احتجاج کے پیش نظر راجدھانی میں پولیس اور نیم فوجی دستوں کے 20 ہزار سے زائد اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ دہلی پولیس نے دہلی میٹرو ریل کارپوریشن (ڈی ایم آر سی) سے 57 میٹرو اسٹیشن بند رکھنے کی سفارش کی ہے۔ پولیس کے مطابق، احتجاج کی اجازت کے لیے سی جے پی کے شریک کنوینر سورو داس کی جانب سے درخواست موصول ہوئی تھی۔ نئی دہلی رینج کی جوائنٹ پولیس کمشنر نوپور پرساد نے بتایا کہ درخواست پر غور کرنے کے بعد اجازت نہ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ ان کے مطابق، مقررہ رہنما خطوط کے تحت احتجاج کی اطلاع کم از کم 10 دن پہلے دینا ضروری ہے، جب کہ اس مرتبہ بہت کم وقت پہلے درخواست دی گئی۔ پولیس نے اجازت مسترد کرنے کی ایک اور وجہ یہ بتائی کہ ماضی میں جنتر منتر پر احتجاج کی اجازت ملنے کے باوجود تنظیم نے قانونی ہدایات اور اپنے وعدوں پر عمل نہیں کیا تھا۔ نوپور پرساد کے مطابق، موجودہ صورت حال میں امن و امان برقرار رکھنے، عوامی تحفظ اور ٹریفک کی روانی یقینی بنانے کے پیش نظر احتجاج کی اجازت نہیں دی گئی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نئی دہلی کے علاقے میں بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا (بی این ایس ایس) کی دفعہ 163 نافذ ہے، جس کے تحت عوامی نظم و ضبط اور سلامتی برقرار رکھنے کے لیے احتیاطی پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ پولیس نے خبردار کیا ہے کہ ان پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے، توڑ پھوڑ کرنے یا سرکاری و عوامی املاک کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

خیال رہے کہ دہلی پولیس نے احتجاج کے پیش نظر ڈی ایم آر سی سے جمعہ کی رات 9 بجے سے ہفتہ تک 57 میٹرو اسٹیشن بند رکھنے کی سفارش کی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ حساس علاقوں میں بڑی تعداد میں لوگوں کے جمع ہونے کے خدشے کے پیش نظر یہ قدم اٹھانے کی تجویز دی گئی ہے۔ جوائنٹ پولیس کمشنر (ٹرانسپورٹ رینج) جنیش گپتا نے ڈی ایم آر سی کو بھیجے گئے خط میں کہا کہ صورت حال کے مطابق 10 اکتوبر کو ان اسٹیشنوں سے گزرنے والی میٹرو ٹرینوں کے پھیرے بھی کم کیے جا سکتے ہیں۔ بند رکھنے کی سفارش کیے گئے اسٹیشنوں میں جن پتھ، پٹیل چوک، مرکزی سکریٹریٹ، راجیو چوک، منڈی ہاؤس، بارہ کھمبا روڈ، سپریم کورٹ، اندرا پرستھ، کشمیری گیٹ، چاندنی چوک، آئی این اے، حوض خاص، آزاد پور، جامعہ ملیہ اسلامیہ، شاہین باغ، ویلکم اور روہنی ویسٹ شامل ہیں۔

2029 تک 50 ہزار کروڑ روپے کی دفاعی برآمدات کا ہدف: راجناتھ

نئی دہلی، 9 اکتوبر (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ ہندوستان کی دفاعی برآمدات مالی سال 26-2025 میں 60 فیصد سے زیادہ بڑھ کر ریکارڈ 38424 کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہیں اور حکومت نے 2029 تک انہیں 50 ہزار کروڑ روپے تک پہنچانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ مسٹر سنگھ جمعہ کو یہاں سوسائٹی آف انڈین ڈیفنس مینوفیکچررز (ایس آئی ڈی ایم) کے آٹھویں سالانہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر دفاع نے ایس آئی ڈی ایم چیمپئن ایوارڈ 2026 کے تحت 15 انعامات پیش کیے۔ یہ انعامات مقامی ٹیکنالوجی، مصنوعات میں اختراع، ڈیزائن، درآمدات کے متبادل تیار کرنے، صنعت کاری اور برآمدات کے شعبوں میں نمایاں کامیابیوں کے لیے دیے گئے۔

'مکھی مارنے کیلئے ہتھوڑا نہ چلائیں'

دہلی میں ٹرین اور میٹرو خدمات بند کرنے کی خبروں پر سپریم کورٹ ہوا سخت

نئی دہلی۔ (ایجنسی) دہلی میں 10 اکتوبر کو ہونے والے مظاہرے سے قبل میٹرو اسٹیشن بند کرنے اور دہلی آنے والی ٹرینوں کو منسوخ کرنے کی تجویز پر سپریم کورٹ میں آج سماعت ہوئی۔ اس دوران سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت سے کہا کہ 10 اکتوبر کو ہونے والے احتجاجی مظاہروں کے پیش نظر دہلی کے لیے ٹرین خدمات مکمل طور پر بند نہ کی جائیں اور دہلی میٹرو اسٹیشنوں کو بھی بند نہ کیا جائے۔ سپریم کورٹ نے مرکز سے کہا کہ خدمات کو منظم طریقے سے جاری رکھا جائے، تاکہ عام لوگوں کو کسی طرح کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ سپریم کورٹ نے یہ تبصرہ بھی کیا کہ ''مکھی مارنے کے لیے ہتھوڑے کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔'' دراصل چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف نوجوانوں اور کچھ طلبا تنظیموں نے 10 اکتوبر کو مظاہرے کا اعلان کیا ہے۔ اس اعلان کو پیش نظر رکھتے ہوئے انڈین ریلوے نے کئی ٹرینوں کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور دہلی پولیس نے 57 میٹرو اسٹیشنوں کے دروازے بند کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ جمعہ کو سی پی آئی (ایم) کے جنرل سکریٹری ایم اے بے بی کی جانب سے سینئر وکیل کپل سبل نے سپریم کورٹ میں یہ معاملہ اٹھایا۔

چیف جسٹس سوریہ کانت نے سماعت کے دوران تناسب کے اصول پر زور دیا اور کہا کہ کسی مسئلے کو روکنے کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات ضرورت کے مطابق ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ''ہر شہری کے لیے ہم جس ایک انتہائی اہم اصول پر عمل کرتے ہیں، وہ تناسب کا اصول ہے۔ آپ کو کچھ چیزوں کو روکنا ہے۔ انہیں روکنے کے لیے اتنے ہی اقدامات کریں، جتنے ضروری ہوں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مکھی مارنے کے لیے ہتھوڑے کا استعمال کیا جائے۔ اس اصول کو ذہن میں رکھنا ہوگا۔'' سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ عدالت کے اس تبصرے کو اس طرح پیش نہیں کیا جانا چاہیے کہ چیف جسٹس نے حکومت پر مکھی مارنے کے لیے ہتھوڑے کا استعمال کرنے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت نے یہ بات مثال کے طور پر کہی ہے۔ بہرحال، سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ جنتر منتر کو احتجاجی مظاہروں کے لیے مقررہ مقام برقرار رکھنے کے فیصلے پر دوبارہ غور کرے اور کسی دوسری جگہ کو مظاہرے کے مقام کے طور پر مقرر کرنے کے بارے میں مناسب فیصلہ لے۔

روس کا یوکرین میں مسافر بسوں پر حملہ، 30 ہلاک 18 زخمی

ٹرانسپورٹ نظام مفلوج کرنے کی نئی حکمت عملی

کیف، 9 اکتوبر (یو این آئی) یوکرین کے مشرقی شہر کراماتورسک میں جمعرات کی صبح روسی گلائیڈ بم کے دو مسافر بسوں پر حملے میں کم از کم 30 افراد ہلاک اور 18 زخمی ہوگئے۔ علاقائی حکام نے یہ اطلاع دی۔ یوکرینی حکام نے حملے کو دانستہ کارروائی قرار دیا ہے۔ ان کے مطابق، روسی علاقے میں موجود طیاروں سے گرائے جانے والے گلائیڈ بم زمین پر پہلے سے مقررہ مقامات کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اس حملے میں شہر کی ایک سڑک کو نشانہ بنایا گیا، جو محاذِ جنگ سے تقریباً 20 کلومیٹر دور واقع ہے۔ علاقائی انتظامیہ کے سربراہ وادیم فیلاشکن نے ٹیلی گرام پر لکھا روسی جان بوجھ کر شہریوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ ان کے لیے مسافروں سے بھری بس ایک پُرکشش ہدف ہے، کیونکہ ایک ہی حملے میں زیادہ سے زیادہ افراد کو ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس جنگ کے تمام قابلِ تصور اصولوں اور بین الاقوامی انسانی قانون کے ضابطوں کو نظرانداز کر رہا ہے اور ایسے اہداف منتخب کر رہا ہے جہاں شہریوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جا سکے۔ فیلاشکن نے روسی حملوں میں شدت کے پیش نظر کراماتورسک اور پڑوسی شہر سلوویانسک میں تمام عوامی ٹرانسپورٹ کی آمد و رفت معطل کرنے کا حکم دیا ہے۔ روس اب یوکرین کے نقل و حمل کے بنیادی ڈھانچے، بشمول ٹرینوں، منی بسوں، پیٹرول پمپوں، پلوں، سمندری بندرگاہوں اور مال بردار جہازوں کو نشانہ بنا رہا ہے، جس سے ملک کا ٹرانسپورٹ نظام مفلوج ہو رہا ہے۔ کیف میں قائم تھنک ٹینک پینٹا کے سربراہ وولودیمیر فیسینکو نے الجزیرہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا یہ روس کی ایک نئی حکمت عملی ہے۔ پہلے اس کی توجہ یوکرین کی بجلی کی فراہمی اور حرارتی نظام کو بند کرنے پر تھی، لیکن اب اس کا مقصد بنیادی ڈھانچے کو بھی ناکارہ بنانا اور نقل و حمل کے نظام کو مکمل طور پر مفلوج کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے لائنوں اور پیٹرول پمپوں پر حملوں سے روسی حکمت عملی کو کسی حد تک کامیابی مل رہی ہے اور وہ اپنی شرائط پر یوکرین کو امن کے لیے مجبور کرنا چاہتا ہے۔ ان کے مطابق، ان حملوں کا مقصد عوام پر نفسیاتی دباؤ ڈالنا اور ان کے معمولاتِ زندگی کو درہم برہم کرنا بھی ہے۔ روس نے جنگ کے دوران مسلسل اس بات کی تردید کی ہے کہ وہ یوکرین کے شہریوں کو نشانہ بناتا ہے، تاہم یوکرینی عوام کے لیے یہ دعوے بے معنی ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق، 2026 کے پہلے آٹھ ماہ میں 280,15 شہری ہلاک یا زخمی ہوئے، جو 2025 کے اسی عرصے کے مقابلے میں 55 فیصد زیادہ ہے۔ 2022 میں روس کے مکمل پیمانے پر حملے کے بعد یوکرین کی فضائی حدود میں شہری طیاروں کی پروازیں بند ہیں۔ ایسے میں ٹرینیں، بسیں اور ٹرک شہریوں اور کاروباری اداروں کے لیے زندگی کی اہم سہولت بن چکے ہیں۔ ان کے ذریعے فوجی اور انسانی امداد کا سامان بھی منتقل کیا جاتا ہے۔ یوکرین کی مال برداری کا تقریباً دو تہائی حصہ ریل گاڑیوں کے ذریعے منتقل ہوتا ہے۔ اس میں اسٹیل کی سلیبیں، اناج اور نباتاتی تیل کی برآمدات شامل ہیں، جو ملکی معیشت کو سہارا دیتی ہیں۔ سرکاری ریلوے کمپنی یوکرزالیزنیتسیا کے مطابق، 2022 سے اب تک کم از کم 521 انجن ڈرون حملوں اور گولہ باری کا نشانہ بن چکے ہیں، جن میں سے تقریباً تین پانچواں حصہ رواں سال متاثر ہوا۔ بعض انجن چلتی ٹرینوں کے دوران نشانہ بنے، جب کہ ڈرون حملوں سے مسافر ڈبوں میں بھی آگ لگنے، ہلاکتوں اور زخمی ہونے کے واقعات پیش آئے۔ جنوری میں شمال مشرقی علاقے خارکیف میں ایک ایسے ہی حملے میں پانچ مسافر ہلاک ہو گئے تھے۔ یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی نے اس حملے کو دہشت گردی قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ

یوکرینی ڈرون حملے، روسی کمپنی یانڈیکس کا اے آئی ڈیٹا سینٹر متاثر

میزائل کارخانوں اور تیل ریفائنری کو بھی نشانہ بنایا گیا

کیف، 9 اکتوبر (یو این آئی) یوکرین کے ڈرون حملوں میں روس کی معروف ڈیجیٹل کمپنی یانڈیکس کے ایک مصنوعی ذہانت (اے آئی) ڈیٹا سینٹر کو جزوی طور پر ناکارہ بنا دیا گیا ہے۔ جمعہ کو کیا گیا یہ حملہ ایک روز قبل کمپنی کے ایک اور ڈیٹا مرکز پر حملے کے بعد ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوکرین کی فوجی مہم کا دائرہ روس کے ٹیکنالوجی انفراسٹرکچر تک وسیع ہو رہا ہے۔ اس سے قبل ماسکو بھی یوکرین میں ڈیٹا مراکز کو نشانہ بنا چکا ہے۔ یانڈیکس، جو روس میں مصنوعی ذہانت کی ترقی کے منصوبوں میں اہم کردار ادا کرتی ہے، نے بتایا کہ ماسکو کے جنوب مغرب میں واقع کالوگا خطے میں اس کے ڈیٹا سینٹر پر یوکرینی ڈرونوں نے حملہ کیا، جس سے اس کا کام جزوی طور پر متاثر ہوا۔ اس سے ایک روز قبل یوکرین کے حملے کے نتیجے میں ریازان خطے کے شہر ساسووو میں کمپنی کا ایک بڑا ڈیٹا مرکز بند ہوگیا تھا۔ یہاں کمپنی کے اے آئی ماڈلز تیار کرنے کے لیے استعمال ہونے والے تین سپر کمپیوٹروں میں سے دو نصب ہیں۔ حکومتی نگرانی میں کام کرنے والی یانڈیکس نے کہا کہ ان حملوں سے اس کے بنیادی آپریشنز متاثر ہوئے ہیں اور وہ اپنی خدمات جاری رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کمپنی نے ایک بیان میں کہا، XX ہماری ٹیمیں خدمات جاری رکھنے اور اس واقعے سے متاثر ہونے والوں کی مدد کے لیے دن رات کام کر رہی ہیں۔ فی الحال ہماری سب سے اہم ترجیح یہی ہے، لیکن بدقسمتی سے یہ آسان کام نہیں ہے۔ XX یانڈیکس متعدد ایپس اور سوشل میڈیا نیٹ ورکس چلاتی ہے، جنہیں روس میں بڑی تعداد میں لوگ اپنی روزمرہ زندگی کے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔ گزشتہ ایک ماہ کے دوران روس نے یوکرین میں ڈیٹا سینٹروں اور ٹیلی مواصلات کے بنیادی ڈھانچے کو کئی مرتبہ نشانہ بنایا ہے، جن میں وسطی کیف کے مراکز بھی شامل ہیں۔ ان حملوں کے باعث بعض خدمات معطل کرنا پڑیں، جب کہ ایک حملے کے بعد تقریباً ایک لاکھ گھرانوں کو عارضی طور پر انٹرنیٹ کی سہولت سے محروم ہونا پڑا۔ یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی نے جمعرات کو ریازان پر حملے کے بعد کہا، XX ہم ہمیشہ اسی انداز میں جواب دیتے ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ وہ ہمارے ڈیٹا سینٹروں کو نشانہ بناتے رہے ہیں اور اب بھی حملے کر رہے ہیں۔ ہم جواب دے رہے ہیں۔ میں تمام تفصیلات نہیں بتا سکتا۔ کیف روس کے میزائل تیار کرنے والے کارخانوں اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کی مہم بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ یوکرین کا مقصد روسی فضائی حملوں کی شدت کم کرنا ہے، جن کا دفاع کرنا اس کے لیے مشکل ثابت ہو رہا ہے، اور جنگ جاری رکھنے کی ماسکو کی معاشی صلاحیت کو بھی نقصان پہنچانا ہے۔ یوکرین کی فوج نے کہا کہ اس نے رات کے دوران روس میں میزائل سازی سے متعلق تین مراکز پر حملے کیے۔ ان میں تویر خطے کا ایک کارخانہ شامل ہے، جہاں میزائلوں کے پرزے تیار کیے جاتے ہیں، جب کہ نزنی نووگورود خطے میں بین البراعظمی بیلسٹک میزائلوں کو ناکارہ بنانے کے ایک مرکز کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ یوکرینی جنرل اسٹاف نے ٹیلی گرام پر جاری بیان میں کہا کہ بین البراعظمی بیلسٹک میزائلوں کو تلف کرنے والے روسی مرکز پر حملے کا مقصد دھماکہ خیز مواد اور راکٹ ایندھن حاصل کرنے کی روس کی صلاحیت کو کمزور کرنا تھا۔ نزنی نووگورود کے گورنر نے بتایا کہ حملے کو ناکام بنانے کی کارروائی کے دوران ایک فوجی ہلاک ہوگیا، جب کہ ڈرونوں کا ملبہ گرنے سے بنیادی ڈھانچے کو معمولی نقصان پہنچا۔

ایران اور امریکہ میں جنگ بندی کیلئے نئی تجاویز کا تبادلہ

پزشکیان کی پوتن سے ملاقات، آبنائے ہرمز کھولنے پر بھی بات چیت

تہران، 9 اکتوبر (یو این آئی) صدرِ ایران مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ ایران اور امریکہ نے جنگ ختم کرنے اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے نئی تجاویز کا تبادلہ کیا ہے۔ ایرانی صدر نے ترکمانستان میں اپنے روسی ہم منصب ولادیمیر پوتن سے دوطرفہ اقتصادی اور اسٹریٹجک تعاون کو بڑھانے پر بات چیت کے لیے ملاقات کی۔ ایرانی سرکاری خبر رساں ایجنسی ایرنا کے مطابق یہ ملاقات کامن ویلتھ آف انڈیپنڈنٹ سٹیٹس (سی آئی ایس) سربراہی اجلاس اور بحیرہ کیسپین کے ماحولیاتی اجلاس کے اجلاس کے موقع پر ہوئی۔ دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات میں پیش رفت کا جائزہ لیا اور توانائی، زراعت، نقل و حمل اور تجارت سمیت اہم شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے مشترکہ منصوبوں کی تکمیل اور حتمی منظوری میں تیزی لانے کی ضرورت پر زور دیا اور دونوں ممالک کے قومی مفادات اور علاقائی استحکام کے مطابق جامع تعاون کو وسیع کرنے کے عزم کی تکرار کی۔ ایرانی طلبا کی خبر رساں ایجنسی اسنا کے مطابق پزشکیان نے کہا کہ جنگ کے باوجود ایران امریکہ کے ساتھ مذاکرات سے کنارہ کش نہیں ہوگا۔ "ہم بات چیت کر رہے ہیں، مگر جب بھی ہم امریکہ سے بات کرتے ہیں، وہ دوبارہ حملہ کر دیتے ہیں۔ تاہم ہم مذاکراتی میز اور گفت و شنید سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔" پزشکیان نے کہا کہ تہران اور واشنگٹن نے دو طرفہ طور پر نئی تجاویز پیش کی ہیں۔ "ہم نے ان تجاویز میں اپنی ترامیم کی ہیں۔ جب یہ حتمی ہو جائیں گی تو ہمیں موجودہ ثالثوں کے ذریعے بیٹھ کر انہیں یکجا کرنا ہوگا۔" پزشکیان نے علاقائی امور اور اقوامِ متحدہ میں روس کے موقف کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ماسکو نے یکطرفہ پالیسیوں کے خلاف مدد کی۔ انہوں نے یہ بھی امید ظاہر کی کہ تہران اور ماسکو کے درمیان بڑھتی ہوئی ہم آہنگی "تیزی اور مظبوطی کے ساتھ" آگے بڑھے گی، اور کہا کہ موجودہ حالات تعاون کو گہرا کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تہران جنگ کے خاتمے کا خواہاں ہے، بشرطیکہ ایرانی عوام کے حقوق بین الاقوامی قانون کے تحت محفوظ رہیں۔ دونوں رہنماؤں کی آخری ذاتی ملاقات یکم ستمبر کو کرغزستان میں شنگھائی تعاون تنظیم کے اجلاس کے موقع پر ہوئی تھی، جہاں انہوں نے دوطرفہ تعلقات اور امریکہ-ایران جنگ پر بات کی تھی۔ اس ملاقات کے دوران پوتن نے امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کو "غیر مستحکم اور بہت نازک" قرار دیا اور تہران کی حمایت جاری رکھنے کا عندیہ دیا۔ مزید یہ کہ پزشکیان اور پوتن نے تاکہ ایران-امریکہ مذاکرات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے بدھ کو فون پر بات کی تھی، جس میں روسی صدر نے تنازع کے حل کے لیے سفارتی کوششوں کی حمایت میں ماسکو کی آمادگی ظاہر کی۔ پوتن سی آئی ایس سربراہی اجلاس اور بحیرہ کیسپین کے ماحولیاتی اجلاس میں شرکت کرنے کے لیے جمعرات کو دو روزہ دورے پر ترکمانستان پہنچے تھے۔ توقع ہے کہ سی آئی ایس اجلاس رکن ممالک کے درمیان تعاون کے ساتھ ساتھ علاقائی اور بین الاقوامی پیش رفت کا جائزہ لے گا۔ بحیرہ کیسپین ماحولیاتی اجلاس میں پانچ ساحلی ممالک- آذربائیجان، ایران، قازقستان، روس اور ترکمانستان- کے رہنما یکجا ہوئے ہیں، اجلاس کے ایجنڈے میں خطے میں ماحولیاتی تعاون شامل ہے۔

ریاض ایئرپورٹ پر حملے میں سعودی پائلٹ سمیت 3 افراد ہلاک

ریاض (ایجنسی)۔ سعودی عرب کی سول ایوی ایشن اتھارٹی نے بتایا ہے کہ ریاض کے کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ اور سعودیہ ایئرلائنز کے ایک طیارے پر جمعرات کو ہونے والے حملوں میں تین سعودی شہری ہلاک ہوگئے جن میں ایک پائلٹ بھی شامل تھا۔ اطلاعات کے مطابق مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے متعدد افراد زخمی بھی ہوئے۔ حکام کے مطابق پہلا حملہ ہوائی اڈے کی تنصیبات پر کیا گیا جبکہ دوسرا حملہ سعودیہ ایئرلائنز کے طیارے کو نشانہ بنا کر کیا گیا۔ یمن کے ایران نواز حوثی باغیوں نے ایئرپورٹ پر بیلسٹک میزائل حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے، تاہم سعودی بیان میں حملہ آوروں کا نام نہیں لیا گیا۔ ہلاک ہونے والوں میں کیپٹن حمود بن علی الکلثمی بھی شامل ہیں، جو قومی فضائی کمپنی کے پائلٹ تھے۔ سعودیہ گروپ کے مطابق حملے میں اس کا ایک طیارہ زمین پر کھڑا ہونے کے دوران متاثر ہوا، تاہم اس میں کوئی مسافر سوار نہیں تھا۔ حالیہ دنوں میں ریاض کا کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ متعدد حملوں کی زد میں آچکا ہے۔ اس ہفتے کے آغاز میں بھی ایک سوڈانی شہری وہاں ہلاک ہوا تھا۔

ترکیہ اور چین کے مابین سیٹلائٹ ٹیکنالوجی کا معاہدہ

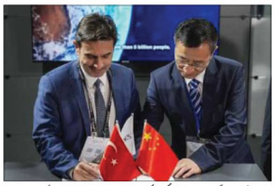

انقرہ، 9 اکتوبر (یو این آئی) ترکیہ اور چین سیٹلائٹ آپریٹرز ترک سیٹ اور چائنا سیٹ کام کے درمیان دستخط شدہ ایک مشترکہ آر اینڈ ڈی، پروڈکٹ ڈویلپمنٹ اور کمرشلائزیشن کے معاہدے کے تحت خلائی ٹیکنالوجیز پر مشترکہ کام کریں گے۔ 77ویں انٹرنیشنل ایسٹروناٹیکل کانگریس انطالیہ ایکسپو کانگریس سینٹر میں جاری ہے، جس میں اناڈولو ایجنسی گلوبل کمیونیکیشنز پارٹنر کے طور پر شامل ہے۔ اس کانگریس کا انعقاد انٹرنیشنل ایسٹروناٹیکل فیڈریشن نے کیا ہے اور وزارت صنعت و ٹیکنالوجی کے تعاون سے ترک اسپیس ایجنسی اور ساہا استنبول اس کی میزبانی کر رہے ہیں۔ اس کانگریس میں ترک کمپنیاں جہاں اپنی مصنوعات کی نمائش کر رہی ہیں، وہاں بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ معاہدوں پر دستخط بھی کر رہی ہیں۔ اناڈولو سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق، ترکسات اور چین میں قائم سیٹلائٹ آپریٹر چائنا سیٹ کام نے نئی ٹیکنالوجیز تیار کرنے کے مقصد سے ایک جامع پروٹوکول پر دستخط کیے ہیں۔ اس پروٹوکول پر ترکسات کے اسٹینڈ پر منعقدہ ایک تقریب میں ترکسات کے ڈپٹی جنرل منیجر برائے سیٹلائٹ سروسز سلمان دیمیرل اور چائنا سیٹ کام کے سی ای او ماہائیکوان نے دستخط کیے۔ اس معاہدے کا مقصد مشترکہ آر اینڈ ڈی، پروڈکٹ ڈویلپمنٹ اور کمرشلائزیشن کے ذریعے دونوں ممالک کی انجینئرنگ کی مہارت کو یکجا کرنا ہے۔ دونوں اداروں کے درمیان شراکت داری کا آغاز گزشتہ سال صلاحیت شیئرنگ سے ہوا تھا، جسے پیرس میں ورلڈ اسپیس بزنس ویک کے دوران طے پانے والے فیصلوں کے ذریعے مزید وسعت دی گئی۔ اب ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ میں تعاون کے ساتھ، یہ معاہدہ ترکیہ اور چین کے درمیان خلائی ٹیکنالوجیز میں مشترکہ آر اینڈ ڈی اور پیداوار کے ایک نئے مرحلے کی نشاندہی کرتا ہے۔ معاہدے کے تحت، ترک سیٹ اور چائنا سیٹ کام یو اے وی کمیونیکیشن سسٹم، سیٹلائٹ پر مبنی انٹرنیٹ آف تھنگز ٹیکنالوجیز اور اسمارٹ بارڈر سیکیورٹی ٹیکنالوجیز تیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ترک سیٹ اینڈ ٹو اینڈ سیٹلائٹ اور کمیونیکیشن سلوشنز تیار کرنے کی اپنی موجودہ صلاحیتوں کو نئی ٹیکنالوجیز اور ایپلی کیشن ایریاز میں نافذ کر کے اپنے سلوشن پورٹ فولیو کو بھی وسعت دے گا۔ یہ تعاون مارکیٹ کی ضروریات کے تجزیے اور ابتدائی پروٹوٹائپس کی تیاری سے لے کر ٹیسٹنگ، تصدیق اور کمرشلائزیشن تک کے پورے عمل کا احاطہ کرے گا۔ ترک اور چینی انجینئرز نئی مصنوعات اور سلوشنز تیار کرنے کے لیے مل کر کام کریں گے۔ اسمارٹ بارڈر سیکیورٹی اور انٹرنیٹ آف تھنگز ٹیکنالوجیز اس معاہدے کے تحت احاطہ کیے جانے والے دیگر اہم شعبوں میں شامل ہیں۔ اس شراکت داری کا مقصد ایسے علاقوں کے لیے خصوصی آلات تیار کرنا ہے جہاں زمینی مواصلاتی نیٹ ورک موجود نہیں ہیں۔ یہ معاہدہ ایسے ہارڈ ویئر کی تیاری کا بھی احاطہ کرتا ہے جو توانائی، زراعت اور لاجسٹکس جیسے شعبوں میں استعمال ہونے والے آلات کو موبائل نیٹ ورک سے محروم دور دراز علاقوں میں سیٹلائٹ کے ذریعے منظم کرنے کی اجازت دے گا۔ دنیا کے کئی حصوں میں محدود زمینی مواصلاتی بنیادی ڈھانچہ سرحدوں کی حفاظت اور صنعتی ڈیٹا کی منتقلی میں رکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔ ترکسات اور چائنا سیٹ کام کی شراکت داری کا مقصد اسمارٹ سیٹلائٹ مانیٹرنگ اور آئی او ٹی سسٹم تیار کرنا ہے جو سیلولر بیس اسٹیشنوں یا فائبر نیٹ ورکس کی پہنچ سے دور مشکل اور دور دراز علاقوں میں ریئل ٹائم ڈیٹا کی منتقلی فراہم کرنے کے قابل ہوں۔

امریکہ میں سابق فوجی افسر کی پھانسی براہِ راست نشر کرنے کا منصوبہ

ہیگسیتھ کا اعلان، انسانی حقوق کے اداروں اور قانون سازوں کی مخالفت

واشنگٹن، 9 اکتوبر (یو این آئی) امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے کہا ہے کہ امریکہ 2009 میں ٹیکساس کے فورٹ ہڈ فوجی اڈے پر فائرنگ کرکے 13 غیر مسلح فوجیوں کو ہلاک کرنے والے سابق میجر ندال حسن کی پھانسی براہِ راست نشر کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ بی بی سی کے مطابق، امریکی محکمہ دفاع کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ پھانسی 3 دسمبر کو مقرر ہے اور اسے آن لائن نشر کیا جائے گا۔ اگر اس پر عمل درآمد ہوا تو یہ 60 برس سے زیادہ عرصے میں امریکہ میں پہلی فوجی پھانسی اور تقریباً ایک صدی میں پہلی عوامی پھانسی ہوگی۔ ہیگسیتھ نے کہا کہ حسن کو فوجیوں کا ایک دستہ فائرنگ اسکواڈ کے ذریعے سزائے موت دے گا اور ان کے بقول یہ سزا جرم کے مطابق ہے۔ قدامت پسند نشریاتی ادارے ریئل امریکہز وائس سے گفتگو میں جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا حسن نے آخری خواہش کا اظہار کیا ہے یا صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے رابطہ کیا ہے، تو انہوں نے کہا مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ ہم انہیں 3 دسمبر کو دیکھیں گے۔ پینٹاگون نے پیر کو بتایا تھا کہ صدر ٹرمپ نے ہیگسیتھ کی سفارش منظور کرلی ہے۔ تاہم، وائٹ ہاؤس سے یہ پوچھا گیا ہے کہ آیا صدر پھانسی کو براہِ راست نشر کرنے کی حمایت کرتے ہیں۔ اس تجویز پر انسانی حقوق کے عہدیداروں اور قانون سازوں نے سخت تنقید کی ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی حقوق نے کہا کہ پھانسی کی نشریات عوامی پھانسی کے مترادف ہوں گی اور تشدد پر مکمل پابندی کی خلاف ورزی کریں گی۔ ڈیموکریٹک سینیٹر کرس مرفی نے اس خیال کو گھناؤنا قرار دیتے ہوئے اس کا موازنہ داعش کی جانب سے دی جانے والی سزاؤں سے کیا۔ سزائے موت کے قیدیوں کے مقدمات سے وابستہ وکیل جان ملز نے کہا کہ جدید دور میں پھانسی کو براہِ راست نشر کرنے کی کوئی نظیر نہیں ملتی اور اس سے پیچیدہ قانونی سوالات پیدا ہوں گے۔ ہیگسیتھ نے اس معاملے پر کہا کہ لوگوں کو اس طرح کے اقدامات کے سنگین نتائج کو سمجھنا چاہیے۔ ورجینیا سے تعلق رکھنے والے سابق فوجی ماہرِ نفسیات حسن نے فورٹ ہڈ کے ایک مصروف طبی مرکز میں 13 غیر مسلح فوجیوں کو قتل کرنے کا اعتراف کیا تھا۔ 2013 میں فوجی عدالت میں انہوں نے کہا تھا کہ ان کا خیال تھا کہ وہ مسلمانوں اور افغانستان میں طالبان کا تحفظ کر رہے تھے۔ انہوں نے کسی بھی غلطی پر معذرت بھی کی تھی۔ حملے میں سات گولیاں لگنے کے باوجود زندہ بچنے والے سابق آرمی سارجنٹ الونزو لنسفورڈ نے فائرنگ اسکواڈ کے ذریعے سزائے موت کی حمایت کی اور اسے جرم کے مطابق سزا قرار دیا۔ تاہم، انہوں نے سوال اٹھایا کہ آیا عوام کو نشریات تک غیر محدود رسائی دی جانی چاہیے، کیونکہ اس سے کم عمر ناظرین پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ لنسفورڈ نے کہا کہ حملے میں بچ جانے والوں اور ہلاک شدگان کے اہل خانہ کو پھانسی دیکھنے کا موقع ملنا چاہیے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ خود بھی وہاں موجود رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ گولیاں چلنے سے پہلے حسن ان کی آنکھوں میں دیکھیں۔ ان کے الفاظ میں، میں چاہتا ہوں کہ وہ جان لیں کہ وہ ناکام ہوگئے۔ میں اب بھی زندہ ہوں۔ ملز کے مطابق، حسن کے پاس اپیل کے قانونی مراحل ابھی مکمل نہیں ہوئے اور امکان ہے کہ وہ وفاقی عدالت میں اپنی سزا اور فیصلے پر نظرثانی کی درخواست دیں گے، جس سے پھانسی رک سکتی ہے۔ فوجی سزائے موت کے لیے صدر کی منظوری، اپیلوں کا جائزہ اور اس بات کا حتمی تعین ضروری ہے کہ سزا پر قانونی طور پر عمل درآمد کیا جاسکتا ہے۔ ملز نے کہا کہ انہیں حیرت ہوگی اگر مقررہ تاریخ پر پھانسی دے دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ پھانسی کو براہِ راست نشر کرنے اور فائرنگ اسکواڈ کے ذریعے سزا دینے کی تجویز ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے توجہ حاصل کرنے کی کوشش معلوم ہوتی ہے اور اس سے انصاف کے تقاضے پورے ہونے کا امکان نہیں ہے۔ امریکہ میں پھانسی کے طریقوں کا مطالعہ کرنے والی فورڈہم یونیورسٹی کی قانون کی پروفیسر ڈیبورا ڈینو نے کہا کہ ملک میں اس سے پہلے کسی پھانسی کو براہِ راست نشر نہیں کیا گیا۔ ان کے مطابق، ایسا کرنے سے پورے عمل پر عوامی نگرانی کی غیر معمولی سطح پیدا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ حکام کو حفاظتی اقدامات پر بھی غور کرنا ہوگا، جن میں یہ طے کرنا شامل ہے کہ آیا نشریات دیکھنے کے لیے عمر کی پابندی عائد کی جائے گی۔ فوج کے ضابطے 190-55 کے تحت 18 سال سے کم عمر افراد فوجی پھانسی نہیں دیکھ سکتے۔ بی بی سی نے پینٹاگون اور امریکی فوج سے پوچھا ہے کہ آیا اس پابندی میں کوئی رعایت دی جائے گی اور بچوں کو نشریات دیکھنے سے روکنے کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں گے۔ امریکہ کی بعض ریاستوں میں پھانسی کے وقت صحافیوں یا دیگر گواہوں کی موجودگی ضروری ہے، جبکہ کچھ ضابطوں کے تحت مجرم کو گواہوں کو مدعو کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ تاہم، پھانسی کو عوامی طور پر براہِ راست نشر کرنا موجودہ طریقۂ کار سے ایک بڑی تبدیلی ہوگی۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق، گزشتہ سال 17 ممالک میں 700,2 سے زیادہ افراد کو سزائے موت دی گئی۔ تنظیم کی رپورٹ کے مطابق، صرف ایران اور افغانستان میں عوامی پھانسیوں کی اطلاعات سامنے آئیں۔ ایران میں 2025 کے دوران 11 اور افغانستان میں چھ عوامی پھانسیوں کا ریکارڈ درج کیا گیا۔ ایمنسٹی کے اعداد و شمار میں چین، ایران، سعودی عرب، یمن اور امریکہ ان ممالک میں شامل ہیں جہاں گزشتہ سال سب سے زیادہ سزائے موت دی گئی، تاہم چین میں پھانسیوں کی اصل تعداد عوامی طور پر معلوم نہیں ہے۔ صدر ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس واپسی کے بعد سابق صدر جو بائیڈن کی جانب سے وفاقی سطح پر سزائے موت پر عائد پابندی ختم کردی تھی۔

ٹرمپ کا وسط مدتی انتخابات سے قبل ایران پر حملہ نہ کرنے کا اعلان

واشنگٹن، 9 اکتوبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ امریکہ 3 نومبر کو ہونے والے وسط مدتی انتخابات سے قبل ایران پر حملہ نہیں کرے گا۔ ٹرمپ نے جمعرات کی شب اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر لکھا، اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ ہماری مفید بات چیت جاری ہے۔ ہم امریکہ میں 3 نومبر کو ہونے والے وسط مدتی انتخابات سے قبل کسی بھی وقت ایران پر حملہ نہیں کریں گے۔ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد جمعہ کی صبح تیل کی قیمتوں میں کمی درج کی گئی، کیونکہ حالیہ ہفتوں کے دوران توانائی سے مالا مال خلیجی خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث تیل کی سپلائی متاثر ہونے کے خدشات میں کچھ کمی آئی۔ جمعرات کو کاروبار کے دوران ممکنہ طور پر دوبارہ جنگ چھڑنے کے خدشات نے تیل کی قیمتوں میں اضافہ کیا تھا۔ بعض تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ ٹرمپ کا بیان تیل کی قیمتوں کو دوبارہ نیچے لانے کی کوشش بھی ہو سکتا ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ تہران آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے سے متعلق اپنے سات روزہ منصوبے پر امریکہ کے جواب کا جائزہ لے رہا ہے اور آئندہ چند روز میں اپنا ردعمل دے گا۔ ایران کی خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق، عراقچی نے مزید کہا کہ ثالثوں کے ذریعے مذاکرات جاری ہیں۔ ایرانی ذرائع ابلاغ نے جمعہ کو آبنائے ہرمز کے جنوبی حصے میں شدید دھماکوں کی اطلاع دی۔ خبر رساں ایجنسی فارس نے نامعلوم فوجی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ ممکن ہے غیر مجاز راستے استعمال کرنے والے تیل بردار جہاز سمندری بارودی سرنگوں سے ٹکرا گئے ہوں۔

ربی ڈوو لینڈو کی صیہونیت پر تنقید، اسرائیل میں سیاسی تنازعہ شدت اختیار کر گیا

انتخابات سے قبل آرتھوڈوکس یہودی رہنما کے بیانات پر سیاست دانوں کا سخت ردعمل

تل ابیب، 9 اکتوبر (یو این آئی) اسرائیل کے معروف آرتھوڈوکس یہودی مذہبی رہنما ربی ڈوو لینڈو صیہونیت کو تباہ کن نظریہ قرار دینے والے اپنے بیان کے بعد ملک میں سیاسی تنازعے کا مرکز بن گئے ہیں۔ 96 سالہ ربی کا کہنا ہے کہ صیہونیت نے یہودیوں کے لیے تباہی پیدا کی اور ممکن ہے کہ اسرائیلی یہودی ایک ریاست کے بغیر زیادہ بہتر زندگی گزار سکتے تھے۔ اسرائیل میں آئندہ 27 اکتوبر کو ہونے والے اہم پارلیمانی انتخابات سے چند ہفتے قبل سامنے آنے والے ان بیانات پر کئی سیاست دانوں نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انتخابات میں آرتھوڈوکس یہودی برادری کا کردار، بالخصوص فوج میں لازمی خدمات انجام دینے کا معاملہ، اہم موضوعات میں شامل ہے۔ اس برادری کی نمائندگی کرنے والی جماعتوں کا سیاسی اتحاد آئندہ حکومت کی تشکیل میں بھی فیصلہ کن ثابت ہوسکتا ہے۔ ڈوو لینڈو اسرائیل کی لیتھوانیائی روایت سے تعلق رکھنے والی انتہائی قدامت پسند آرتھوڈوکس یہودی برادری کے سرکردہ مذہبی رہنما سمجھے جاتے ہیں۔ پولینڈ میں پیدا ہونے والے لینڈو اسرائیلی شہر بنی براک میں ایک یہودی دینی درس گاہ (یشیوا) کے سربراہ ہیں۔ وہ سینئر آرتھوڈوکس ربیوں کی کونسل موتزِس گیدولے ہتوراہ کے رکن ہیں، جو اس برادری کو مذہبی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ وہ اسرائیل کی سیاسی جماعت دیگل ہتوراہ کے روحانی رہنما بھی ہیں۔ یہ جماعت یونائیٹڈ توراہ جوڈازم (یو ٹی جے) اتحاد کا حصہ ہے، جو وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو کی مخلوط حکومت میں شامل ہے۔ اسرائیلی میڈیا نے رواں ہفتے لینڈو کی ایک سال پرانی تقریر کی ویڈیو جاری کی، جس میں انہوں نے صیہونیت، فوجی خدمات اور سیکولر اسرائیلیوں پر سخت تنقید کی ہے۔ ویڈیو میں لینڈو کو یہ کہتے ہوئے سنا جا سکتا ہے کہ صیہونیت نے عربوں کو ہم سے نفرت کرنے پر مجبور کیا اور یہودیوں کے لیے جسمانی اور روحانی، دونوں طرح کی تباہی کا سبب بنی۔ انہوں نے کہا ایک ریاست کے بغیر بھی عربوں کے ساتھ اچھی زندگی گزاری جا سکتی ہے۔ ان کے بقول، یہودیوں کے لیے بین الاقوامی یا فلسطینی اقتدار کے تحت رہنا بہترین صورت حال ہوسکتی تھی۔ لینڈو نے مذہبی صیہونیت کے نظریے پر عمل کرنے والے فوجیوں کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ مذہبی صیہونیت آرتھوڈوکس یہودیت کا وہ مکتب فکر ہے جو صیہونیت کی حمایت کرتا ہے۔ لینڈو کے مطابق، ایسے فوجی اس لیے مارے جاتے ہیں کہ ان کے ربی انہیں تورات کی مسخ شدہ تعلیم دیتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کئی فوجی کارروائیاں جانیں بچانے کے لیے نہیں بلکہ ریاست کی عزت کے لیے کی جاتی ہیں۔ سینئر ربی نے سیکولر اسرائیلیوں پر بھی سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان کا یہودیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے اسرائیلی ریاست کو ارتداد اور الحاد کی ریاست قرار دیا۔

خربلینڈو کے بیانات پر نیتن یاہو کی مخالفت کرنے والے اتحاد میں شامل اہم رہنماؤں سمیت متعدد اسرائیلی سیاست دانوں نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ اپوزیشن اتحاد کے ممکنہ وزارت عظمیٰ کے امیدوار سمجھے جانے والے یاشار پارٹی کے سربراہ گادی آئزن کوٹ نے لینڈو کے بیانات کو اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ صیہونیت مخالف سوچ کی عکاسی کرتے ہیں۔ اسرائیلی پارلیمنٹ میں اپوزیشن کے سربراہ یائیر لاپید نے ان بیانات کو ہر یہودی کے لیے باعث شرم قرار دیا۔

اوکیناوا میں خاتون کے قتل کے بعد امریکی فوجی معاہدے پر نظرثانی کا مطالبہ

ٹوکیو، 9 اکتوبر (یو این آئی) جاپان کے جزیرے اوکیناوا کی صوبائی اسمبلی نے ایک مقامی خاتون کے قتل کے الزام میں امریکی میرین فوجی کی گرفتاری کے بعد جاپان میں امریکی فوج کی تعیناتی سے متعلق معاہدے پر نظرثانی کا مطالبہ کیا ہے۔ اسمبلی نے جمعہ کو منظور کردہ قرارداد میں جاپان اور امریکہ کے درمیان معاہدے میں تبدیلی کی اپیل کی، تاکہ امریکی فوج ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات کرے۔ یہ قرارداد امریکی سفارت خانے کو بھیجی جائے گی۔ اسمبلی نے اسی مطالبے پر مشتمل ایک بیان جاپانی حکومت کے نام بھی منظور کیا۔ امریکی فوجی اڈوں سے متعلق اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے سربراہ ریوتارو اودو نے کہا کہ امریکی فوج ایک منظم ادارے کے طور پر کام کرنے میں ناکام دکھائی دے رہی ہے۔ انہوں نے تربیت اور نظم و ضبط میں خامیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے قتل کے واقعے کو انتہائی گھناؤنا اور قابل مذمت قرار دیا۔ انہوں نے امریکی فوج سے تفتیش میں تعاون کرنے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ جاپانی خبر رساں ایجنسی کیودو کے مطابق، اسمبلی کے بعض ارکان نے قرارداد کی مخالفت کی، کیونکہ اس میں اوکیناوا میں امریکی فوج کے سربراہ کو برطرف کرنے کا مطالبہ شامل نہیں تھا۔

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی علیہ الرحمۃ کے انتقال پر مختلف تنظیموں اداروں کا تعزیتی بیان وجلسہ

جامعۃ المؤمنات الاسلامیہ دوبگا

لکھنؤ۔ بروز جمعرات، بعد نمازِ مغرب جامعۃ المؤمنات الاسلامیہ، دوبگا لکھنؤ میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم اور جامعۃ المؤمنات الاسلامیہ کے سرپرستِ اعلیٰ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کے انتقال پر جامعہ کی پرنسپل محترمہ سعیدہ نظام الحق صاحبہ کے ایما پر ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی، اس نشست سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اسلام الحق اسجد قاسمی مدظلہ العالی (صدر جمعیۃ علماء وسطی زون یوپی) نے فرمایا کہ: حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کا انتقال ملت اسلامیہ ہندیہ کا عظیم خسارہ ہے، ان کے انتقال سے علمی ودینی حلقے میں ایک عظیم خلا پیدا ہوگیا ہے، انہوں نے اپنی پوری زندگی دارالعلوم ندوۃ العلماء کی خدمت کے لیے وقف کردی تھی، جس اخلاص، وفاداری اور جاں فشانی کے ساتھ انہوں نے اپنی ذمہ داریاں انجام دیں، انہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ مولانا موصوف نے مرحوم کی زندگی کے مختلف نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وقت کی پابندی میں وہ اپنی مثال آپ تھے اور قرآن کریم سے ان کا گہرا تعلق تھا، وہ عربی زبان وادب کے ممتاز عالم وادیب، ماہنامہ البعث الاسلامی کے مدیر اور متعدد اہم عربی واردو کتابوں کے مصنف تھے۔ جامعۃ المؤمنات الاسلامیہ کے استاذ مولانا نوشاد عالم ندوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی وفات ہم سب کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے، مولانا مرحوم جامعۃ المؤمنات کے سرپرست اعلیٰ تھے اور انہوں نے اپنی وفات تک جامعہ کو اپنی سرپرستی کا اعزاز بخشا، انہوں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں بحیثیت استاذ، بحیثیت مشرف اداری، بحیثیت مہتمم اپنی خدمات انجام دیں، وہ طلبہ کے لئے ایک مخلص ومشفق استاذ کے ساتھ ایک عظیم مربی بھی تھے، انہوں نے عربی زبان وادب کے ماہرین اور مؤلفین ومصنفین کی ایک جماعت تیار کردی، جو آج مختلف علاقوں اور ممالک میں علمی، دعوتی تصنیفی وتدریسی خدمات انجام دے رہی ہے، مولانا نوشاد صاحب نے مزید کہا کہ حضرت مولانا سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی شخصیت کئی جہات کی جامع تھی، وہ عربی ماہنامہ "البعث الاسلامی" کے تاحیات مدیر رہے اور اس ذمہ داری کو نہایت حسن وخوبی سے انجام دیا، انہوں نے اپنے ذاتی تعلق کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بھی حضرت مولانا سے شرفِ تلمذ حاصل رہا، دورانِ طالب علمی ان کی شفقت، توجہ اور رہنمائی سے مستفید ہونے کا موقع ملا، ان کی زندگی علم، عمل، اخلاص، نظم وضبط اور خدمتِ دین کا حسین نمونہ تھی، جس سے ہم سب کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ مولانا مرحوم کی حسنات کو قبول فرمائے، ان کی لغزشوں سے درگزر فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام متعلقین، اہلِ خانہ، تلامذہ، متعلقین اور محبین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین اس تعزیتی نشست میں جامعہ کی پرنسپل محترمہ سعیدہ نظام الحق صاحبہ، معلمات وطالبات کے علاوہ جناب مولانا عبید الرحمن ندوی، جناب مولانا مشیر ندوی، جناب مفتی یوسف ندوی،، جناب مولانا یحییٰ ندوی، جناب مولانا احمد ندوی، جناب مولانا احسن ندوی، جناب حافظ محمد ارشد صاحب، جناب حافظ محمد رضوان ثانی صاحب، جناب حافظ عبدالحق صاحب، جناب علی ضیاء الحق صاحب، جناب ثاقب صاحب، جناب ناصر صاحب ا اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔ نشست کا آغاز عزیزم حافظ ارشد سلمہ کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا اور اختتام مولانا نوشاد عالم ندوی کی دعا پر ہوا۔

معروف خان

لکھنؤ، ۹/اکتوبر (پریس ریلیز): حاجی عبدالرؤف فلاحی ٹرسٹ کے ٹرسٹی اور معروف صرافہ تاجر معروف خاں نے ممتاز عالم دین اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اسے علمی و دینی دنیا کیلئے ایک بڑا نقصان قرار دیا ہے۔ اپنے تعزیتی بیان میں معروف خاں نے کہا کہ مولانا مرحوم کی زندگی دین کی خدمت، علمی سرگرمیوں اور عملی جدوجہد سے عبارت تھی۔ انہوں نے جس کام کا آغاز کیا، اسے مستقل مزاجی کے ساتھ جاری رکھا۔ مولانا کی جانب سے شروع کیا گیا رسالہ 'البعث' آج بھی ان کی علمی کاوشوں اور دینی خدمات کی روشن مثال ہے، جو ان کی سرپرستی میں مسلسل شائع ہوتا رہا۔ انہوں نے مولانا مرحوم کے ذوق مطالعہ اور تلاوت قرآن سے غیر معمولی شغف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم کی تلاوت کے معاملے میں ان کی پابندی اور شوق قابل تقلید تھا۔ میں نے خود کئی مرتبہ دیکھا کہ نمازوں کے درمیان جب دو چار منٹ کا وقفہ بھی ملتا تو مولانا اس مختصر وقت میں بھی تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوجاتے تھے۔ ان کی زندگی کا یہ پہلو ان کی دینی وابستگی اور وقت کے بہترین استعمال کی نمایاں مثال ہے۔ معروف خاں نے مزید کہا کہ مولانا کے صاحبزادوں اور داماد سے بھی ان کے دیرینہ مراسم رہے ہیں۔ انہوں نے مولانا کے اہل خانہ، متعلقین، شاگردوں اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ذمہ داران سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کی رحلت سے علمی ودینی دنیا ایک باوقار، صاحب علم سے محروم ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا کی علمی ودینی خدمات، تصانیف اور ان کے تربیت یافتہ شاگردان کے لیے بہترین صدقۂ جاریہ ہیں۔ ان کی علمی واصلاحی کاوشوں کے اثرات آنے والی نسلوں تک پہنچتے رہیں گے۔ معروف خاں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کی دینی وعلمی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور تمام پسماندگان، متعلقین اور شاگردوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

غیور خان ایوبی

لکھنؤ:- معروف عالمِ دین، عربی زبان وادب کے ممتاز محقق وادیب اور دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے بزرگ استاد ومنتظم مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کے انتقال کی خبر انتہائی رنج وغم کا باعث ہے۔ مولانا کی وفات سے علمی، دینی اور ادبی دنیا میں ایک بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے۔ اتحادِ امن ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے بانی وجنرل سکریٹری غیور خان ایوبی نے کہا مولانا سعید الرحمن اعظمی ندویؒ نے اپنی پوری زندگی تعلیم وتدریس، تصنیف وتحقیق، عربی زبان وادب اور دینی وفکری تربیت کے لیے وقف کردی۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے ان کی طویل وابستگی رہی اور انہوں نے ہزاروں طلبہ کی علمی واخلاقی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ عربی رسالہ "البعث الاسلامی" سے بھی ان کی طویل علمی وصحافتی وابستگی رہی۔ ان کی وفات یقیناً اہلِ علم، ان کے شاگردوں، متعلقین اور پوری ملتِ اسلامیہ کے لیے ایک بڑا علمی نقصان ہے۔

اقراء پبلک اسکول

لکھنؤ 9 اکتوبر: اقراء پبلک اسکول، بجنور، لکھنؤ میں منعقدہ تعزیتی نشست میں اسکول کے منیجر ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے ممتاز عالمِ دین مغربی وسرپرست مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کی وفات سے علمی ودینی دنیا ایک ایسی باوقار شخصیت سے محروم ہوگئی ہے جن کی پوری زندگی علم، دین اور خدمتِ خلق سے عبارت تھی۔ ان سے میرے دیرینہ تعلقات تھے اور ان کی شفقت، محبت اور بے تکلفی کی بہت سی یادیں آج بھی میرے دل میں محفوظ ہیں۔ ڈاکٹر ہاشمی نے بتایا کہ 1993 میں اسکول کی دینی شاخ مدرسہ ابوہریرہ کی بنیاد مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمیؒ نے رکھی تھی۔ اس طرح ان کا اقراء پبلک اسکول سے تعلق محض رسمی نہیں بلکہ ایک دیرینہ علمی وتعلیمی رشتے پر قائم تھا۔ انہوں نے 2000ء میں مولانا علی میاں یادگار کمیٹی کی جانب سے بجنور میں حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں ندویؒ کے تعزیتی جلسہ جو امن وآشتی کے نام سے موسوم تھا جسمیں شہر واطراف کی دینی، ملی، تعلیمی، سیاسی وسماجی دانشور شخصیات بلا تفریق مذہب وملت شریک تھے اس جلسہ کی صدارت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمیؒ فرمارہے تھے۔ اس موقع پر اتر پردیش کے موجودہ گورنر جناب سورج بھان سنگھ بھی حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے جلسہ میں موجود تھے۔ مولانا سعید الرحمن اعظمیؒ نے گورنر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر مولانا علی میاں حیات ہوتے تو وہ آپ سے مذہبی مقامات سے متعلق بل واپس لینے کا آپ سے مطالبہ کرتے۔ گورنر سورج بھان سنگھ نے کہا کہ مولانا کے اس مطالبے پر غور کیا اور فرمایا میرا دفتر سنیچر اور اتوار کو بند رہتا ہے لیکن اس حساس بل کے لیے اگر آپ کوئی وفد بھیجیں تو ہمارے آفس کے دروازے چھٹی کے دن بھی کھلے رہینگے، وفد نے ملاقات کی اور اپنے اندیشوں سے روشناس کرایا۔ گورنر صاحب نے بل واپس کردیا۔ یہ واقعہ مولانا کی دینی بصیرت، حق گوئی اور اپنے موقف کو مؤثر انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت کی یاد دلاتا ہے۔ ڈاکٹر ہاشمی نے مولانا کی شخصیت کے ایک ذاتی اور دل نشیں پہلو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی مہمان نوازی اور اپنائیت کا انداز ہمیشہ یاد رہے گا۔ جب بھی گھر یا دفترِ اہتمام میں ان سے ملاقات ہوتی، وہ چائے پلائے اور ضیافت کیے بغیر واپس جانے نہیں دیتے تھے۔ اپنی چائے کو وہ بے تکلفی سے "گھاسلیٹ" کہا کرتے تھے۔ ان کی یہ بات سن کر محفل میں بے ساختہ اپنائیت اور مسکراہٹ کا ماحول پیدا ہوجاتا تھا۔ بظاہر ایک معمولی سی عادت، درحقیقت ان کی سادگی، زندہ دلی اور محبت آمیز طبیعت کی عکاس تھی۔ ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی نے کہا کہ مولانا کی علمی ودینی خدمات، بلند کردار اور خلوص ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ ایسی شخصیات اپنی تحریروں، علمی کارناموں اور اپنے کردار کے ذریعے آنے والی نسلوں کی رہنمائی کرتی رہتی ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کی دینی وعلمی خدمات کو قبول کرے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اس موقع پر اقراء پبلک اسکول کی پرنسپل محترمہ عذرا ناہید نے بھی اپنے تعزیتی پیغام میں مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور ان کی علمی ودینی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور اہلِ خانہ ومتعلقین کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی۔

مدینہ منورہ سے تعزیتی پیغام

لکھنؤ ۹/ (پریس ریلیز) دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مخلص مہتمم اور عالمِ اسلام کی مایہ ناز علمی شخصیت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کے رحلتِ پرملال نے ہندوستان سمیت پوری اسلامی دنیا کو سوگوار کردیا ہے۔ اس عظیم سانحے پر دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاد مولانا ظفر الدین ندوی نے مسجد نبوی (مدینہ منورہ) سے ایک انتہائی پرتاثیر تعزیتی پیغام جاری کیا ہے، جس میں مرحوم کی ملی اور تعلیمی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے اس ارتحال کو عالمی علمی دنیا کا ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا گیا ہے۔ مسجد نبوی کے پرسکون اور روحانی ماحول سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے مولانا ظفر الدین ندوی نے کہا کہ ایسی آفاقی شخصیات صدیوں میں جنم لیتی ہیں۔ مرحوم کے ساتھ ریاض، طائف، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اسفار کی یادیں تازہ کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ مولانا سعید الرحمٰن کو اکثر راتیں عبادت، ذکر اور مناجات میں گزارتے ہوئے پایا۔ وہ تواضع اور للّٰہیت کا عملی پیکر تھے؛ بڑوں کا ادب ان کا شیوہ تھا تو چھوٹوں پر شفقت اور حوصلہ افزائی ان کی فطرت تھی۔ ان کی حیاتِ مبارکہ کا ہر پہلو آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ مولانا ظفر الدین ندوی نے مرحوم کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ان کا وجود کسی ایک ادارے تک محدود نہیں تھا، بلکہ عرب وعجم کے تعلیمی فلک پر ان کا مقام آفاقی تھا، انہوں نے ندوۃ العلماء کو اپنے خونِ جگر سے سینچا، ندوۃ العلماء اور یہاں کے طلبہ کو بوقتِ ضرورت فکری فتنوں اور بحرانوں سے بڑی بصیرت کے ساتھ محفوظ رکھنے کیساتھ بین الاقوامی سطح پر دینی اور سفارتی تعلقات کو استوار کرنے میں بھی تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے یاد دلایا کہ ایک دور ایسا بھی آیا تھا جب بعض عرب ممالک کے ساتھ روایتی تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوگئی تھی، ایسے نازک اور سنگین حالات میں مولانا نے خطوط اور مؤثر رابطوں کے ذریعے ان رشتوں کو ازسرنو استوار کیا اور ندوۃ کے معتدل مزاج کو ہمیشہ برقرار رکھا۔ آج ان کے اس دارِ فانی سے کوچ کر جانے سے علم وعمل اور اخلاص کا ایک ایسا روشن باب بند ہوگیا ہے جس کا خلاء مدتوں پر نہیں ہوسکتا۔ اس المناک موقع پر دنیا بھر کے سرکردہ علمائے کرام اور دینی جامعات کے ذمہ داران کی جانب سے تعزیتی پیغامات کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں مولانا ظفر الدین ندوی نے مرحوم کے تمام پسماندگان سے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت مسنونہ پیش کی ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں یہی عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کی تمام جلیل القدر خدمات کو شرفِ قبولیت بخشے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور ندوۃ العلماء کے جملہ وابستگان، تلامذہ اور محبین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

بزم ارباب ادب

لکھنؤ ۹/ اکتوبر: بزمِ وقارِ ادب کے جنرل سکریٹری قمر سیتاپوری نے مولانا سعید الرحمن اعظمی کے انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہیے کہا کہ مرحوم عربی ادب کی ایک مایہ ناز شخصیت تھے ان کی دینی وملی خدمات کو انگلیوں پر شمار نہیں کیا جا سکتا ان کا خراج حضرت عمر کی طرح تھا جہاں جیسی ضرورت ہوتی وہاں وہی لہجہ استعمال کرتے بقول شاعر عارف سیتاپوری:

جب جیسی ضرورت ہو ہر عزم مرے دل کا
لوہا ہے تو لوہا ہے پانی ہے تو پانی ہے

وہ عالمی شہرت یافتہ باعمل عالم تھے۔ پہلے ڈانٹنا پھر محبت سے سمجھانا بزرگوں کا یہی طرزِ امتیاز رہا ہے مولانا اعظمی کا انتقال ندوہ کا وہ خسارہ ہے جس کا کوئی بدل نہیں ایسے اساتذہ سے طلباء کو اصول وروابط وضوابط سیکھنا چاہئے مرحوم نے اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کر دی تھی۔ لیکن کبھی کسی شہرت یا عہدے کے متمنی نہیں رہے۔ اللہ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔

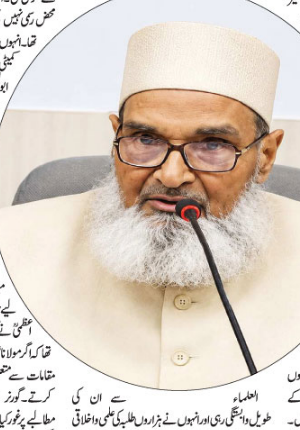

یوپی میں ایس آئی آر پر کانگریس کے سوالات، 2.96 کروڑ نام خارج کیے جانے کا حساب طلب

لکھنؤ، 09 اکتوبر (یو این آئی) اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی صدر آرادھنا مشرا مونا※ نے ایس آئی آر سے متعلق الیکشن کمیشن سے باضابطہ جواب طلب کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ریاست میں ایس آئی آر کے دوران 96.2 کروڑ ووٹروں کے نام خارج کردیے گئے، جبکہ تقریباً 16 لاکھ نئے ووٹروں کے نام شامل کیے جانے کی تفصیلات کو عام کیے جانے پر بھی سنگین سوالات کھڑے ہورہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے 854,85 فارم-7 کے طریقہ کار کی غیر جانبدارانہ جانچ کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ جمعہ کے روز جاری کردہ ایک بیان میں آرادھنا مشرا نے کہا کہ ووٹرلسٹ میں اتنی بڑی تعداد میں ردوبدل کن بنیادوں پر کیا گیا، الیکشن کمیشن کو اس کی واضح اور زمرہ وار تفصیلات پیش کرنی چاہئیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ حذف کیے گئے ناموں میں سے کتنے متوفی ووٹرز، مستقل طور پر دوسری جگہ منتقل ہونے والے، دوہری اندراج (ڈوپلیکیٹ) والے اور دیگر وجوہات کی بنا پر خارج کیے گئے ہیں۔ انہوں نے یہ جانکاری بھی طلب کی کہ آیا متاثرہ ووٹروں کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا تھا یا نہیں۔ کانگریس کی ریاستی صدر نے فارم-6 کے ذریعے تقریباً 16 لاکھ نئے ووٹروں کے نام شامل کرنے کے عمل پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے پوچھا کہ ان کی درخواستیں کب موصول ہوئیں اور نام شامل کرنے سے متعلق مقررہ عوامی اطلاعات جاری کی گئی تھیں یا نہیں۔ انہوں نے چیف الیکٹورل آفیسر اور الیکشن کمیشن آف انڈیا سے اس صورتِ حال کو فوری واضح کرنے کا مطالبہ کیا۔ آرادھنا مشرا نے 854,85 فارم-7 تیار کیے جانے کی وجوہات، ان کے پیچھے درج اعتراضات اور ان کے ذریعے خارج کیے گئے ناموں کی کل تعداد کا تفصیلی حساب مانگا۔ انہوں نے کہا کہ ہر ایک معاملے میں طے شدہ ضوابط پر عمل اور متعلقہ ووٹروں کو سماعت کا موقع فراہم کیا جانا لازمی ہے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن سے نام خارج کرنے کے وجوہات وار اعداد وشمار اور متعلقہ ریکارڈ عام کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ووٹرلسٹ کی شفافیت اور ساکھ ہی جمہوریت کی بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی اہل شہری کا نام غلط طریقے سے خارج ہونے کی صورت میں اس کا بنیادی حقِ رائے دہی متاثر ہوتا ہے۔ کانگریس نے ضوابط کی خلاف ورزی کے معاملات میں غیر جانبدارانہ جانچ کرا کر ذمہ داری طے کرنے کا پرزور مطالبہ کیا ہے۔

جیور ایئرپورٹ کے نام بدلنے سے عوام کو کیا فائدہ ہوگا، عوام کو نام نہیں بلکہ کام چاہیے: اجے رائے

وارانسی، 9 اکتوبر (یو این آئی) کانگریس کے سابق ریاستی صدر اجے رائے نے جیور ایئرپورٹ کا نام وزیر اعظم نریندر مودی کے نام پر رکھے جانے کے فیصلے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ملک کے عوام کو نام نہیں بلکہ کام چاہیے۔ حکومت کو نام رکھنے کے بجائے بے روزگاری، مہنگائی اور کسانوں کے مسائل کے حل پر توجہ دینی چاہیے۔ مسٹر رائے نے کہا کہ احمد آباد کے کرکٹ اسٹیڈیم کا نام پہلے ہی نریندر مودی اسٹیڈیم رکھا جاچکا ہے۔ ایسے میں جیور ایئرپورٹ کا نام وزیر اعظم کے نام پر رکھنے سے عام لوگوں کو کیا فائدہ ہوگا۔ نام رکھنے سے نہ نوجوانوں کو روزگار ملے گا اور نہ ہی مہنگائی سے پریشان خاندانوں کو راحت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ ترقی کا اصل پیمانہ روزگار کے مواقع، کسانوں کو فصل کی مناسب قیمت، صحت کی سہولیات کی دستیابی اور تعلیم کا معیار ہے۔ حکومت کو ان مسائل پر ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔ سرکاری اداروں کے نام رکھنے میں ملک کی تاریخی وراثت، علاقائی شناخت اور عوامی جذبات کا احترام کیا جانا چاہیے۔ مسٹر رائے نے انتخابی عمل کا معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ جمہوریت میں عوام کی رائے سب سے اہم ہے۔ کانگریس مسلسل ووٹ چوری اور انتخابی بے ضابطگیوں کے الزامات اٹھا رہی ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے کردار اور الیکشن کمیشن کے کام کاج پر اٹھ رہے سوالات کا جواب حقائق اور شفافیت کے ذریعے دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی عمل میں عوام کا اعتماد برقرار رکھنا ضروری ہے۔ جہاں بے ضابطگیوں کے ثبوت موجود ہوں، وہاں غیر جانب دارانہ جانچ اور مناسب کارروائی ہونی چاہیے۔ کانگریس عوامی مفاد کے مسائل اٹھاتی رہے گی۔ ملک کسی ایک شخص سے بڑا ہے اور جمہوریت میں عوام اور عوامی مفاد سب سے مقدم ہیں۔

کرامت گرلس کالج میں ایک ہفتہ سے جاری ورکشاپ کا اختتام

لکھنؤ (پریس ریلیز) 9 اکتوبر 2026 پروفیسرز وِدآؤٹ بارڈرز (PROWIBO) کے تعاون سے منعقدہ 'اے آئی انٹیگریشن اینڈ آپشن اینڈ ویمنز ہیلتھ: فلاح و بہبود، وکالت اور مساوات' پر بین الاقوامی ورکشاپ ۹/اکتوبر۲۰۲۶ءکو ایس آر علی آڈیٹوریم، کرامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج، لکھنؤ میں اختتام پذیر ہوئی۔ ۵/اکتوبر سے ۶/اکتوبر تک جاری رہنے والی ہفتہ بھر کی ورکشاپ کا انعقاد انٹرنل کوالٹی ایشورنس سیل (IQAC) اور ادارے کی انوویشن کونسل نے کیا۔ اس پروگرام کا انعقاد کالج کے منیجر سید ناوید احمد کی سرپرستی میں، اور پرنسپل، پروفیسر خوجہ ثُما خواجہ کی قیادت میں کیا گیا۔ سبھی سیشن کا انعقاد پروفیسرز وِدآؤٹ بارڈرز میں پروگرام کی شریک سربراہ ایملی باسٹیبل اور جنیوا ہیلتھ فائلز کے ساتھ صحت عامہ کی پیشہ ور اور صحت اور انسانی حقوق کی فیلو ڈاکٹر شبھانگی ٹھاکرنے کیا۔ اختتامی تقریب کے آغاز میں آئی کیو اے سی کوآرڈینیٹر مسز سیما عاقل نے ایک رپورٹ پیش کی جس میں روزمرہ کے سیکھنے کے سنگ میلوں اور ورکشاپ کے اہم نتائج پر روشنی ڈالی گئی۔ مقررین نے اپنے تجربات پیش کیے اور مصنوعی ذہانت اور خواتین کی صحت کے موضوعات کے ساتھ شرکاء کی مصروفیت پر روشنی ڈالی۔ طالبات کی نمائندہ اقصیٰ فاطمہ (ایم۔اے اول) اور سارہ صدیقی (بی ایس سی دوم) نے اپنے تاثرات پیش کیے۔ جسمانی، سماجی اور جذباتی بہبود کے بارے میں اپنی تعلیم کو اجاگر کرتے ہوئے، صحت کے مروجہ اصولوں، سروائیکل کینسر کی ویکسینیشن، اور زندگی کے مختلف مراحل میں بدلتی ہوئی صحت اور غذائی ضروریات کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے 'تھنک فرسٹ، اے آئی سیکنڈ' کے اصول کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کیریئر کی ترقی، موثر فوری تحریر، گوگل نوٹ بک اور کوڈنگ فریم ورک میں AI کے عملی اطلاق کے بارے میں بھی بات کی۔ پروگرام میں زینب رخسار کی ایک غزل بھی پیش کی گئی۔ مہمان خصوصی، پروفیسر کرن لتا ڈانگوال، شعبہ تعلیم، لکھنؤ یونیورسٹی نے حاضرین محفل سے خطاب کیا اور طالبات کو اپنی صحت اور تندرستی کے بارے میں باخبر فیصلے کرتے ہوئے مصنوعی ذہانت کی تیزی سے ترقی کرتی ہوئی دنیا میں تشریف لے جانے کے لیے علم اور ہنر سے آراستہ کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ پرنسپل صاحبہ نے کلمات تشکر پیش کیے جسمیں انہوں نے آٹھ سال قبل کالج میں PROWIBO پروگرام شروع کرنے پر سابق پرنسپل ڈاکٹر نور خان کا شکریہ ادا کیا، اور کہا کہ IQAC کی ٹیم، بشمول مسز سیما عاقل، بی بی عشرت جہاں، ڈاکٹر نگین احمد، ڈاکٹر الکا چترویدی اور ڈاکٹر ہاجرہ مسعود نے کالج کے لیے اہم تعاون کیا۔ اس پروگرام کی نظامت ڈاکٹر تابندہ شمیم نے کی اور اختتام طالبات میں سرٹیفکیٹس کی تقسیم کے ساتھ ہوا۔

خلائی ٹیکنالوجی تبدیل ہوگا اتر پردیش کا چہرہ: انیل کمار

لکھنؤ: 09 اکتوبر۔ حکومت ہند کے محکمہ خلائی کے IN-SPACe، محکمہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے تحت ریموٹ سینسنگ ایپلی کیشن سنٹر، حکومت اتر پردیش اور شہری ترقیات کے محکمے کے تعاون سے منعقدہ دو روزہ خلائی ایپلی کیشنز ایڈاپشن ورکشاپ آج کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اتر پردیش اکیڈمی آف ایڈمنسٹریشن اینڈ منیجمنٹ کے آڈیٹوریم میں منعقد ہونے والی اس اہم تقریب میں محکمہ خلائی، حکومت ہند، جغرافیائی صنعت اور ریاستی حکومت کے مختلف محکموں کے ماہرین کو مدعو کیا گیا۔ ریاستی سائنس اور ٹیکنالوجی کے وزیر جناب انیل کمار نے ملک بھر کے IN-SPACE ماہرین اور صنعت کے شراکت داروں پر زور دیا کہ وہ ریاست کے کسانوں کی زراعت کو بہتر بنانے، محدود آبپاشی والے علاقوں میں پیداوار بڑھانے اور خشک سالی اور سیلاب سے بہتر طریقے سے نمٹنے کے لیے جدید خلائی ٹیکنالوجیز کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ انہوں نے حکمرانی، صحت کی سہولیات، تعلیمی نیٹ ورکس اور محفوظ پلوں، سڑکوں اور نہروں کی سائنسی منصوبہ بندی میں ان ٹیکنالوجیز کے استعمال پر بھی زور دیا۔

اٹاوہ میں صنعتی راہداری کے قیام کی راہ ہموار

لکھنؤ: 09 اکتوبر۔ اٹاوہ ضلع میں انڈسٹریل کوریڈور پروجیکٹ کو ترقی دینے کی سمت میں ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں جمعہ کو لوک بھون میں ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں تحصیل بھرتھانہ کے گاؤں دھک پورہ میں واقع زمین کو صنعتی راہداری پروجیکٹ کے لیے اتر پردیش ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (UPEIDA) کو منتقل کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔

بزم سخا کے زیر اہتمام سالانہ محفل ذکر شاہ امم کا انعقاد

لکھنؤ۔ بزم سخا لکھنؤ کے زیر اہتمام سالانہ سہ روزہ پروگرام بعنوان محفل ذکر شاہ امم کا پہلا نعتیہ مشاعرہ صاحب دیوان شاعر محمد فاروق جاذب لکھنوی کی زیر صدارت چکمنڈی مولوی گنج میں ہوا۔ مہمان خصوصی کے طور پر نصیر احمد نصیر نے شرکت کی جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر عرفان لکھنوی موجود رہے۔ نظامت کا فریضہ بزم کے بانی جنرل سکریٹری طارق سخا نے انجام دیے۔ پروگرام کا آغاز محمد نبیل نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

ان کو بتلاد وجن کی زبانوں پہ ہے زندگی سے بڑی تو سزا ہی نہیں
دامن مصطفےٰ تھامنے کے سوا دوسرا اب کوراستہ ہی نہیں
جاذب لکھنوی

طفیل ذات نبی اکرم کو بھی خوف وخطر نہیں ہے
مری حفاظت خدا کرے گا مجھے زمانے کا ڈر نہیں ہے
رحمت لکھنوی

مسرتوں کے چراغوں میں دم عطا کر دے
مرے خدا مجھے آقا کا غم عطا کر دے
عرفان لکھنوی

تلاوت کی صدا صبح و مسا گونجے فضاں میں
ہر اک گھر میں الٰہی حافظ قرآن پیدا کر
ساحل عارفی

حشر کا میدان ہے اور بے بسی کی بات ہے
آپ ہیں آقا ہمارے یہ خوشی کی بات ہے
نصیر احمد نصیر

دل کی دھڑکن درود پڑھتی ہے لب پہ ذکر حضور رہتا ہے
جب سے آقا کا خواب دیکھا ہے میری آنکھوں میں نور رہتا ہے
احمد جمال کوثر

عرق عصیاں سے دھل گیں آنکھیں
دیدۂ دلکش مطاف کیا
طارق سخا

الٰہی بس یہی حسرت یہی دل کی تمنا بس
مقدر میں ہمارے لکھ دے مکہ اور دینہ بس
عابد ہاشمی

لوگ کہتے ہیں مجھ سے دعا کے لیے
اور میری دعا میں اثر ہی نہیں
قاری شمشیر عالم

سجائے رکھیے لبوں پر درود کے نغمے
ہر ایک شعر ہمارے نبی کی شان میں ہے
شاداب شارق

دیر رات تک جاری رہنے والی اس نورانی محفل میں بڑی تعداد میں سامعین کے ساتھ حافظ انعام الحق، جعفر قریشی، محمد خالد عرف چندا، ظہیر قریشی، سیف الاسلام، عزیز قریشی، اور زید نور وغیرہم خاص طور پر موجود رہے۔ آئندہ پروگرام تک محفل کا التوا طارق سخا کے کلمات تشکر اور پر تکلف عشایہ پر ہوا۔

ایکشن ٹیسان ے ٹیسا سلام کے ساتھ منایا، کارپینٹرس میگا میٹ،

لکھنؤ: ہندوستان میں ایم ڈی ایف، ایچ ڈی ایچ ایم آر/ بائیلو بورڈ، پارٹیکل بورڈ اور لیمینیٹڈ ووڈن فلورنگ جیسے انجینئرڈ پینل مصنوعات بنانے والی ملک کی سب سے بڑی کمپنی اور ووڈ پینل انڈسٹری کی پیش رو ایکشن ٹیسا※ نے لکھنؤ کے ایک مشہور ہوٹل میں شاندار "میگا کارپینٹرس میٹنگ" کا اہتمام کیا۔ اس پروگرام میں ڈی جی ایم امیتابھ گھوشال، برانچ منیجر شانتنو پرتاپ سنگھ، بی ڈی ایم وشال سریواستو اور ایسٹ یوپی مارکیٹنگ ٹیم نے تمام کارپینٹر بھائیوں کا پرجوش استقبال کیا۔ پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے امیتابھ گھوشال نے کہا کہ یہ تقریب ان کارپینٹرز کے بے مثال تعاون کا اعتراف ہے، جن کی دستکاری اور مہارت ملک بھر کے بے شمار مکانات اور دفاتر میں خوبصورتی اور پائیداری لاتی ہے۔ اس تقریب کے ذریعے ایکشن ٹیسا نے کارپینٹرز کی کاریگری کو سراہنے کے ساتھ ساتھ انہیں جدید تکنیکوں اور نئے ڈیزائنوں سے روشناس کرانے کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم فراہم کیا۔ یہ پہل ایکشن ٹیسا کے برانڈ فلسفے کوئی نہیں ایسا' کے عین مطابق ہے، جو بے مثال کوالٹی اور عمدگی پر زور دیتا ہے۔ گزشتہ ایک دہائی سے کمپنی ان میٹنگز کے ذریعے کارپینٹرز کو قیمتی معلومات اور تربیت فراہم کررہی ہے، جس سے برانڈ اور لکڑی کی صنعت کے ساتھ ان کا رشتہ مزید مضبوط ہوا ہے۔ اس موقع پر ایکشن ٹیسا کے مینیجنگ ڈائریکٹر اجے اگروال نے ایک ویڈیو پیغام کے ذریعے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کارپینٹرز انجینئرڈ ووڈ انڈسٹری کی ریڑھ کی ہڈی ہیں، اور انہوں نے ان کی ہنرمندی اور تخلیقی صلاحیتوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا※ ٹیسا سلام کا مقصد احترام کا اظہار کرنا ہے۔ اس پہل کا بنیادی مقصد کارپینٹرز کے مقام ومرتبے کو بلند کرنا اور ان کی محنت اور کاریگری کو ایک نئی شناخت دینا ہے، تاکہ ووڈ انڈسٹری میں ان کے اہم کردار کو مزید نمایاں اور باوقار بنایا جاسکے۔

ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے دھان کی فصل کی کرپ کٹنگ کا معائنہ کیا

بلندشہر 9/اکتوبر (پریس ریلیز) بلندشہر صدر تحصیل حلقے کے گاؤں بہلیم پورہ میں آج وزیر اعظم فصل بیمہ یوجنا کے تحت خریف کی فصل دھان کی کرپ کٹنگ کی گئی۔ محکمہ محصولات اور محکمہ زراعت کی مشترکہ ٹیم نے دو کسانوں کے کھیتوں میں دھان کی کٹائی کرکے پیداوار کا اندازہ لگایا۔ اس موقع پر ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے کرپ کٹنگ کے لیے منتخب کیے گئے مقامات کا معائنہ کیا اور کھیت میں نشان زدہ رقبے کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے خود بھی دھان کی کٹائی کرکے کرپ کٹنگ کے عمل کا آغاز کیا۔ دونوں کسانوں کے کھیتوں میں متساوی الاضلاع مثلث کی شکل میں 34.3 مربع میٹر رقبے پر دھان کی کٹائی کی گئی۔ فصل کی اوسط پیداوار کا اندازہ لگانے کے لیے کرپ کٹنگ کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے، جس کے ذریعے فی ہیکٹیئر پیداوار کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ کرپ کٹنگ کے لیے منتخب کسان منوج کمار کے کھیت میں 1509 قسم کے دھان کی کٹائی کی گئی، جس میں نشان زدہ رقبے سے 16 کلو 100 گرام دھان حاصل ہوا۔ اس بنیاد پر فی ہیکٹیئر تقریباً 37 کوئنٹل پیداوار ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا۔

پورو تر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کیلئے مہر بند "کھلا ٹینڈر" سینئر ڈویژنل سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن، شمال مشرقی ریلوے، لکھنؤ کے ذریعہ صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے طلب کئے جاتے ہیں۔

ٹینڈر نوٹس نمبر: 80 سال 2026، کام کی تفصیلات: LJN ڈویژن کے اسٹیشنوں پر VHF مواصلات کے توسط سے وائس لاگنگ سہولت فراہم کرنا۔ تخمینی لاگت۔ ₹3,70,11,651.45، بیعانہ رقم: -/₹7,40,200، ٹینڈر فارم کی قیمت۔ ₹-00.00، کام کی مدتِ تکمیل: 180 دن۔

ٹینڈروں کے بند ہونے کی آخری تاریخ اور وقت: 03.11.2026 کو 15:00 بجے۔ نوٹ: اس ٹینڈر کے برعکس مینوول آفر منظور نہیں کیا جائے گا۔ ایسے موصولہ مینوول آفر کو نظر انداز کردیا جائے گا۔

تفصیلی معلومات وٹینڈر جمع کرنے کیلئے براہ کرم انڈین ریلوے کی ویب سائٹ http://www.ireps.gov.in کو دیکھیں۔

ایس ڈی ایس ٹی ای،
لکھنؤ

CPRO/Signal-132

ٹرینوں میں بیڑی / سگریٹ نہ پئیں

اودھ نامہ

سانپ بھی مرجاتا لاٹھی ٹوٹنے کا خطرہ بھی نہ رہتا

دہلی کے احتجاج نے ثابت کردیا کہ ڈر نے اپنا گھر بدل دیا ہے۔ کل تک جو لوگوں کو ڈرایا کرتے تھے اب وہ اپنے سائے یعنی گیانیش کمار سے بھی ڈرنے لگے ہیں کہ کہیں یہ راہل گاندھی کی پیشکش پر سرکاری گواہ بن کر ہمیں سب کے سامنے بے نقاب نہ کردے۔ یہ مشیت کا عجب انتقام ہے کہ جن گیانیش کمار کو اپنے اقتدار کے قیام کی خاطر لایا گیا تھا وہی اس اقتدار کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن گیا ہے۔

مثل مشہور ہے کہ اگر سانپ چھچھوندر کو نگل جائے تو اندھا ہوجائے اور اگل دے تو کوڑھ کے مرض میں گرفتار ہوجاتا ہے۔ ایسے میں یہ سمجھ نہیں آتا کہ اُگلا جائے یا نگلا جائے۔ بہتی ہوا یہ بتارہی ہے کہ گیانیش کمار کو اگر ہٹایا نہیں گیا تو مخالفت کا یہ طوفان نہیں تھمنے والا۔ اس کا رخ موڑنے کے لیے اگر دھرمیندر پردھان کی مانند ہٹا بھی دیا جائے تو کئی بڑے نقصانات کے اندیشے بھی ساتھ لگے ہیں، کیونکہ راہل گاندھی یہ دھمکی بھی دے چکے ہیں کہ 'کوئی بھی بچ نہیں پائے گا' اس کے سبب بعید نہیں کہ اپنی جان بچانے کے لیے خود گیانیش کمار سرکاری گواہ بن جائے۔ (حالنکہ یہ ابھی کو اب و خیال کی بات لگتی ہے، کیونکہ قانونی طور پر گیانیش کو جو تحفظ حاصل ہے وہی ان کا رکشا کوچ ہے) لیکن یہ سچ ہے کہ طوطا چشمی پرندے پالا بدلنے کے لئے مشہور ہیں۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کا ئر بدل سکتا ہے تو گیانیش کمار کس کھیت کی مولی ہیں۔ یہ طوطا اگر اپنے آقا سے بغاوت کردے تو کچھ لوگوں کے ہاتھوں سے (یک طوطا نہیں بلکہ) سارے طوطے اڑ جائیں گے۔ ان لوگوں نے ہر شاخ پر یعنی محکمہ میں اپنے پالتو طوطے بیٹھا رکھے ہیں۔ گیانیش کی پیروی میں وہ سب بھی اپنی وفاداری بدلنے لگیں تو عوامی حمایت کے بجائے افسروں کی مدد سے چلنے والا نظام (جسے راہل جعلی کہہ رہے ہیں) پلک جھپکتے دھڑام تختہ ہوجائے گا۔

حزب اختلاف کے جلوس کی منزل الیکشن کمیشن کا دفتر تھی مگر علاقے میں دفعہ 163 کے تحت امتناعی احکامات نافذ ہونے کی وجہ سے پولیس نے مظاہرین کو روکا تو وہ تقریباً 100 میٹر کے فاصلے پر واقع آکاش وانی بھون میں داخل ہوکر دھرنے پر بیٹھ گئے۔ کانگریس ذرائع کے مطابق پارٹی نے تینوں الیکشن کمشنروں، بشمول چیف الیکشن کمشنر سے ملاقات کا وقت لینے کے لیے باضابطہ خط بھیجا ہے۔ ان کے مطابق اگر الیکشن کمیشن کی جانب سے کوئی افسر آکر آئندہ ایک دو دن میں ملاقات کا یقین دلاتا ہے تو راہل گاندھی اپنا دھرنا ختم کرسکتے تھے مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ اب راہل گاندھی کا پولیس اہلکاروں سے کہنا ہے کہ اگر انہیں یہاں سے ہٹانا ہے تو ہٹادیں، لیکن یہ بھی بتایا جائے کہ وہ ملک میں کہاں بیٹھ سکتے ہیں- انڈیا گیٹ پر، جنتر منتر پر یا سڑک پر؟ وہ الیکشن کمیشن اور پولیس سے سوال کرتے ہیں کہ کانگریس اور اپوزیشن کے نمائندوں کو الیکشن کمیشن کے حکام سے ملاقات کی اجازت کیوں نہیں دی گئی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ 'ہم کروڑوں بھارتیوں کی نمائندگی کرتے ہیں' اور پوچھتے ہیں الیکشن کمشنر ہم سے کیوں نہیں مل رہے ہیں اور ان سے ملنے کی کوشش کرنے مین پولیس کس کے کہنے پر دھمکا رہی ہے۔

راہل گاندھی کا سرکاری بیریکیڈ پر چڑھ کر قومی پرچم لہراتے ہوئے کا یہ کہنا معمولی بات نہیں ہے کہ 'ہم صرف ان کا مقابلہ نہیں کریں گے بلکہ انہیں ختم کرنے جا رہے ہیں۔ ہمارے ملک کے ساتھ جو کیا گیا ہے، وہ غداری ہے۔ غداری کا یہ الزام اس سنگھ پریوار پر لگایا جارہا ہے جس نے ملک میں وفاداری کے تمغے بانٹنے کا ٹھیکہ لے رکھا تھا۔ اس کے خلاف بولنے والے ہر شخص کو قوم دشمن قرار دے کر اس پر مقدمات درج کیے جاتے تھے۔ خصوصی ذرائع ابلاغ میں میڈیا ٹرائل کے دوران اس کو پاکستان، چین اور سوروس سے جوڑ دیا جاتا تھا لیکن اب بازی الٹ گئی ہے۔ مظاہرین کو حراست میں لینا مجبوری بن گئی ہے مگر ان کو گرفتار کرکے مقدمہ قائم کرنے کی جرأت نہیں دکھائی جارہی ہے۔ دو چار کاکروچ کو سرِ عام پھانسی دے کر معاملہ کو رفع دفع کرنے کا مشورہ دینے والے مرکزی وزیر بھی اب نہ جانے کہاں منہ چھپاتے پھر رہے ہیں۔ عدالتِ عظمیٰ کے حالیہ اور سابق جج چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ بڑے پیمانے پر عوام کو حق رائے دہندگی سے محروم کرنا قوم کے قلب پر ضربِ کاری ہے۔

ایس آئی آر اور گیانیش کمار کے خلاف ملک بھر میں احتجاج کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے اور یہ لگاتار بڑھتا جارہا ہے۔ اس کی ایک کڑی حزب اختلاف کے تقریباً 300 ارکانِ پارلیمنٹ (لوک سبھا و راجیہ سبھا) کا مظاہرہ تھا۔ حالانکہ حزب اختلاف نے جب ایوان پارلیمان سے الیکشن کمیشن کے دفتر تک جلوس کی شکل میں جاکر الیکشن کمشنرس سے ملاقات کرنے کا اعلان کیا تو سرکار کے لئے اس سے نمٹنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ گفت وشنید کے بعد جلوس کا راستہ اور وقت طے کرکے یہ تاثر دیا جاسکتا تھا کہ وہ اظہار رائے کی آزادی کا پاس ولحاظ کرتی ہے۔ الیکشن کمیشن ملاقات کے لیے چنندہ رہنماوں کا ایک وفد بنا کر اس سے ملاقات کے لیے راضی ہوجاتا۔ وہ ان کے اعتراضات کو سن کر اس پر اپنے اقدامات کے لیے وقت مانگتا اور پریس کانفرنس میں آکر کہہ دیتا کہ حزب اختلاف کے اعتراضات کی حقیقت کیا ہے اور وہ ان کی شکایات کو دور کرنے کے لیے کون کون سے اقدامات کررہا ہے۔ سانپ بھی مرجاتا لاٹھی ٹوٹنے کا خطرہ بھی نہ رہتا۔

ستیہ نکیتن کا حادثہ اور ہندوستان کی لڑکھڑاتی اعلیٰ تعلیمی عمارت

نونیت شرما اور انا میکا

ستیہ نکیتن کا حادثہ ان لوگوں کے سامنے کئی بے چین کر دینے والے سوال کھڑے کرتا ہے، جن کے ہاتھوں میں نظام کی باگ ڈور ہے بی بشرطیکہ وہ ان سوالوں کا سامنا کرنے کی ہمت بھی کریں۔ 6 ستمبر کو پانچ منزلہ عمارت کے منہدم ہونے سے تعمیراتی مواد کے ناقص معیار، غیر مجاز تعمیرات اور دہلی یونیورسٹی کے طلبہ کے لیے مناسب ہاسٹل سہولتوں کی کمی سے متعلق پرانے مسائل ایک بار پھر مرکزِ توجہ بن گئے۔ حادثے کے دن اتوار تھا، جس کی وجہ سے ساؤتھ کیمپس کے آس پاس مہنگے پیئنگ گیسٹ (پی جی) رہائش گاہوں میں رہنے والے طلبہ کے لیے خطرہ مزید بڑھ گیا۔ اس حادثے میں کم از کم سات افراد ہلاک اور کئی دیگر شدید زخمی ہوئے۔ میڈیا اور اس کے ماہرین بی جن میں ماہرِ نجوم سے لے کر ماہرِ تعمیرات تک شامل تھے بی نے خوب شور مچایا، لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ غبار بیٹھتے ہی سب کچھ دوبارہ 'معمول' پر آجائے گا؛ یعنی بے حسی اور لاتعلقی کے اسی معمول پر۔ تقریباً تین دہائیاں قبل اسکولی بچوں کو لے جانے والی ڈی ٹی سی بس دریائے یمنا میں جاگری تھی، جس میں 30 طلبہ ہلاک ہوئے تھے۔ اس وقت بھی اسی طرح کی بحث چھڑی تھی۔ ایک پینلسٹ نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اگر بس نومبر کے بجائے اپریل یا مئی میں دریا میں گری ہوتی تو ہلاکتیں کم ہوتیں، کیونکہ اس وقت یمنا میں پانی کی سطح کم ہوتی ہے۔

لیکن ان نام نہاد بحثوں میں کچھ بنیادی سوال مکمل طور پر غائب رہے۔ آخر طلبہ کو اعلیٰ تعلیم میں "بہترین" مواقع حاصل کرنے کے لیے سیکڑوں کلومیٹر کا سفر کرکے بڑے شہروں کا رخ کیوں کرنا پڑتا ہے؟ "کمیونٹی کالج" کے تصور کا کیا ہوا؟ کوٹھاری کمیشن کی ایک انتہائی اہم سفارش بی "یکساں اسکولی نظام" بی جس کے تحت ہر علاقے کے تمام بچوں کو اپنے قریبی اسکول میں تعلیم حاصل کرنی تھی، بہت پہلے ردی کی ٹوکری میں ڈال دی گئی۔ آج بھی ہم ایسی اعلیٰ تعلیم کے منتظر ہیں جو غیر مرکزی، آسانی سے قابلِ رسائی اور سرکاری طور پر مالی اعانت یافتہ ہو۔ ان بحثوں میں ملک میں اعلیٰ تعلیم کی مالی اعانت کے سوال کو بھی مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا۔ تعلیم کے لیے سرکاری بجٹ میں مسلسل کمی کا براہِ راست اثر کلاس رومز، ہاسٹل، لیبارٹریوں، لائبریریوں اور دیگر بنیادی سہولتوں پر پڑتا ہے۔

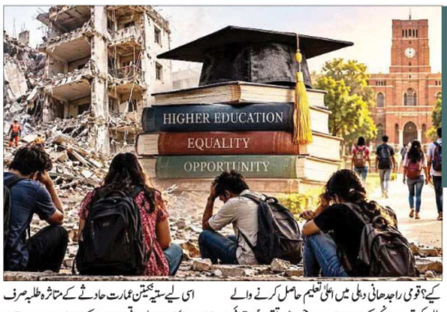

ستیہ نکیتن حادثہ صرف غیر محفوظ عمارت کا مسئلہ نہیں، بلکہ اعلیٰ تعلیم میں سرکاری سرمایہ کاری کی کمی، طلبہ کے لیے رہائش کے بحران اور بڑھتی تعلیمی عدم مساوات کا نتیجہ بھی ہے

مرکزی بجٹ 2024-25 اس کی ایک واضح مثال ہے۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) کے لیے مالی مختص رقم 2023-24 کے نظرثانی شدہ تخمینے میں 409,6 کروڑ سے گھٹا کر 2024-25 میں صرف 500,2 کروڑ کردی گئی، یعنی تقریباً 61 فیصد کی زبردست کمی۔ اعلیٰ تعلیم کے مجموعی بجٹ میں بھی گزشتہ سال کے نظرثانی شدہ تخمینے کے مقابلے میں 600,9 کروڑ روپے سے زیادہ کی کمی کی گئی۔

اعلیٰ تعلیم میں سرکاری سرمایہ کاری میں ہر کمی کا براہِ راست اثر زمین پر نظر آتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ نئے ہاسٹل کم بنیں گے، موجودہ عمارتوں کی دیکھ بھال خراب ہوگی اور بڑھتی ہوئی طلبہ تعداد کو جگہ دینے کی صلاحیت سکڑتی جائے گی۔ جب یونیورسٹیاں طلبہ کو ہاسٹل فراہم نہیں کرپاتیں تو انہیں پیئنگ گیسٹ رہائش، کرائے کے کمروں یا عارضی اور غیر محفوظ رہائش گاہوں کا رخ کرنا پڑتا ہے۔

یوں طلبہ کی رہائش کی ذمہ داری ایک ایسے نجی بازار کے حوالے ہوجاتی ہے جو اکثر حفاظت کے بجائے منافع کو ترجیح دیتا ہے۔ سستے رہائشی مقامات کی ضرورت خود تعلیمی نظام پیدا کرتا ہے، لیکن اس کی قیمت مکان مالکان اور بالآخر طلبہ سے وصول کی جاتی ہے۔ اضافی منزلیں تعمیر کردی جاتی ہیں اور حفاظتی ضابطوں کو نظر انداز کردیا جاتا ہے۔ اس لیے سوال صرف یہ نہیں کہ ایک عمارت کیوں گری، بلکہ یہ بھی ہے کہ بجٹ کی کن ترجیحات نے ایسے حادثے کے لیے حالات پیدا کیے؟ قومی راجدھانی دہلی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد پانچ لاکھ سے زیادہ ہے، جن میں تقریباً دو تہائی دوسرے علاقوں سے آتے ہیں۔ دہلی یونیورسٹی کے 91 کالجوں میں سے صرف 20 کالج ہاسٹل کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ وہاں 45.2 لاکھ سے زیادہ باقاعدہ طلبہ کے لیے بمشکل 000,7 ہاسٹل نشستیں دستیاب ہیں۔ مرانڈا ہاوس اپنے 375,5 طلبہ میں سے صرف 370 کو ہاسٹل فراہم کرپاتا ہے، جبکہ شری وینکٹیشور کالج میں 600,4 طلبہ کے لیے محض 150 ہاسٹل نشستیں ہیں۔ رام لال آنند اور ستیہ وتی جیسے کالجوں میں تو ہاسٹل کی سہولت سرے سے موجود ہی نہیں۔

جب یونیورسٹی تمام طلبہ کو رہائش فراہم کرنے سے قاصر رہتی ہے تو بیرونِ شہر سے آنے والے طلبہ کے لیے پیئنگ گیسٹ رہائش، نجی ہاسٹل یا کرائے کے کمرے ہی واحد راستے رہ جاتے ہیں۔ یہ محض ایک تکلیف یا سہولت کا مسئلہ نہیں، بلکہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں پر عائد ہونے والا ایک اضافی معاشی بوجھ ہے۔ 'معیاری' تعلیم کی قیمت میں اب تعلیمی ادارے کے قریب رہنے کے لیے مناسب جگہ تلاش کرنے کا بھاری خرچ بھی شامل ہوتا جارہا ہے۔

اسی لیے ستیہ نکیتن عمارت حادثے کے متاثرہ طلبہ صرف عمارت مالکان اور بلدیاتی اداروں کے درمیان موجود بے قابو، بدنظمی پر مبنی اور مبینہ بدعنوان گٹھ جوڑ کا شکار نہیں ہوئے۔ وہ ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کی غیر مساوی اور غیر متوازن ترقی کی بھی بھینٹ چڑھے ہیں۔ جو لوگ مالی وسائل رکھتے ہیں، وہ بہترین اداروں اور بہتر سہولتوں تک رسائی حاصل کرلیتے ہیں۔ لیکن جو ایسا نہیں کرسکتے اور ملک کے نظر انداز اور کم ترقی یافتہ علاقوں، مثلاً دیواس یا اوریا جیسے شہروں سے آتے ہیں، انہیں تنگ اور غیر محفوظ کمروں میں رہنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اقتصادی اور ثقافتی سرمائے کے فوائد کو اکثر 'میرٹ' سمجھ لیا جاتا ہے۔ جو طالب علم اس زبان، اعتماد، ثقافتی سمجھ، سماجی روابط اور علمی پس منظر کے ساتھ آتا ہے جنھیں اشرافیائی ادارے اہمیت دیتے ہیں، اسے آسانی سے 'ذہین' اور 'قابل' قرار دے دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، جو طالب علم اس ثقافتی سرمائے سے محروم ہوتا ہے، اسے کم اہل، کم نفیس یا کم قابل سمجھا جاتا ہے بی حالانکہ فرق اکثر صلاحیت کا نہیں بلکہ ان غیر مساوی حالات کا ہوتا ہے جن میں اس صلاحیت کو پروان چڑھنے کا موقع ملتا ہے۔

یوں جس چیز کو 'میرٹ' کے نام سے پیش کیا جاتا ہے، وہ اکثر مراعات کے جمع شدہ فائدے کے سوا کچھ نہیں ہوتی، جسے بعد میں ذاتی کامیابی کا لبادہ پہنا دیا جاتا ہے۔ اقتصادی اور ثقافتی سرمائے کی یہی غیر مساوی تقسیم اعلیٰ تعلیم کے اندر بھی ذات پات جیسی ایک درجہ بندی پیدا کرتی ہے۔ آئی آئی ٹی، آئی آئی ایم اور مرکزی یونیورسٹیاں اعلیٰ طبقے کی حیثیت اختیار کرلیتی ہیں، جبکہ ریاستی یونیورسٹیوں اور کالجوں کو جو کچھ بچ جاتا ہے اسی پر گزارا کرنا پڑتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ حکومت اعلیٰ تعلیم میں یہ متوازی نظام کیوں پیدا کررہی ہے؟ وہ اپنے ہی اعلیٰ تعلیمی اداروں کو نظر انداز کیوں کررہی ہے؟ کیا اس کا مقصد انہیں نجی شعبے کے حوالے کرنا ہے یا غیر ملکی یونیورسٹیوں کو ہندوستان میں اپنے کیمپس قائم کرنے کا راستہ دینا ہے، تاکہ وہ 'خاص گاہکوں' کو اپنی طرف متوجہ کرسکیں؟ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ مسئلہ صرف یہ نہیں کہ ایک عمارت غیر قانونی طور پر تعمیر ہوئی یا کسی بلدیاتی ادارے نے اس کے خلاف کارروائی نہیں کی۔ ذمہ دار افراد کو یقیناً جواب دہ ٹھہرایا جانا چاہیے، لیکن مسئلے کو صرف یہیں تک محدود رکھنا ایک بنیادی طور پر ساختی مسئلے کو محض چند افراد کی غلطی بنا دینا ہوگا۔

سوال صرف یہ نہیں کہ عمارت کیوں گری؟ سوال یہ بھی ہے کہ طلبہ کو وہاں رہنے پر مجبور کیوں ہونا پڑا؟ ریاستی یونیورسٹیوں کو اس حد تک خستہ حال کیوں ہونے دیا گیا کہ بہتر تعلیم حاصل کرنے کے لیے اپنے آبائی شہر یا ریاست سے باہر جانا ہی واحد راستہ دکھائی دینے لگا؟ جو نظام طلبہ کو نقل مکانی، بھاری کرایہ ادا کرنے اور غیر محفوظ رہائش قبول کرنے پر مجبور کرتا ہے، وہ تعلیم تک رسائی کو خود غیر مساوی بنا دیتا ہے۔ ستیہ نکیتن ان خوابوں کے انہدام کی علامت ہے، جنہیں لے کر ہندوستان بھر کے نوجوان اعلیٰ تعلیمی نظام کا حصہ بننے کی امید رکھتے ہیں۔ یہ اس وعدے کے منہدم ہونے کی علامت بھی ہے کہ صلاحیت، امنگ اور محنت کی بنیاد پر علم کے دروازے سب کے لیے یکساں طور پر کھلے ہونے چاہئیں بی خواہ کوئی بھی شخص کسی بھی پس منظر سے تعلق رکھتا ہو۔

(مضمون نگار مرکزی یونیورسٹی ہماچل پردیش، دھرم شالہ میں تدریس سے وابستہ ہیں)

انتخابی شفافیت اور شہریوں کی شرکت

موہت موریہ

کامیاب جمہوریت کے لیے صاف ستھرا اور شفاف انتخابی عمل انتہائی ضروری ہے۔ منصفانہ انتخابات کے لیے دو باتیں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں: پہلی یہ کہ شہری بغیر کسی خوف، دباؤ یا لالچ کے اپنے حقِ رائے دہی کا استعمال کریں، اور دوسری یہ کہ انتخابی فہرست میں کسی قسم کی بے ضابطگی نہ ہو۔ اگر انتخابی فہرست میں فرضی نام موجود ہوں تو انتخابات کی غیر جانب داری متاثر ہونا فطری ہے۔ اس کے ساتھ عام شہریوں کے حقوق بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اس لیے وقتاً فوقتاً انتخابی فہرست کی جانچ اور اصلاح انتہائی ضروری ہے۔

ہندوستان کو مختلف ادوار میں مختلف نوعیت کے انتخابی چیلنجوں کا سامنا رہا ہے۔ 1990 کی دہائی میں جرائم پیشہ عناصر انتخابات میں بڑے پیمانے پر مداخلت کرتے تھے۔ اس وقت ٹی۔ این۔ شیشن نے انتخابی قوانین پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنایا اور انتخابات کو خوف اور تشدد سے پاک بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آج کا چیلنج مختلف نوعیت کا ہے۔ ملک میں دراندازی کا مسئلہ سنگین صورت اختیار کرچکا ہے۔ ایسے میں منصفانہ انتخابات کے لیے انتخابی فہرست کی دوبارہ جانچ اور اسے درست بنانا ناگزیر ہے۔

اسی سلسلے میں الیکشن کمیشن نے "خصوصی گہری نظرثانی" کا عمل شروع کیا ہے۔ اس حوالے سے بعض الزامات عائد کیے جارہے ہیں کہ 13 کروڑ ووٹروں کے نام حذف کردیے گئے ہیں۔ تاہم سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 2.8 کروڑ افراد مردہ پائے گئے، 3 کروڑ افراد غیر حاضر یا لاپتہ پائے گئے، 6.3 کروڑ افراد مستقل طور پر دوسری جگہ منتقل ہوچکے ہیں، جبکہ ایک کروڑ افراد کے نام ایک سے زیادہ مقامات کی انتخابی فہرستوں میں پائے گئے ہیں۔ لاپتہ اور دوسری جگہ منتقل ہونے والے افراد کے حوالے سے اعتراضات بھی طلب کیے گئے ہیں۔ لہٰذا یہ اعداد و شمار حتمی نہیں ہیں اور جانچ کا عمل ابھی جاری ہے۔ ہندوستان جیسے وسیع ملک میں اتنے بڑے پیمانے پر ہونے والے عمل کے دوران معمولی غلطیوں کا امکان موجود رہتا ہے۔ ایسے میں شہریوں کا مثبت اور ذمہ دارانہ کردار انتہائی اہم ہوجاتا ہے۔ محض کسی ادارے کو موردِ الزام ٹھہرانے کے بجائے شہریوں کو چاہیے کہ وہ کسی بھی غلطی کی نشاندہی کریں اور درست حقائق متعلقہ ادارے تک پہنچائیں۔

الیکشن کمیشن سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ پورے عمل کو زیادہ سے زیادہ شفاف بنائے، شہریوں کے ساتھ تعاون کرے اور ان کی جانب سے پیش کیے جانے والے اعتراضات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے مناسب کارروائی کرے۔ جمہوریت اسی وقت کامیاب اور مضبوط ہوگی جب انتظامیہ اور شہری مل کر انتخابی فہرستوں کو درست بنانے اور اپنے حقِ رائے دہی کے استعمال کی ذمہ داری ادا کریں گے۔ محض آئینی اداروں پر الزام عائد کرنے سے جمہوریت مضبوط نہیں ہوگی، بلکہ اس کے لیے اداروں کے ساتھ شہریوں کی ذمہ دارانہ اور فعال شرکت بھی ضروری ہے۔

اتحاد و عقیدے کے علمبردار۔۔۔نواب انتقام علی

سید قمر عباس قنبر نقوی، نئی دہلی

ایک سال گزر گیا مگر احساسِ جدائی اور شدتِ رنج وغم شدید سے شدید تر ہورہا ہے۔ قرار آئے بھی کیسے؟ کیونکہ ہماری محدود نگاہوں سے اوجھل ہونے والے ڈاکٹر نواب سید انتقام علی خان کی شخصیت صرف اُن کے وجود تک محدود نہ تھی۔ وہ ایک خانوادے کے کفیل ورفیق نہ تھے۔ انھیں صرف اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت، معاش وروزگار اور عزت و ترقی کا خیال نہ تھا۔ بلکہ خدا نے انھیں وہ دلِ عطا کیا تھا جس میں سب کے لیے شفقت، اپنائیت، محبت ومروت اور وہ سب کچھ کرنے کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جس سے انسانیت کو استحکام، تعلیم وعلم کو عروج، اخلاق وشرافت کو بلندگی، اتحاد واتفاق کو فضا میں وسعت نیز غربت وجہالت۔ بے دینی وبے حیائی اور وقت کی بربادی سے آزادی نجات حاصل ہو۔

سرسی محمود پور کی تاریخ ساز سرزمین جہاں سینکڑوں علماء، خطباء، ادباء، شعراء اور سب دے بڑھ کر حساس اور قدردان سامعین پیدا ہوئے اسی مذہبی اور علمی سرزمین پر زمیندارانہ فضا میں ایک معزز سادات گھرانے میں پیدا ہونے والی نواب سید انتقام علی خاں کے یہ قومی اور انسانی ہمدردی کے یہ جذبات اور خواہشات فقط زبان اور کھولے ارادوں تک محدود نہ تھے بلکہ اس میدان میں عملی نمونے چھوڑے ہیں جنھیں باشعور افراد شاید ہی کبھی بھلا نہ سکیں گے۔ بات صرف آئی۔ ایم انٹر کالج، مدرسۃ المدارس کے تعلیمی معیار کی بلندگی، درگاہِ نجفِ ہند جوگی پورہ میں تبلیغ دین اور عزائے سید الشہداء میں دیانت وشفافیت، الاجتبیٰ کلب اور کاروانِ خلوص کے مقاصد کے تکمیل کی نہیں بلکہ شہر امروہہ کا ہر بیدار انسان گواہ ہے کہ شہر کی کوئی بھی مذہبی، تعلیمی، ثقافتی، ادبی اور اصلاحی تحریک و تنظیم ہو اس سے نہ صرف مرحوم نواب صاحب کی مضبوط وابستگی رہتی بلکہ اس کی کامیابی میں مرحوم کا خلوص وہمدردی، فہم وفراست اور بصیرت وامانت داری صاف جھلکتی تھی۔

مغل بادشاہ شاہ جہاں کے مخصوص لقب سے "خاں" اور میڈیکل ایسوسی ایشن کی اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے ڈاکٹر بنے نواب سید انتقام علی جعفری ابن سید یوسف علی جعفری نے تعلیماتِ حضراتِ معصومین علیہم السلام خصوصاً امام سید الساجدینؑ کی پیروی کرتے ہوئے ملک وملت کی خدمت کے لیے ایک انوکھا طریقہ اپنایا۔ نواب سید انتقام علی خاں نے اپنے بزرگوں کی قائم کردا "بیٹھک" کو اپنے مقاصد کا محور ومرکز قرار دیا۔ اخلاق وصلہ رحمی کا مجسمہ اور ٹیم ورک ترجیح دینے دینے والے نواب انتقام علی نے اپنی حویلی (نواب منزل) میں نسلی اور طبقاتی امتیازات سے پاک اس کشادہ بیٹھک کے دروازے ہمیشہ سب کے لیے کھلے رکھے۔ چنانچے ہر طبقہ فکر کے علماء وخطباء، مدبرین ومفکرین، شعراء و ادباء، میدانِ تعلیم، عدلیہ، تجارت اور کھیل کود کے ماہرین، محبانِ اہلبیتؑ طاہرین واصحابِ معتبرین، ذمہ دارانِ جلوسِ عاشورہ وار بعین، جلوسِ عید میلادِ رحمت العالمین، ہولی و دیوالی ملن جمع رہتے اور نواب صاحب اپنی سادہ اور شائستہ زبان میں اپنے حیاتی مقاصد یعنی تعلیمی عروج، مذہبی پختگی اور یکجہتی کو اس کے شباب تک پہنچانے کے لیے مشورے کرتے پھر ساتھیوں کے ساتھ میدانِ عمل میں کود پڑتے جس کے خوبصورت نتائج سب کے سامنے بار بار آئے اور ایسے آئے کہ جنکا کا فائدہ دیر تک محسوس کیا جاتا رہے گا۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے بیچلر آف لائبریری سائنس کی ڈگری لینے والے نواب سید انتقام علی خاں کی ہر تحریک کا محور ان کی "بیٹھک" رہی جو در اصل ایک ایسی زندہ لائبریری تھی جہاں کتابوں کو نہیں بلکہ خالقینِ کتب، حافظینِ کتب اور محافظینِ کتب کو سجایا گیا تھا۔ یہ بیٹھک تمام شعبہائے زندگی کے ممتاز و نمائندہ افراد کی مستقل نشست گاہ تھی۔ کونسے شعبہ زندگی اور طبقاتِ انسانی کا ممتاز فرد اس بیٹھک کی زینت نہ بنا۔ محبوب حسین زیدی، پنڈت بھونیش کمار شرما، اسلام عالمی، سردار بلبیر رستوگی، سرفراز عثمانی مستقل یہاں کی زینت بنتے جبکہ جن شخصیات کی آمد ورفت اکثر ہوتی رہتی تھی ان کی بھی ایک طویل فہرست ہے۔ خاندانِ اجتہاد کی نمائندہ شخصیت ڈاکٹر سید کلبِ صادق نقوی، آیت اللہ سید حمید الحسن، میثمِ عصر مولانا سید فیروز حیدر، معروف کمیونسٹ رہنما اور عرصہ دو دہائی سے زیادہ تک رہے وزیر اعلیٰ جیوتی باسو، گورنر اور حکومتِ ہند کے ڈپٹی وزیر داخلہ سید سبط رضی، کانگریس پارٹی کے ترجمان راشد علوی، کمال امروہوی، جون ایلیا، حکیم اسلام الحق صابری، جسٹس سہیل اعجاز صدیقی، جسٹس خلیل، نامور شعراء شیم جے پوری، ڈاکٹر عظیم امروہوی، ساحل سرسوی، پروفیسر وسیم بریلوی، نواب سرسوی، ڈاکٹر نواز دیوبندی، ڈاکٹر نیر جلال پوری جیسی نامور ہستیاں شامل تھیں۔ یہ سب افراد اور اس قد وقامت کے نا جانے کتنے معززین مرحوم کے حسین کردار، خوبصورت اخلاق، بلند صلہ رحمی، علم دوستی، انتظامی صلاحیت اور آپ کی تحریک مسلکی یکجہتی کے زبردست حامی اور اقراری تھے۔

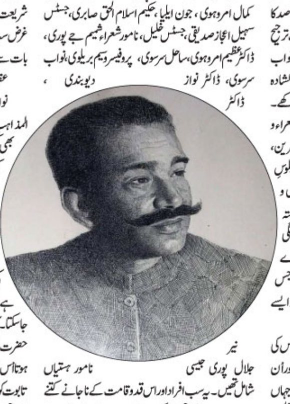

شعبہ تعلیم اور فروغ ادب میں مرحوم کی عظیم الشان اور گراں قدر خدمات اور تعاون کو دیکھتے ہوئے سابق صدور جمہوریہ ہند ڈاکٹر شنکر دیال شرما اور سردار گیانی ذیل سنگھ نے بھی آپکی خدمات کی پذیرائی کی تھی۔ نواب سید انتقام علی خاں کی اس تاریخی بیٹھک کی لفظی تصویر کھینچتے ہوئے رثائی ادب کے محققین میں کے معتبر مقام اور حوالہ مانے جانے والے ڈاکٹر ہلال نقوی یوں بیان کرتے ہیں " نواب انتقام علی خاں کی بیٹھک کا دروازہ کشادہ دلی کے ساتھ اہلِ نظر کا منتظر رہتا ہے۔ اس بیٹھک میں سب کچھ مل جاتا ہے۔ شاعری، تاریخ، فقہ و شریعت، رسوم وروایات، امروہہ کی گزشتہ تاریخ، عزاداری غرض سب ہی یہاں کا حصہ تھا۔ میں (ڈاکٹر ہلال نقوی) جس بات سے بہت متاثر ہوا وہ بلا تفریق عقیدہ ومسلک اس بیٹھک کا حُسن تھا۔

نواب صاحب نے اپنی پوری زندگی اگرچہ اتحاد بین المذاہب اور اتحاد بین المسالک کی حمایت میں بسر کی لیکن کبھی بھی کسی کو اپنے عقائد بدلنے یا ان سے کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کا مطالبہ یا مشورہ نہیں دیا، اور خود بھی اپنے عقیدہ حقّا پر مضبوطی سے قائم رہے۔ امروہہ کے حسینؑ ڈے کو عالمی سطح تک لے جانے میں مرحوم کی زبردست کوشیش ہیں۔ عالمی علمی اور ثقافتی ٹرسٹ یعنی حسن آرا ٹرسٹ۔ نئی دہلی (جو مرحوم کی ہمشیرہ کے نام سے منسوب ہے) کی کامیابی میں بھی اُنکی سرپرستانہ کوششوں کا نمایاں دخل ہے۔ سرسی میں بھی مرحوم کی عزائی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ آپ عشرہ اربعین ہمیشہ سرسی میں کرتے۔ وہاں کا تابوت حضرت امام رضا علیہ السلام جو عزاخانہ پیرجی صاحب سے برآمد ہوتا اس کے بانیان میں بھی مرحوم انتقام علی ہیں۔ اس تاریخی مجلس تابوت کو خطاب کرنے کی سعادت احقر کے والد معظم مولانا سید نظائر حسین نقوی سرسوی طاب ثراہ نے برسوں حاصل کی ہے۔ مرحوم نواب صاحب عشرہ اربعین کی مجالس میں اکثر ہمارے عزاخانے "عزاخانہ حکیم سید ریحان حسین" میں بھی پرنسپل محمود جان صاحب اور چودھری نواب صاحب کے ساتھ شرکت فرماتے، بعد مجلس نوجوانوں اور سامعین کو مشورہ دیتے کہ منبر کا حق پائمال نہ ہونے دینا اور میڈیا خصوصاً شوشل میڈیا کا بہترین استعمال ضرور کرتے رہنا۔

کیا انسان تھے ڈاکٹر نواب سید انتقام علی خاں ایک مختصر مضمون کیا ضخیم کتاب بھی حقیقتِ نواب انتقام علی کو بتانے کے لیے ناکافی ہے۔ بات علماء کی حق ہوتی ہے کیا فرماتے علماء کرام اس مرحوم شخصیت کے لیے۔

مفتی سید محمد عفان منصور پوری، صدر جامع مسجد، امروہہ تحریر فرماتے ہیں کہ " ممتاز ماہرِ تعلیم، ادبی، ثقافتی اور سماجی میدانوں میں ہر دم متحرک رہنے والی شخصیت نواب سید انتقام علی خاں رحمہ اللہ نے باہمی رواداری، انسانی رشتوں کا لحاظ، بزرگوں کے اقدار و روایات کے تحفظ میں جو مثالی نقوش چھوڑے ہیں وہ بعد والوں کے لیے بالخصوص مرحوم سے رشتہ محبت وعقیدت رکھنے والوں کے لیے ایک وارثت وامانت ہیں - جس کی حفاظت کرتے ہوئے اُن کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے"

مولانا ڈاکٹر سید محمد س، یادت نقوی صاحب تحریر فرماتے ہیں" انتقام علی صاحب کی پوری زندگی اخلاقی قدر کی پاسداری میں گزری ہے سماج کی کوئی بھی شخصیت خواہ وہ کسی بھی مکتبہ فکر اور کسی بھی خاص نظریے اور مخصوص خیال کی حامل ہو، ایسی نہیں مل سکتی ہے جو انتقام صاحب سے ایک بار ملاقات کرنے کے بعد اُن کے کردار سے متاثر نہ ہوئی ہو، یہ اپنے وقت کے ایک ایسے ہمہ صفت موصوف انسان یا ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت کے حامل تھے، جنھوں نے اپنے کردار کی انفرادیت کی چھاپ ہر صفحہ دل پر چھوڑی ہے اسی لیے بلا امتیاز مذہب وملت زندگی کے ہر موڑ پر انھیں مدتوں یاد کیا جاتا رہے گا۔ افسوس 23 جنوری 2022 کو سرسی کا یہ خوشنما پودہ ایک سایہ دار درخت بن کر شہر امروہہ کی علم دوستی اور تہذیبی قدروں کو مذید وقار بخشتے ہوئے اپنی آئندہ ذمہ داریوں کو پورے اعتماد سے نواب مراد علی خاں کے سُپرد اور نواب مراد علی خاں کو اپنے احبابِ مخلصین اور سلیم امروہوی، عدیل جان عرشی، آصف ضیاء اور علی عابدی کی امانت میں دیکر اپنے مالکِ حقیقی کی بارگاہ میں پورے اطمینان کے ساتھ چلے گئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مرحوم جوارِ معصومین علیہم السلام میں ہونگے۔ قارئین سے درجات کی بلندگی کے لیے دعا اور تلاوتِ سورہ فاتحہ کی گزارش ہے۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

www.avadhnama.com
AVADHNAMA

آنچل

اودھ نامہ
لکھنؤ، ہفتہ ۱۰ اکتوبر ۲۰۲۶

حجاب عورت کا حسن

حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش گوئی جفا سے ہے اور جفا دوزخ میں ہے۔ شرم وحیاء کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنے اجسام اور خیالات کو اُن ضروری پردوں میں پاک وطاہر رکھیں جن کا حکم ہمیں ملا تبھی ہم ایسے معاشرہ کی تکمیل کر پائیں گے جو معاشرہ مثالی اور مکمل ہوگا

ہمایوں گوہر

میں اُن وجوہات کا ذکر لازم سمجھتا ہوں جن سے معاشرہ اور ہماری تہذیب دونوں متاثر ہوتے ہیں اور ہر روز کبیرہ گناہوں کے شمار میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔لفظ حجاب (عربی) اور لفظ پردہ (فارسی) زبان سے تعلق رکھتے ہیں اور تقریباً ہم معنی ہیں ان جیسے کئی اور الفاظ بھی مثلاً برقع ،گھونگٹ، پردہ، آڑ، حیا، شرم، نقاب اور حجاب لغت میں ملتے ہیں۔مستورات کے لئے لفظ پردہ غیرمحرم مردوں سے اپنے اجسام کو چھپانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تا کہ وہ مردشیطانی اوہام سے محفوظ رہیں اور ان عورتوں کی عزت و عصمت محفوظ رہے۔حجاب ایک وسیع المعنیٰ لفظ ہے اور اس کی ضِد کشف ہے۔لفظ حجاب قرآنِ کریم میں سات بار استعمال ہوا اور (سورۃ احزاب، 59) کا مفہوم ہے کہ اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں ،صاحب زادی اور مسلمان عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادر کا ایک حصہ اپنی چہروں پر ڈالے رہیں۔یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ عورت کے لئے اپنے سر اور چہرہ کو چادر میں چھپانا لازم ہے۔آج کے جدید دور میں پردہ کی بہت سی اقسام مثلاً برقع، اسکارف، موزے، دستانے اور دیگر لباس پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ان تمام صورتوں میں عورت کی سہولت مقصود ہے۔شرم آتی ہے کہ زمانہ جاہلیت کی عورتیں بھی بے پردہ رہتی تھی لیکن وہ ایسا لباس پہنتی تھیں کہ اُن کی پشت ڈھکی اور سینہ کھلا رہتا تھا اور آج جدت پسندی کی لعنت نے خواتین کو پشت چھپانے سے بھی قاصر کر دیا ہے اور وہ نیم برہنہ حالت میں بازاروں میں ایسے پھرتی ہیں کہ جیسے پردہ اُنکی ضرورت نہیں اور پھر عصمت زنی کا ذمہ دار مردوں کو قرار دیتی ہیں۔جبکہ معاشرہ میں عام ہونے والا گناہ کبیرہ (زِنا) ایک عام سی بات بن چکا ہے اور اسکی وجہ بے پردگی ہے ماہرین نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ مرد کے شہوانی جذبات عورت کی عریانیت کو دیکھنے سے مشتعل ہوتے ہیں یعنی مرد کے جنسی جذبات عورت کو دیکھ کر مشتعل ہوتے ہیں جبکہ عورتیں عموماً بذریعہ بصارت مشتعل نہیں ہوتیں۔اسی لئے اسلام میں عورتوں کو پردہ کا حکم ملا ہے نہ کہ مردوں کو، ویسے مردوں کو نظریں جھکانے کا حکم ہے۔کوئی مانے نہ مانے اسلام میں پردہ فرض ہے۔

دراصل بے پردگی کی وجہ سے مرد وخواتین کے ملنے کے مواقع بڑھ جاتے ہیں اور پردہ دار خاتون سے کوئی زیادہ ملنے اور بات کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔معاشرہ میں موجود کو ایجوکیشن سسٹم بھی اس گناہ کا بہت بڑا سبب ثابت ہوا ہے۔لڑکے اور لڑکیاں عشق ومحبت کے جذبات میں اس قدر آگے نکل جاتے ہیں کہ یہ لڑکیاں کب عصمت باختہ ہو جاتی ہیں پتہ ہی نہیں چلتا۔دنیا کے وہ علاقے جہاں مرد وخواتین کے ملنے کے مواقع زیادہ ہیں اُن علاقوں جنسی بے راہ روی کی شرح بہت زیادہ ہے جیسے امریکہ کے علاقے کیلیفورنیا کی مثال لے لی جائے وہاں زِنا اور طلاق کی شرح باقی ملک کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔اور پھر آج کے اس جدّت پسند دور میں بے پردگی کو بہت سی حمائتیں حاصل ہیں ایک میل کزن اپنی فی میل کزن سے گھنٹوں بیٹھ کر گپ شپ کرتا ہے اور اُسے کوئی نہیں پوچھتا کہ کزن بیٹھے ہیں جبکہ اسلام تو جواں بہن کو جوان بھائی کے پاس بھی تنہائی میں بیٹھنے سے منع کرتا ہے نہ جانے کیوں ہم ایڈوانس سوچ اور ترقی کی آڑ میں اپنے بچوں کو نشاط و سرور کی انجمنوں سے نکال نہیں پاتے اور فرینکنس کی آڑ میں جب بچیاں اپنی قیمتی متاع گنوا بیٹھتی ہیں تو غیرت کے نام پر اُنہیں قتل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔کبھی میری ان ماؤں بہنوں نے سوچا کہ زمانہ قدیم کی عورت کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے جاتے رہے ہیں۔کیا اُن کو زندہ درگور نہیں کیا جاتا رہا۔اُنکی عصمت کو بازاروں میں نیلام نہیں کیا جاتا رہا یہ اسلام ہی ہے جس نے عورت کو اس کے مقام سے روشناس کروایا اور معاشرہ میں عزت دی اب یہ اِس کی اپنی مرضی ہے کہ گھر کی ملکہ بن کر زندگی بسر کرے یا پھر رونقِ بازار بن کر۔اس حقیقت سے بھی منہ نہیں پھیرا جاسکتا کہ معاشرہ کا حُسن بھی عورت سے ہی قائم ہے اور تمام کی تمام رعنائیاں عورت کی پُرخلوص قربانیوں اور لازوال جدوجہد میں پوشیدہ ہے۔وہ عورت ہی تو تھی جس نے ہمیں جابر بن حیان، محمد بن قاسم ،بوعلی سینا جیسی ہستیاں پرورش کر کے دیں۔اس حقیقت کو اسلام سے بڑھ کر کون جان سکتا ہے اور اسلام نے ہی تو علم کے ساتھ عمل کرنے کا حکم دے کر تکمیلِ معاشرہ کی ہے۔اب جب فرنگی نسل کو پتہ چلا کہ مسلمان قوم میں موجود جذبہ کو ہم شکست نہیں دے سکتے تو انہوں نے اور محاذ کھولا اور ہمارے ایمانوں کو کمزور کرنے کا پلان مکمل کرلیا کیونکہ انکو پتہ چل چکا تھا کہ یہ قوم اِس عقیدہ پر قائم ہے کہ میدان جنگ میں مارے گئے تو شہید اور بچ گئے تو غازی کا مقام حاصل ہوگا........!تو بالآخر فرنگی ذہن اس سوچ تک پہنچا کہ مسلمانوں کو شکست خوردہ اور محکوم بنانے کا واحد حل انہیں میدانِ جنگ سے نکال کر عیاشی، بے حیائی، عریانیت، سستی اور کاہلی کی راہ پر ڈال دیا جائے۔اب اس ٹارگٹ کی تکمیل کے لئے سب سے پہلے عورت کو اس کے اصل مقام سے ہٹانا ضروری ہے اور اس طرح عورت اس میدان کی مرکزی کردار قرار پائی۔اگر آج کے اس معاشرہ کو میں کچھوا اور خرگوش کی اس کہانی کے مترادف کہوں تو کچھ غلط نہ ہوگا آج کا مسلمان اپنے اسلاف اور بزرگوں کے کارناموں کی میٹھی لوریاں سُن کر ایسے خواب خرگوش میں گم ہے کہ جیسے اِسے خبر تک نہ ہو کہ فرنگی کچھوا کتنی دوری طے کر چکا ہے اب جب اس سوئی ہوئی قوم کو جھنجوڑ کر اٹھایا تو یہ ہڑبڑا کر ایسے کودنے لگی اور ترقی کی دوڑ میں فرنگی کچھوؤں سے آگے نکلنے کے چکر میں اُنہیں کی پیروی کرتے ہوئے اونچی اونچی چھلانگیں لگانا شروع کر دیں اور ان چھلانگوں کی آڑ میں ہر وہ چیز خود سے الگ کرتے چلے گئے جس کو اس دوڑ میں ہم نے رکاوٹ محسوس کیا یہاں تک کہ شرم و حیاء اور لباس کو بھی۔۔حیاء اس قلبی کیفیت کا نام ہے جس کی وجہ سے انسان ناپسندیدہ کاموں اور باتوں سے اجتناب کرتا ہے۔جس شخص میں حیاء ہوتی ہے وہ نہ تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور نہ ایسا کوئی کام کرتا ہے جس سے اللہ اور اسکا رسول ﷺ ناراض ہو۔جنسیت ایک مظبوط ترین جبلت ہے اس کو اگر کنٹرول میں رکھا جائے تو ایک مظبوط معاشرہ کی بنیاد قائم ہوتی ہے اور اگر یہی بے لگام ہوجائے تو معاشرہ طرح طرح کی برائیوں سے بھر جاتا ہے۔اسی لئے تو معاشرتی زندگی کو اسلام کے تابع کر دیا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہر دین کا کوئی نہ کوئی امتیازی وصف ہوتا ہے اور دین اسلام کا امتیازی وصف شرم و حیاء ہے۔شرم وحیاء ایمان کا خاصہ ہے، ایمان کا مقام جنت ہے اور بے حیائی اور بدکاری دوزخ میں لے کر جانے والے ہیں۔فحاشی عیب ہے اور شرم وحیاء زینت ہے۔جس میں فحاشی ہوگی اُس کے عیب ظاہر ہونگے، اللہ تعالیٰ سے جب کوئی بندہ ہاتھ پھیلا کر بھلائی مانگتا ہے تو وہ اُسے نامراد لوٹاتے ہوئے شرماتا ہے۔آپ کا فرمان ہے کہ حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش گوئی جفا سے ہے اور جفا دوزخ میں ہے۔شرم وحیاء کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنے اجسام اور خیالات کو اُن ضروری پردوں میں پاک وطاہر رکھیں جن کا حکم ہمیں ملا تبھی ہم ایسے معاشرہ کی تکمیل کر پائیں گے جو معاشرہ مثالی اور مکمل ہوگا۔☆☆☆

وہ آٹھ غذائیں جو آپ کے بالوں کو خوبصورت بنا سکتی ہیں

گھنے بال ساری دنیا میں مرد وخواتین کی سب سے بڑی خواہش بھی ہے اور سب سے بڑا مسئلہ بھی لیکن کسی بھی کلچر میں ایسی خواتین کو تعریفی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے جن کے بال لمبے اور گھنے ہوں

گھنے بال ساری دنیا میں مرد وخواتین کی سب سے بڑی خواہش بھی ہے اور سب سے بڑا مسئلہ بھی لیکن کسی بھی کلچر میں ایسی خواتین کو تعریفی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے جن کے بال لمبے اور گھنے ہوں۔کمزور اور ہلکے بالوں والی خواتین ہمیشہ اپنے بالوں کو چمکدار اور خوبصورت بنانے کی کوششوں میں مصروف رہتی ہیں۔یہ تحریر ایسی ہی خواتین کے لیے ہے جس میں ان 8 غذاؤں کے بارے میں بتایا گیا ہے جو بالوں کی نشوونما میں بہترین ہیں۔

بادام: اس میں سیلینیئم کہلانے والے کیمیائی ماڈے کی مقدار خاصی زیادہ ہوتی ہے جو بالوں کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہے۔سیلینیئم آپ کے بالوں کو دھوپ سے پہنچنے والے نقصان سے بھی بچاتا ہے۔''برازیلی بادام'' (برازیل نٹ) میں سیلینیئم سب سے زیادہ ہوتا ہے لیکن اگر وہ میسر نہ ہو تو اس کی جگہ عام بادام اور کاجو بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

انڈے کی سفیدی: یہ مفید سلفر سے بھرپور ہوتی ہے جو خون کی گردش بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ بالوں کی نشوونما کو بھی تیز کرتی ہے۔اسی لیے سلفر کو ''خوبصورتی بڑھانے والی معدن'' (بیوٹی منرل) بھی کہا جاتا ہے۔روزانہ ایک انڈے کی سفیدی صرف 30 دن تک استعمال کریں اور خود نتائج دیکھیں۔

خشک دہی: بازار سے عام ملنے والی دہی لیں اور اسے ململ یا کسی دوسرے باریک کپڑے سے چھان لیں۔یہ خشک دہی کہلاتی ہے جسے ''گریک یوگرٹ'' بھی کہا جاتا ہے۔اس میں وٹامن بی 5 وافر مقدار میں ہوتا ہے جو بالوں کو پتلا ہونے اور گرنے سے بچاتا ہے۔صرف ایک پیالہ (200 گرام) خشک دہی کا روزانہ استعمال مفید ہے۔

کیوی فروٹ: یہ پھل ہمارے ہاں کم ملتا ہے اور عام طور پر چین سے درآمد کیا جاتا ہے۔کیوی فروٹ میں وٹامن سی اور ای کی وافر مقدار ہوتی ہے اور یہ دونوں مل کر بالوں کی جڑوں کو مضبوط بناتے ہیں۔وٹامن سی کی بدولت جسم میں فولاد جذب کرنے کی صلاحیت بہتر ہوتی ہے جب کہ وٹامن ای کھوپڑی میں خون کے بہاؤ میں سہولت پیدا کرتا ہے۔دن میں ایک کیوی فروٹ کا استعمال بھی کافی ہے۔

دالیں: خاص طور پر مسور کی دال، کھڑے مسور کی دال، مونگ کی ڈھلی ہوئی اور چھلکوں والی دال، پروٹین کے علاوہ فولاد سے بھی بھرپور ہوتی ہے۔پروٹین کی بدولت بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں جب کہ فولاد کی وجہ سے بال مضبوط اور گھنے ہوتے ہیں۔فولاد کی کمی میں مبتلا اکثر خواتین کو بال جھڑنے کی شکایت بھی ہوتی ہے۔روزانہ صرف ایک کپ (150 گرام) ابلی ہوئی دال کھانے سے اس مسئلے پر بہ آسانی قابو پایا جاسکتا ہے۔

مچھلی: یہ انتہائی مفید غذا ہے کیونکہ بیشتر مچھلیوں میں ''اومیگا تھری فیٹی ایسڈ'' کہلانے والے پروٹین کی زبردست مقدار ہوتی ہے۔اومیگا تھری کی بدولت بالوں کی جڑوں میں قدرتی چکنائی موجود رہتی ہے اور یوں بال چمکدار ہوجاتے ہیں۔

کھمبی: ان میں ''بایوٹن'' نامی ایک وٹامن کی بھرپور مقدار موجود ہوتی ہے جو بال گرنے کا قدرتی علاج ہے۔اگرچہ اس بارے میں کوئی باقاعدہ سائنسی مطالعہ تو نہیں ہوا لیکن یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ خواتین جو بایوٹن کی کمی کا شکار ہوتی ہیں ان کے بال بھی بہت جھڑتے ہیں۔

کدو کے بیج: یہ زنک اور کاپر سے بھرپور ہوتے ہیں جن کی وجہ سے بالوں کی جڑوں میں موجود خلیات صحت مند رہتے ہیں جب کہ کھوپڑی میں تیل خارج کرنے والے غدود (گلینڈز) کی نشوونما بھی بہتر ہوتی ہے۔روزانہ کدو کے صرف مٹھی بھر بیج آپ کے بالوں کو خوبصورت بنانے میں بڑی مدد کرسکتے ہیں۔

کچھ گر باورچی خانے کے...

شرمین مبشر

گھر کے جس گوشے کو سب سے زیادہ صفائی ستھرائی کی ضرورت ہوتی ہے، باورچی خانے کا شمار بھی انہی میں ہوتا ہے۔اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ وہ مقام ہے کہ جس کی ستھرائی پر ذرہ برابر بھی کوئی سمجھوتا نہیں کیا جاسکتا۔سگھڑ خواتین تصور بھی نہیں کرسکتیں کہ ان کے باورچی خانے میں حفظان صحت کے خلاف کچھ ہو، یہی وجہ ہے کہ یہاں کی صفائی ستھرائی کو گھر بھر کی صحت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔صفائی کے دوران اکثر وبیش تر کچھ مسائل آڑے آتے ہیں، جس سے خاتون خانہ پریشان ہو جاتی ہیں، جیسے باورچی خانے کے سنک میں لگے ہوئے داغ نہیں چھوٹتے۔اس کے لیے اگر ان داغوں پر ذرا سا ٹوتھ پیسٹ لگا دیں اور پھر گیلے فوم سے ذرا سا رگڑیں اور صاف کپڑے سے پونچھ دیں داغ صاف ہوجائے گا۔

فرش کی چکنائی: باورچی خانے میں کبھی سالن وغیرہ گر جانے سے فرش چکنا ہو جاتا ہے، اسے دور کرنے کے لیے پہلے ایک دفعہ تھنر سے فرش صاف کرلیں اور پھر واشنگ پاؤڈر سے دھوئیں تو آپ دیکھیں گی کہ فرش صاف ہوگیا ہے۔

فریج کی صفائی: یوں تو ہمارا فریج کافی صاف ستھرا رہتا ہے، لیکن بعض اوقات فریج اور ڈیپ فریزر کے اندر مٹی اور دھول کی ایک تہہ سی جم جاتی ہے، جسے صاف کرنا کافی مشکل معلوم ہوتا ہے، چوں کہ فریج کے اندر کا پلاسٹک ذرا نازک ہوتا ہے، اس لیے صفائی کرتے ہوئے اس پر نشان پڑنے یا اس کے ٹوٹنے کا ڈر ہوتا ہے، اسے صاف اور خشک ٹوتھ برش سے صاف کریں گی تو بہ مٹی بہ آسانی صاف ہوجائے گی۔

دیواروں کی چکنائی: باورچی خانے کی دیواروں پر چولھے کے دھویں کے سبب چکنائی کی ایک تہہ سی جم جاتی ہے، جس پر گرد وغبار جم جاتا ہے اور بے حد بدنما معلوم ہوتا ہے۔اسے صاف کرنے کے لیے پہلے تھنر کی مدد لیں۔اس کے بعد کوئی نرم کپڑا یا تولیا میٹھا سوڈے میں بھگو کر آہستہ آہستہ پونچھیں گی تو دیواریں صاف ہوجائیں گی۔

صفائی کے ساتھ یہاں پیش خدمت ہیں کچھ مفید ٹوٹکے۔

☆ انڈے کو ابالنے سے پہلے اگر پانی میں تھوڑا سا نمک ملائیں گی، تو انڈے کا چھلکا پھٹے گا نہیں۔

☆ کریلوں کی تلخی دور کرنے کے لیے ان کو چھیل کر بیج نکال لیں۔اب ان پر نمک لگالیں اور آدھا گھنٹے کے لیے چھوڑ دیں، اس کے بعد ان کو ہاتھ سے دبا کر پانی نکال لیں، اس طرح کریلوں کی کڑواہٹ کو دور کرسکیں گی۔

☆ مٹر کے دانے فریز کرنے کے لیے پہلے پھلیوں میں سے دانے نکال کر اچھی طرح دھو کر خشک کرلیں۔اب ان کو کسی پلاسٹک کے لفافے میں ڈال کر فریز کردیں۔

☆ اگر مچھلی فریزر میں محفوظ رکھنی ہو تو اسے ایلمونیم فوائل میں لپیٹ کر رکھیں۔اس طرح مچھلی تازہ رہے گی۔

جانیے آپ کے گھر میں سب سے گندی چیزیں کونسی ہیں

کچھ گھریلو چیزیں ایسی ہیں جو جراثیم کے لیے پناہ گاہوں کا کام کرسکتی ہیں اور آپ کو بیمار بھی ڈال سکتی ہیں

ہم سب ہی چاہتے ہیں کہ ہمارا گھر صاف ستھرا اور گندگی سے پاک رہے لیکن پھر بھی کچھ گھریلو چیزیں ایسی ہیں جو جراثیم کے لیے پناہ گاہوں کا کام کرسکتی ہیں اور آپ کو بیمار بھی ڈال سکتی ہیں۔لیکن اچھی بات یہ ہے کہ تھوڑی سی توجہ دے کر آپ انہیں آسانی سے صاف بھی کرسکتے ہیں۔

ٹوتھ برش ہولڈر: اکثر غسل خانوں میں ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ وغیرہ رکھنے کے لیے ایک عدد ٹوتھ برش ہولڈر بھی بڑے اہتمام سے لگایا جاتا ہے لیکن اگر پابندی سے اس کی صفائی نہ کی جائے تو اس میں کئی طرح کے جراثیم، پھپھوندی اور کائی وغیرہ جمع ہوسکتے ہیں۔اس لیے بہتر ہے کہ ہفتے میں 2 مرتبہ اسے گرم پانی میں صابن گھول کر اچھی طرح صاف کریں اور جراثیموں کو اس میں پنپنے کا موقع ہی نہ دیں۔

باتھ میٹ: سلیقہ مند گھروں میں غسل خانے کے باہر ایک عدد پائیدان (باتھ میٹ) بھی رکھا ہوتا ہے جس سے گیلے پیر پونچھے جاتے ہیں۔لیکن پیروں سے اس کے اندر جذب ہوجانے والی یہی نمی (دھول مٹی کے ساتھ مل کر) اسے جراثیم کا بہترین ٹھکانہ بھی بناتی ہے۔باتھ میٹ کو جراثیم سے پاک رکھنے کے لیے اس پر وقتاً فوقتاً کھانے کا سوڈا چھڑکنا مفید رہے گا۔علاوہ ازیں جھاڑو یا ویکیوم کلینر سے اس کی صفائی کرنے سے پہلے کم از کم 30 منٹ تک اسے کسی کھلی جگہ پر رکھیں، اگر اس جگہ پر تیز دھوپ بھی پڑ رہی ہو تو یہ اور بھی اچھا ہوگا۔

کچن سنک: کیا آپ جانتے ہیں کہ کچن سنک (جس میں رکھ کر کھانے پینے کی اشیاء اور برتن دھوئے جاتے ہیں) عام ٹوائلٹ کے مقابلے میں کہیں زیادہ جراثیم سے آلودہ ہوسکتا ہے۔اس میں دھوئی جانے والی چیزوں کی باقیات جمع ہوتی رہتی ہیں جنھیں بروقت صاف نہ کیا جائے تو ان پر خطرناک جراثیم ڈیرے ڈال سکتے ہیں۔پانی اور برتن دھونے والے عام صابن/ ڈٹرجنٹ/ محلول سے بھی ان کی صفائی نہیں ہو پاتی اس لیے آپ کو چاہیے کہ حسبِ ضرورت سفید سرکہ اور نیبو کا رس آپس میں ملائیں اور اس میں کوئی سا پرانا ٹوتھ برش ڈبو ڈبو کر ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ کچن سنک کی بھرپور صفائی ضرور کریں۔اس طرح جراثیم بھی مر جائیں گے اور کچن سنک کی صورت بھی نکھر آئے گی۔

ریفریجریٹر سیل: ریفریجریٹر کو ہوابند (سیل) کرنے کے لیے اس کے دروازے پر چاروں طرف لچکدار پلاسٹک یا ربڑ جیسی پٹی لگائی جاتی ہے۔صفائی نہ کی جائے تو اس پر مٹی کے ساتھ ساتھ کائی بھی دکھائی دینے لگتی ہے جو مزید کاہلی برتنے پر ریفریجریٹر کے اندر تک پہنچ سکتی ہے اور اس میں رکھی ہوئی کھانے پینے کی چیزوں کو خراب کرسکتی ہے۔اس کی صفائی کرنے کے لیے ایک عدد اسپرے گن والی بوتل میں آدھا سفید سرکہ اور آدھا پانی ملا کر رکھ لیں۔ہفتے میں ایک بار ریفریجریٹر سیل پر اس محلول کا چھڑکاؤ کریں اور اسے 5 منٹ تک یونہی چھوڑ دیں۔اب ایک صاف کپڑے سے اس کی صفائی کریں۔البتہ ریفریجریٹر کا دروازہ بند کرنے سے پہلے یقین کرلیں کہ اس کی سیل مکمل طور پر سوکھ چکی ہے۔

دروازے کا پائیدان: گھر میں داخلے کے وقت جوتے چپلیں صاف کرنے کے لیے دروازے کے ساتھ ہی ایک پائیدان (ویلکم میٹ) رکھا جاتا ہے۔یہ بے چارہ آپ کے جوتے تو صاف کر دیتا ہے لیکن ان کی دھول، مٹی اور کیچڑ اپنے اندر جذب کر کے خود کو آلودہ سے آلودہ تر کرتا چلا جاتا ہے۔اسے بھی ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ بھرپور صفائی کی ضرورت ہے۔لیکن صفائی سے پہلے اسے گھر سے باہر لے جا کر اچھی طرح جھاڑ لیں اور اس کے بعد قالین صاف کرنے والے برش یا ویکیوم کلینر سے اس کی صفائی کریں۔جب یہ مرحلہ مکمل ہوجائے تو پائیدان والی جگہ صاف کرنے کے بعد میٹ رکھیں اور اس پر تھوڑی سی مقدار میں کھانے کا سوڈا پھیلا دیں۔

موبائل فون: جی ہاں! آپ کا موبائل فون بھی کچھ کم غلیظ نہیں کیونکہ اسے گندے، صاف، چکنے اور آلودہ ہاتھوں سے بار بار چھوا جاتا ہے۔اور تو اور یہ باورچی خانے، غسل خانے اور بعض اوقات طہارت خانے تک میں لوگوں کے ساتھ ہی رہتا ہے۔یعنی اس میں وہ تمام جراثیم موجود ہوسکتے ہیں جو ان جگہوں پر پائے جاتے ہیں۔اس کی باریک باریک درزیں صاف کرنے کے لیے ٹوتھ پک کی نوک استعمال کی جاسکتی ہے۔باقی کا تمام موبائل صاف کرنے کے لیے اینٹی بیکٹیریل ٹشو پیپر یا پھر معمولی سے کھانے کے سوڈے والا کوئی صاف کپڑا استعمال کریں اور یہ عمل ہفتے میں ایک بار کرنا بھی کافی رہےگا۔

بچوں کے کھلونے: بچوں کو جہاں کھلونوں کا شوق ہوتا ہے وہیں انہیں یہ کھلونے یہاں وہاں بکھیرنے میں بھی بڑی دلچسپی ہوتی ہے۔قالین پر، بستر پر، میز پر، زمین پر، باتھ روم اور ٹوائلٹ تک میں وہ اپنے کھلونے پھینکنے سے باز نہیں آتے۔اور یہی چیز کھلونوں کو گھر کے آلودہ ترین سامان میں شامل کرتی ہے۔گھر میں پائے جانے والے کم وبیش تمام اقسام کے جراثیم ان کھلونوں پر اپنی کالونیاں بناسکتے ہیں جس کی وجہ سے بچے بھی بیماریوں میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔اونی قسم کے کھلونے (جنہیں stuffed toys بھی کہا جاتا ہے)، وقفے وقفے سے واشنگ مشین میں (واشنگ پاؤڈر ڈال کر) دھوئے جاسکتے ہیں البتہ کھنگالتے دوران تھوڑا سا کھانے کا سوڈا اور سفید سرکہ بھی پانی میں شکل کرلیں۔وہ سخت کھلونے جو واشنگ مشین میں دھوئے نہ جاسکتے ہوں انہیں جراثیم اور میل کچیل سے پاک کرنے کے لیے ایک بالٹی پانی میں تھوڑے سے سفید سرکہ والے محلول میں کچھ دیر کے لیے چھوڑ دیں اور اس کے بعد ایک صاف ستھرے کپڑے سے انہیں اچھی طرح خشک کرلیں۔اگر ان کھلونوں کا دھونا منع ہو تو پھر آدھا کپ پانی میں اتنی ہی مقدار کا سفید سرکہ ملا لیں اور کوئی صاف کپڑا اس محلول میں بھگونے اور نچوڑنے کے بعد اسی کپڑے سے کھلونوں کی صفائی کریں۔☆☆☆

تھوڑی سی بے توجہی آپکے بچے کو معذور بنا سکتی ہے

محمد علی فیضی

بچے اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک بہترین نعمت ہیں۔شادی کے بعد ہر جوڑے کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جلد سے جلد اسکی گود ہری ہو اور اگر کچھ تاخیر ہوتی ہے تو سو جتن کرتا ہے، روتا گڑگڑتا ہے، منتیں مانتا ہے اور نہ جانے کیا کیا کرتا ہے۔لیکن جب اللہ تعالی اسے اس نعمت سے سرفراز فرما دیتا ہے تو اسکی پیاری پیاری صورت اور کامنی سی مورت سب کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہونچاتی ہے۔والدین اپنے نورنظر کو دیکھ کر پھولے نہیں سماتے اور ہو بھی کیوں نہ کہ اللہ تعالی قرآن میں فرماتا ہے کہ'' مال و اولاد دنیاوی زندگی کے لیے زینت ہیں''، اسکی وجہ سے گھر میں خیر وبرکت آتی ہے، اسکی وجہ سے خاندان کا تسلسل برقرار رہتا ہے، مستقبل میں ان سے طرح طرح کی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔ظاہر ہے ایسا بیش بہا تحفہ پا کر کوئی بدنصیب ہی ہوگا جو خوش نہیں ہوگا، مگر مسرتوں کے ساتھ بچہ بہت ساری ذمہ داریاں بھی لاتا ہے، جیسے خوش دلی سے اس کو پالنا پوسنا، شفقتوں اور محبتوں کا برتاؤ کرنا، ہمدردی اور دلسوزی سے اسے سکھانا پڑھانا، تدریج سے پسندیدہ عادات ڈلوانا، مختلف مواقع کے آداب بتانا، مذہبی طور طریقے سکھانا، انکی صحت وعافیت اور ترقی وکامرانی کی فکر کرنا وغیرہ۔یہ سب وہ ذمہ داریاں ہیں جو بچے کے ضمن میں والدین پر عائد ہوتی ہیں۔شاید ہی کوئی ماں باپ ہوں جسے ان ذمہ داریوں کا احساس نہ ہو اور وہ ان سے عہدہ برآ ہونے کی خواہش نہ رکھتا ہو لیکن ان تمام ذمہ داریوں میں صحت کا تحفظ نہایت ضروری ہے۔''مقولہ ہے کہ صحت ہزار نعمت ہے'' جب صحت صحیح ہوتی ہے تو ہر کام درست ہوسکتا ہے ویسے تو ہر فرد اپنی صحت کا ذمہ دار ہے، لیکن بچوں کے صحت کی ذمہ داری والدین کے ہاتھوں میں ہے، کیونکہ خدا کے بعد اصل مربی والدین ہی ہوا کرتے ہیں، اس لئے ہر والدین کے اوپر لازم ہے کہ بچے کی صحت برقرار رکھنے والے اصول وتدابیر سے آگاہی حاصل کرے۔طبی دنیا کا مقولہ ہے کہ احتیاط علاج سے بہتر ہے اگر ہم

تھوڑی سی احتیاط سے کام لیں تو علاج کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

بہت سارے موڑ پر بچوں کے ساتھ ہماری بے احتیاطی کی وجہ سے بچوں کے اندر بری خصلتیں پیدا ہوجاتی ہیں جسکا خمیازہ ہمیں خود بھگتنا پڑتا ہے کئی بار ڈاکٹروں کو دکھانے کے بعد بھی وہ عادت دور نہیں ہوتی جیسے کہ کچھ مائیں اپنی سستی کی وجہ سے بچوں کو پیشاب یا قضاءِ حاجت کی عادت بچپن ہی سے نہیں لگاتی جس کی وجہ سے بچوں کو بستر پر ہی پیشاب اور پاخانہ ،کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے اور اس نجاست کی وجہ سے بچہ جلدی بیماری میں مبتلا ہوجاتا ہے اور پھیلتی جراثیم اور بدبو کی وجہ سے دماغ کی رگیں کمزور پڑ جاتی ہیں ایسے میں والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کو بچپن ہی سے استنجا کرنے کی عادت ڈالیں، چھوٹے بچوں کو پیشاب یا قضاءِ حاجت کرانے کے لیے، کموڈ یا ایسا، کوئی دیگر برتن استعمال کریں۔کوشش کریں کہ بچہ بستر پہ پیشاب نہ کرے اور اگر کردے تو بستر کو پاک صاف کرلیں۔دورِ حاضر کا ایک اور المیہ ہے کہ مائیں اپنی سہولت کے لیے بچے کو ہگس، نیپی یا پیمپرس لگا دیتی ہیں جس سے بچے کو کموڈ یا فلش پر بیٹھ کر پیشاب کرنے کی بجائے کپڑے پہنے پہنے قضاء حاجت کی عادت پڑ جاتی ہے جو چھ سات سال تک بھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔یہ بچے کے لیئے بہت ہی نقصان دہ ہے، بچے کی جلد سرخ ہوجاتی ہے، اس پر خارش ہوجاتی ہے اور بعض صورتوں میں ایسی خراب ہوجاتی ہے کہ عمر بھر ٹھیک نہیں ہوتی پیمپر اور نیپی لگانے سے بچوں کے دونوں ٹانگوں کا درمیانی فاصلہ زیادہ ہوجاتا ہے جس سے چال پر اثر پڑتا ہے اور وہ بھدی ہوجاتی ہے۔پیمپر لگانے سے جنسی اعضاء کی نشوونما بھی متاثر ہوجاتی ہے خصوصا لڑکوں کا عضو چھوٹا ہوجاتا ہے اور بانجھ پن کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے۔

اس دور میں یہ بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ بچہ روئے نہ، جلد سو جائے، سونے میں پریشان نہ کرے اس کے لئے مائیں بچے کو بوتل سے دودھ پینے اور انگوٹھا چوسنے کی عادت لگا دیتی ہیں کچھ دیر کے لیے تو بہت خوشی ہوتی اور بچہ روتا بھی نہیں اور آسانی سے سوجاتا ہے لیکن بعد میں اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انگوٹھا چوسنے کی وجہ سے بچے کا تالو فراخ ہوجاتا ہے ان کے دانتوں کی شیپ اکثر خراب ہوجاتی ہے جس سے بچوں کی خوبصورتی کم ہوجاتی ہے، اسی طرح کچھ مائیں اپنی باڈی کو سلیم رکھنے کے لیے اپنا دودھ نہیں پلاتیں اور فیڈر کا استعمال کرتی ہیں جو بہت ہی خراب عادت ہے، خدارا! ایسا ہرگز نہ کریں کیوں کہ ماں کے دودھ کا اثر بڑھاپے تک رہتا ہے۔ماں کے دودھ میں وہ طاقت ہے جو دنیا کی کسی چیز میں نہیں، فیڈر سے دودھ پینے والے بچوں کی بنسبت ماں کا دودھ پینے والے بچے کئی گنا زیادہ طاقتور، صحت مند، ذہین اور پھرتیلے ہوتے ہیں اس لیئے اللہ نے قرآن میں بھی دو سال تک بچوں کو دودھ پلانے کا حکم دیا ہے۔اسی طرح

بچوں کے دانت نکلنے کے ایام میں والدین کو بہت زیادہ احتیاط برتنا چاہئے کیوں کہ ان دنوں بچوں کے اندر مختلف قسم کی شکایات پیدا ہوجاتی ہیں مثلاً چڑچڑاہٹ، بے چینی، بھوک کم لگنا دست وغیرہ کا ہونا، یہ تمام تکلیفیں عارضی ہوتی ہیں اور ایسا صرف چند بچوں میں ہوتا ہے، اس لیے والدین کو گھبرانا نہیں چاہئے۔دانت جب مسوڑھوں سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں تو مسوڑھوں میں ہلکی سی سوزش اور جلن ہوتی ہے اگر بچوں کو دانت نکلتے وقت تیز بخار، کھانسی، اور اسہال ہو جائیں تو اپنے فیملی ڈاکٹر سے مشورہ لیں۔دانت نکلتے وقت بچوں کو سخت چیز چبانے سے سکون ملتا ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ ہاتھ آنے والی ہر چیز کو منہ میں لے لیتے ہیں اور یہی فعل ان کی بہت سی بیماریوں کی وجہ بن جاتا ہے اسی طرح بچوں کے دودھ کے دانتوں کا بھی خیال رکھنا والدین پر لازمی ہے کیوں کہ بچے خود صحیح طور پر ان کی حفاظت اور افادیت کو نہیں سمجھ سکتے، ان دنوں بچوں کو دودھ کے ذائقہ والی میٹھی چیزیں مثلاً چاکلیٹ، کولڈرنکس وغیرہ، بہت اچھی لگتی ہیں۔اگرچہ اسکی عادت چھڑانا بہت مشکل کام ہے لیکن ناممکن نہیں اس لیئے دھیان رکھیں کہ ان مرحلوں میں بچوں کے دانت خراب نہ ہونے پائے کیوں کہ خراب ہوجانے کے بعد نکلنے والے دانت بھی خراب ہی نکلتے ہیں اور بسا اوقات جڑوا دانت بھی نکل آتے ہیں جس سے بچوں کی خوبصورتی خراب ہوجاتی ہے۔لہذا بچوں کی پرورش میں ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا ہر والدین کا فرض بنتا ہے۔☆☆☆

(البرکات اسلامک انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ)

گیانیش کمار کے استعفے تک تحریک جاری رہے گی، انڈیا بلاک کا اعلان

دعویٰ کیا کہ 13 کروڑ ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹانے پر ملک خاموش نہیں رہے گا، گیانیش کمار کو فوری طور پر برطرف کر کے جیل بھیجنے کا مطالبہ

نئی دہلی:(ایجنسی) انڈیا بلاک نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے پر اپنی تحریک جاری رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے ان کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کے رہنما اس معاملے پر صدر جمہوریہ سے ملاقات کے لیے راشٹرپتی بھون تک مارچ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹا کر ان کے حق رائے دہی کو متاثر کیا گیا ہے۔ بی جے پی کے اس الزام پر کہ انڈیا بلاک جمہوریت کے لیے خطرہ ہے، تیواری نے کہا کہ موجودہ حکومت میں جمہوریت کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے، جس کے خلاف اپوزیشن تحریک چلا رہی ہے۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر کے خلاف احتجاج جاری رکھنے کا اعلان بھی کیا۔ پورنیہ کے رکن پارلیمنٹ پپو یادو نے الزام لگایا کہ راہل گاندھی ووٹوں کی چوری، سوالیہ پرچوں کے افشا اور طلبہ سے متعلق مسائل مسلسل اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کے قتل کی سازش رچے جانے کا دعویٰ بھی کیا۔ پپو یادو نے گیانیش کمار کو فوری طور پر برطرف کر کے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔

کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے کہا کہ یہ تحریک اب عوامی تحریک بن چکی ہے اور لوگ سوال پوچھنے لگے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 13 کروڑ ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹانے پر ملک خاموش نہیں رہے گا۔ ان کے مطابق یہ احتجاج بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنے کا سبب بنے گا۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ منوج کمار نے کہا کہ جب تک ووٹوں کی مبینہ چوری کے معاملے میں متاثرین کو انصاف نہیں مل جاتا، اپوزیشن کی لڑائی جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تحریک تین دن نہیں بلکہ 30 دن یا 3 ہزار دن بھی چل سکتی ہے۔ انہوں نے گیانیش کمار سے مطالبہ کیا کہ ووٹر لسٹ سے ہٹائے گئے 13.5 کروڑ افراد کے نام دوبارہ شامل کیے جائیں۔

راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے رکن پارلیمنٹ سدھاکر سنگھ نے کہا کہ گیانیش کمار کے خلاف تحریک ملک کی لڑائی ہے اور ان کی پارٹی اس جدوجہد میں عوام کو شامل ہونے کی دعوت دیتی ہے۔ کانگریس کے ترجمان سریندر راجپوت نے کہا کہ گیانیش کمار کی برطرفی تک احتجاج جاری رہے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چیف الیکشن کمشنر نے ووٹروں کو حق رائے دہی سے محروم کیا ہے اور 16 لاکھ شہریوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹانے کے لیے سپریم کورٹ میں مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس رہنما حسین دلوائی نے بھی گیانیش کمار کے خلاف ملک بھر میں احتجاج کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ ان کی مبینہ غلطیوں کی وجہ سے 13 کروڑ افراد انتخابی عمل سے باہر ہو گئے ہیں۔

ادھر سی پی آئی (ایم) کے رکن پارلیمنٹ جان برٹاس نے کہا کہ گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے پر تحریک میں کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آنے والے دنوں میں طلبہ، نوجوان اور سماج کے دیگر طبقات بھی دہلی میں انڈیا بلاک کے احتجاج میں شامل ہوں گے۔ ان کے مطابق پولیس مساجد میں جا کر مسلمانوں سے احتجاج میں شامل نہ ہونے کی اپیل بھی کر رہی ہے۔ اپوزیشن رہنماؤں نے واضح کیا کہ گیانیش کمار کے استعفے یا برطرفی کے مطالبے پر ان کی تحریک جاری رہے گی۔

دہلی میں احتجاجی مظاہرے پر پابندی کے خلاف سپریم کورٹ پہنچی سی پی آئی (ایم)، مودی حکومت پر جبر و تشدد کا الزام

نئی دہلی، (یو این آئی) مارکسی کمیونسٹ پارٹی (سی پی آئی-ایم) نے اپوزیشن کے 10 اکتوبر کو مجوزہ احتجاجی مظاہرے سے قبل قومی دارالحکومت میں عائد کی گئی پابندیوں کو چیلنج کرتے ہوئے جمعہ کے روز سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ پارٹی نے الزام لگایا ہے کہ نریندر مودی حکومت پرامن احتجاج اور جمہوری حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ سی پی آئی (ایم) کے جنرل سکریٹری ایم اے بے بی نے دہلی آنے والی ٹرین سروسز کو منسوخ کرنے، میٹرو اسٹیشنوں کو بند کرنے اور انٹرنیٹ خدمات کو معطل کرنے جیسے اقدامات کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی دائر کی ہے۔ اس معاملے میں سینئر ایڈووکیٹ کپل سبل، ایم اے بے بی کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ سی پی آئی (ایم) نے ایکس پر جاری بیان میں قانونی چیلنج کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر بے بی نے ان پابندیوں کے خلاف عدالتی مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی کا موقف ہے کہ یہ سخت اقدامات اپوزیشن کے مظاہرے منعقد کرنے اور احتجاج درج کرانے کے جمہوری حق میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ یہ مظاہرہ الیکشن کمیشن (ای سی آئی) کے خلاف چلائی جا رہی وسیع مہم کا حصہ ہے۔ ایکس پر ایک اور پوسٹ میں مسٹر بے بی نے حکومت پر شدید حملہ بولا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ تاریخی احتجاجی مقام جنتر منتر پر اپوزیشن اراکینِ پارلیمنٹ کو آواز اٹھانے سے روکنا حکومت کی آمرانہ ذہنیت اور جمہوری آزادی کی تحقیر کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، عوامی تحریکوں کے تاریخی مرکز جنتر منتر پر اپوزیشن اراکینِ پارلیمنٹ کو اپنی بات رکھنے کے حق سے محروم کرنا مودی حکومت کی آمریت اور جمہوری حقوق کے عدم احترام کو بے نقاب کرتا ہے۔ قومی دارالحکومت میں خوف کا ماحول بنا کر عوام کی آواز کو دبانے کی سازش کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو نشانہ بناتے ہوئے مسٹر بے بی نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ پرامن مظاہروں کو روکنے اور الیکشن کمیشن کے سربراہ کو اپوزیشن کے شدید حملوں سے بچانے کے لیے پولیس اور مرکزی فورسز کا بے جا استعمال کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، حکومت چاہے پرامن مظاہروں کو دبانے اور گیانیش کمار کا دفاع کرنے کے لیے پولیس اور مرکزی فورسز کو لگا دے، لیکن وہ انہیں ہمیشہ کے لیے نہیں بچا سکتی۔

ہنرمندی کی تربیت دینے والے اداروں کی اہمیت ٹیکنالوجی اور مینجمنٹ کے اداروں سے کم نہیں: پی ایم مودی

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیرِ اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ہنر اور مہارت کی تربیت دینے والے اداروں کی اہمیت انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ (آئی آئی ایم) سے کم نہیں ہے۔ مسٹر مودی نے جمعہ کے روز یہاں وزیرِ اعظم کی رہائش گاہ پر شنگھائی میں منعقدہ ورلڈ اسکلز مقابلے میں ہندوستان کی نمائندگی کرنے والے شرکاء سے بات چیت کی۔ انہوں نے نوجوانوں سے مسلسل نئے ہنر سیکھنے، بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی کے مطابق اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنانے اور اپنے تجربات سے ملک کے اسکل ٹریننگ کے نظام کو مضبوط کرنے کی اپیل کی۔ بات چیت میں شرکاء نے مقابلے کے دوران اپنے تجربات وزیرِ اعظم کے ساتھ شیئر کیے۔ انہوں نے بتایا کہ بین الاقوامی مقابلے میں انہیں نئے آلات، سافٹ ویئر، تکنیکی نظام اور کام کرنے کے نئے طریقوں کو اپنانے کا موقع ملا۔ شرکاء نے نوجوانوں کی ہنرمندی کے فروغ کے لیے حکومت کی جانب سے کی جانے والی کوششوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

وزیرِ اعظم نے شرکاء کو عالمی سطح پر ہندوستان کی نمائندگی کرنے پر مبارکباد دی اور انہیں اسکل ڈیولپمنٹ کا سفیر بننے کی ترغیب دی۔ انہوں نے کہا کہ عملی مہارتیں بھی تعلیمی ڈگریوں کی طرح ہی اہم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی میں تیزی سے ہو رہی تبدیلیوں کے درمیان نوجوانوں کو نئے ہنر سیکھنے، اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور نئی ٹیکنالوجیز کے مطابق خود کو ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

مسٹر مودی نے نوجوانوں سے بین الاقوامی مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق ہنر تیار کرنے اور اپنے تجربات و تجاویز کے ذریعے ملک کے اسکل ٹریننگ کے نظام کو بہتر بنانے میں اپنا تعاون دینے کے لیے کہا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو ہنرمند انسانی وسائل کا عالمی مرکز بنانے کے لیے نوجوانوں، حکومت اور تربیتی اداروں کو مل کر کوششیں کرنی ہوں گی۔ شنگھائی میں 22 سے 27 ستمبر تک منعقدہ 48 ویں ورلڈ اسکلز مقابلے میں ہندوستان دسویں نمبر پر رہا۔ ہندوستانی دستے نے چھ چاندی کے تمغے اور شاندار کارکردگی کے لیے 20 میڈلز حاصل کیے۔ ہندوستان کی جانب سے اس بار اب تک کا سب سے بڑا 70 شرکاء پر مشتمل دستہ بھیجا گیا تھا، جس نے 63 اسکل کیٹیگریز میں حصہ لیا۔ بات چیت کے دوران اسکل ڈیولپمنٹ اور انٹرپرینیورشپ کی وزارت کے وزیرِ مملکت جینت چودھری اور مرکزی حکومت کے سینئر حکام بھی موجود تھے۔

گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے یوتھ کانگریس کا احتجاجی مارچ

نئی دہلی، (یو این آئی) یوتھ کانگریس نے تنظیم کے صدر ادے بھانو چِب کی قیادت میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے جمعہ کے روز یہاں احتجاجی مارچ نکالا۔ اس موقع پر مسٹر چب نے کہا کہ جمہوریت کی ساکھ اور اعتبار انتخابی اداروں کی غیر جانبداری، شفافیت اور آزادی پر منحصر ہے۔ جب الیکشن کمیشن کے طرزِ عمل پر سنگین سوالات اٹھ رہے ہوں تو اس کی قیادت کی جواب دہی طے ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن کسی سیاسی جماعت یا حکومت کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ ایک آئینی ادارہ ہے، جسے عوام کے مینڈیٹ کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

مغربی بنگال میں ایس آئی آر کے تحت ووٹر لسٹ سے نام ہٹانے کا معاملہ، سپریم کورٹ میں 16 اکتوبر کو سماعت

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے مغربی بنگال میں خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے بعد ووٹر لسٹ سے نام ہٹائے جانے کے خلاف دائر درخواستوں پر سماعت کے لیے 16 اکتوبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔ عدالت میں ان درخواستوں کے جلد از جلد فیصلے کا مطالبہ کیا گیا ہے تاکہ متاثرہ ووٹر نومبر میں ہونے والے بلدیاتی انتخابات میں اپنے حق رائے دہی کا استعمال کر سکیں۔ مغربی بنگال حکومت کی جانب سے عدالت کو بتایا گیا کہ ایس آئی آر سے متعلق اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے تقریباً 70.1 لاکھ اپیلیں زیر التوا ہیں، جب کہ ریاست میں نومبر کے دوران بلدیاتی انتخابات ہونے والے ہیں۔ حکومت کے مطابق گزشتہ 6 ماہ کے دوران صرف 20.1 لاکھ معاملات کا ہی تصفیہ کیا جا سکا ہے۔ عدالت میں یہ معاملہ بھی سامنے آیا کہ ووٹر لسٹ میں نام شامل کرانے کے لیے دائر ایک لاکھ سے زیادہ اپیلوں پر فیصلہ سنایا جا چکا ہے۔ ان میں سے تقریباً 93 فیصد درخواست گزاروں کو ووٹ دینے کا اہل پایا گیا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر عدالت میں اس بات پر غور کیا جا رہا ہے کہ جن علاقوں میں بلدیاتی انتخابات ہونے والے ہیں، وہاں ووٹر لسٹ میں نام شامل کرانے کی اپیلوں کو ترجیح دی جائے۔ عدالت اس پہلو پر بھی غور کرے گی کہ جن ووٹروں کی اپیلوں پر ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے، کیا انہیں نومبر میں ہونے والے بلدیاتی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ مغربی بنگال میں ایس آئی آر کے بعد ووٹر لسٹ سے نام ہٹائے جانے کے معاملے میں 5 افراد نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ درخواست گزاروں نے عدالت سے اپیل کی ہے کہ اپیلیٹ ٹریبونل کو ان کی درخواستوں پر جلد فیصلہ سنانے کی ہدایت دی جائے، تاکہ وہ نومبر میں ہونے والے کولکاتا اور ہاوڑہ کے بلدیاتی انتخابات میں ووٹ ڈال سکیں۔

اب 'دی رپورٹرس کلیکٹیو' کی رپورٹ پر نیا ہنگامہ شروع

'جاتے جاتے گیانیش کمار بی جے پی کی جھولی میں اتر پردیش کی عوام کا مینڈیٹ چرا کر ڈال دینا چاہتے ہیں'

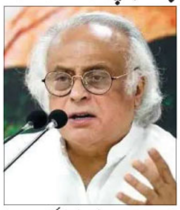

نئی دہلی۔(ایجنسی) اتر پردیش میں ایس آئی آر کا عمل شبہات کے دائرے میں آ گیا ہے۔ اپوزیشن پارٹیاں پہلے ہی چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہوئی ہیں، اور اب 'دی رپورٹرس کلیکٹیو' کی ایک رپورٹ نے نیا ہنگامہ شروع کر دیا ہے۔ کانگریس نے اس رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے گیانیش کمار پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ جاتے جاتے اتر پردیش کی عوام کا مینڈیٹ چرا کر بی جے پی کی جھولی میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اس بارے میں ایک تفصیلی پوسٹ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری کی ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "ووٹ چور اب اتر پردیش میں ایس آئی آر کے ذریعہ ووٹ ڈکیتی کر رہا ہے۔ مودی-شاہ کی سازشی جوڑی اتر پردیش میں اپنی یقینی شکست کے خوف سے ووٹ چوری کا اپنا آخری اسلحہ آزما رہی ہے۔" انہوں نے آگے لکھا ہے کہ "دی رپورٹرس کلیکٹیو کی رپورٹ بتاتی ہے کہ اتر پردیش میں ووٹر لسٹ سے بڑے پیمانے پر نام حذف کیے گئے، مشتبہ طریقے سے نئے ووٹر جوڑے گئے اور پورے عمل میں اصولوں کی سنگین خلاف ورزی ہوئی۔" جے رام رمیش نے اتر پردیش میں ایس آئی آر کے ذریعہ کیے جا رہے کھیل کے 3 طریقے بتائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ "سب سے پہلے بڑی تعداد میں نام حذف کیے گئے۔ اتر پردیش میں ایس آئی آر کے دوران 2.96 کروڑ ووٹر ہٹائے گئے۔ جن ریاستوں میں اب تک ایس آئی آر ہو چکا ہے، ان میں یہ سب سے بڑی تعداد ہے۔" دوسرے طریقہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "دوسرا عمل ہے پراسرار ووٹر کو جوڑنا۔ تقریباً 16 لاکھ ووٹرس فارم-6 کے ذریعہ جوڑے گئے، لیکن قانون کے مطابق جن ووٹرس کو جوڑا جا رہا ہے، ان کی جانکاری ظاہر ہونی چاہیے تھی۔ ان 16 لاکھ ووٹرس کی تفصیلات ظاہر نہیں کی گئیں اور اب بھی اتر پردیش سی ای او (چیف الیکٹورل افسر) نے ان کی جانکاری دینے سے انکار کیا ہے۔" وہ آگے بتاتے ہیں کہ "اس معاملے میں اتر پردیش سی ای او اور ای سی آئی ایک دوسرے کے کندھوں پر بات ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دونوں ادارے یہ واضح کر دیں کہ یہ خصوصی گزارش کہاں سے آئی تھی اور کس کے کہنے پر یہ سب ہوا؟"

کانگریس جنرل سکریٹری ایس آئی آر میں بے ضابطگی کا تیسرا طریقہ 'پراسرار ڈیلیشن'، یعنی ووٹروں کے نام پراسرار انداز میں حذف کیے جانے کو بتایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ایس آئی آر سماعت کے بعد ای آر او نیٹ سافٹ ویئر سے 85854 پہلے سے بھرے ہوئے فارم-7 جنریٹ کیے گئے، تاکہ ووٹرس کے نام ہٹائے جا سکیں۔ یہ فارم-7 ای آر اوز (الیکٹورل رجسٹریشن افسر) کے نام اور ان کے دستخط کے ساتھ جنریٹ ہوئے، جس کے بعد ان کے پاس ان ناموں کو ہٹانے کے علاوہ تقریباً کوئی متبادل نہیں بچا۔" وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "ان ڈیلیشن کی کوئی واضح وجہ بھی نہیں دی گئی۔ یہ عمل اصولوں کے بھی خلاف تھا، کیونکہ ای آر او ایک ہی وقت پر اعتراض درج کرنے والا اور اسی اعتراض پر فیصلہ کرنے والا کیسے ہو سکتا ہے؟ اصولوں کے مطابق اعتراضات اور درخواستوں کا وقت ختم ہونے کے بعد فارم-7 میں اعتراض درج نہیں کیا جا سکتا۔" مذکورہ بالا حقائق کو پیش کرنے کے بعد جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ گھپلا تینوں سطح پر ہوا، یعنی 2.96 کروڑ ناموں کو بڑے پیمانے پر ہٹایا گیا، 16 لاکھ ووٹرس مشتبہ طریقے سے جوڑے گئے اور 85854 نام ووٹر لسٹ سے پُراسرار انداز میں ہٹائے گئے۔

'ووٹ چور گیانیش نے یوپی میں سافٹ ویئر سے کیا کھیل'

سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ کانگریس کا نیا حملہ

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف انڈیا بلاک، خصوصاً کانگریس نے زوردار مہم چلا رکھی ہے۔ سڑک سے لے کر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز تک پارٹی جارحانہ رخ اختیار کیے ہوئے دکھائی دے رہی ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی تو گیانیش کمار کو قرار واقعی سزا دلانے کا عزم بھی ظاہر کر چکے ہیں۔ اس درمیان کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر گیانیش کمار کے نیا حملہ کیا ہے، جس میں اتر پردیش کے اندر ووٹ چوری کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اپنے تازہ حملہ میں کانگریس نے کہا ہے کہ "ووٹ چور گیانیش نے یوپی میں سافٹ ویئر سے کھیل کیا۔ ووٹر لسٹ سے کسی کا نام کاٹنے کے لیے فارم-7 بھرنا ہوگا ہے۔ اس فارم میں وجہ لکھنی ضروری ہوتی ہے، مثلاً شخص کی موت ہو گئی، منتقل ہو گیا، نام 2 بار ہے، وغیرہ۔ یعنی بغیر وجہ بتائے نام نہیں کاٹا جا سکتا۔ لیکن یوپی میں ایس آئی آر کے دوران الیکشن کمیشن کے سافٹ ویئر نے تقریباً 85854 فارم-7 آٹومیٹک جنریٹ کر دیے۔" ساتھ ہی کانگریس نے 'ایکس' ہینڈل پر یہ بھی الزام عائد کیا ہے کہ "ان فارم پر کوئی وجہ درج نہیں تھی اور افسران کے ڈیجیٹل دستخط بھی تھے۔ اس کے علاوہ بڑی تعداد میں ایسے فارم-7 بھی بھرے گئے، جن پر شکایت کرنے والے کا نام ایک ہی ہے۔ مثلاً گونڈا کی ترب گنج اسمبلی سیٹ پر 'ریشما' نام سے ایک ہی دن، ایک ہی بوتھ کے 188 لوگوں کے خلاف فارم-7 بھر دیے گئے۔" یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ جن ناموں کو حذف کرنے کے لیے فارم-7 بھرے گئے ہیں۔

'واپس آئیے، مل کر ہندوستان بناتے ہیں'، گرین کارڈ سے متعلق امریکی فیصلہ پر شریدھر ویمبو کی ہندوستانیوں سے اپیل

نئی دہلی۔ گوگل، مائیکروسافٹ اور میٹا سے لے کر ایپل تک امریکہ کو عالمی سطح پر ٹیکنالوجی کا سپر پاور بنانے میں ہندوستانی انجینئرز اور آئی ٹی پروفیشنلز کا بڑا تعاون رہا ہے۔ بڑی بڑی ٹیک کمپنیوں میں ہندنژاد سی ای او ہیں، جبکہ ہندوستانی انجینئرز سافٹ ویئر سے لے کر مصنوعی ذہانت تک کی دنیا میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ لیکن اب اسی امریکہ میں ہندوستانی آئی ٹی پروفیشنلز کے مستقبل کو لے کر ایک نئی بحث شروع ہو گئی ہے۔ امریکی حکومت نے کئی بڑی ٹیک اور آئی ٹی کمپنیوں کو گرین کارڈ حاصل کرنے کے عمل کے ایک اہم حصے، 'پرم' (PERM) پروگرام سے معطل کر دیا ہے۔ یہ خبر عام ہونے کے بعد 'زوہو' کے بانی شریدھر ویمبو نے امریکہ میں کام کرنے والے ہندوستانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستان واپس آ کر ملک کی ٹیکنالوجی انڈسٹری کو مضبوط بنانے میں اپنا تعاون دیں۔ ویمبو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا ہے کہ ہندوستانیوں نے امریکہ کی تکنیکی طاقت بڑھانے میں بڑا تعاون دیا ہے، لیکن اب امریکہ کا ایک بڑا طبقہ انہیں اپنے درمیان نہیں چاہتا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی ویزا پر رہنے والے ہندوستانیوں کو اپنی محنت سے بنائی گئی زندگی اور کیریئر چھوڑنے جیسی مشکل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایسے میں انہوں نے ہندوستانی پروفیشنلز سے کہا ہے کہ "واپس آئیے، مل کر ہندوستان بناتے ہیں۔" یہ اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکہ میں امیگریشن کے ضابطوں کو لے کر سختی بڑھ رہی ہے۔ لیکن اس معاملے کا ایک بڑا سوال یہ بھی ہے کہ کیا امریکہ میں ہندوستانیوں کے لیے مواقع واقعی کم ہو رہے ہیں، یا یہ ایک ایسے فیصلے کا اثر ہے جو کچھ کمپنیوں اور گرین کارڈ کے ایک مخصوص طریقۂ کار تک محدود ہے؟

شری دھر ویمبو نے اپنی پوسٹ میں موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ چین، تائیوان اور جنوبی کوریا جیسے ممالک کے لوگ بہتر مواقع کی تلاش میں بیرون ملک گئے، لیکن ان ممالک نے اپنے یہاں بھی ترقی کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان کے مطابق بیرون ملک ہندوستانیوں کا کام کرنا اور ہندوستان کی ترقی کرنا ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں۔ اصل ضرورت ایسی کمپنیاں اور مواقع پیدا کرنے کی ہے جن کے لیے ہندوستانی باصلاحیت افراد اپنے ملک میں بھی کام کرنا چاہیں۔ یہاں ویمبو کی بات کا ایک عملی پہلو بھی ہے۔ بیرون ملک کام کرنے والے پروفیشنلز کے پاس تکنیکی تجربہ، عالمی منڈیوں کی سمجھ اور بڑی کمپنیوں میں کام کرنے کا تجربہ ہوتا ہے۔ اگر ان میں سے کچھ لوگ ہندوستان واپس آ کر اسٹارٹ اپ شروع کرتے ہیں، تحقیق کرتے ہیں یا ہندوستانی کمپنیوں کو عالمی سطح پر لے جاتے ہیں تو اس کا فائدہ ملک کو مل سکتا ہے۔ لیکن صرف اپیل کر دینے سے لوگ واپس نہیں آئیں گے۔ اس کے لیے ہندوستان میں اچھی ملازمتیں، بہتر تنخواہیں، تحقیق کے مواقع، مضبوط اسٹارٹ اپ نظام اور کاروبار کو وسعت دینے کے لیے ضروری سہولتیں بھی درکار ہیں۔ بیرون ملک کام کرنے والے کسی بھی شخص کے لیے خاندان، بچوں کی تعلیم، گھر، تنخواہ اور مستقل رہائش جیسے سوالات بھی اتنے ہی اہم ہیں۔ اس لیے ویمبو کا پیغام بحث تو شروع کر سکتا ہے، لیکن ہندوستان کو باصلاحیت افراد کے لیے ایک پرکشش مقام بنانے کے لیے ٹھوس مواقع پیدا کرنے ہوں گے۔

الیکشن کمیشن منمانی کر کے ووٹر لسٹ سے نام کاٹے گا تو اپوزیشن کو سڑکوں پر اترنا ہی پڑے گا: ادت راج

نئی دہلی: کانگریس رہنما ادت راج نے الیکشن کمیشن پر منمانی کرنے اور ووٹر لسٹ سے بڑی تعداد میں نام حذف کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کمیشن غلط فیصلے کرے گا اور کروڑوں لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹائے جائیں گے تو اپوزیشن کو سڑکوں پر اترنا ہی پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت اور ووٹ کے حق کو بچانے کے لیے اپوزیشن کے ساتھ ہر شہری کو آواز اٹھانی چاہیے۔ ادت راج کا یہ بیان ملک کے 42 سابق ججوں کی جانب سے کھلا خط لکھ کر الیکشن کمیشن کو کمزور کرنے کی کوششوں کے خلاف خبردار کیے جانے کے پس منظر میں سامنے آیا ہے۔ آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے کانگریس رہنما نے مرکزی حکومت اور الیکشن کمیشن پر سنگین الزامات عائد کیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر الیکشن کمیشن منمانے فیصلے کرتا ہے، کروڑوں لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹاتا ہے اور فارم-6 میں اپنی مرضی سے تبدیلیاں کرتا ہے تو اپوزیشن اس کے خلاف آواز اٹھائے گی۔ ان کے مطابق اپوزیشن کا کام ہی حکومت اور اداروں کے غلط فیصلوں کی مخالفت کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف سیاسی جماعتوں ہی نہیں، بلکہ سول سوسائٹی، غیر سرکاری تنظیموں، طلبہ، نوجوانوں اور صحافیوں کو بھی اس معاملے پر اپنی بات رکھنی چاہیے، کیونکہ یہ جمہوریت کو نقصان پہنچانے کا معاملہ ہے۔ ادت راج نے کہا کہ راہل گاندھی کی قیادت میں اپوزیشن جمہوریت، آئین اور ووٹ کے حق کو بچانے کی لڑائی لڑ رہی ہے۔ ان کے مطابق اس سلسلے میں مسلسل احتجاج ہو رہے ہیں اور موجودہ حالات میں ووٹ کے حق کا تحفظ انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے راہل گاندھی کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے انہیں سماجی انصاف اور ووٹ بچانے کی جدوجہد کا سپاہی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اکھلیش یادو سمیت اپوزیشن کے دیگر رہنما بھی ملک کے لیے لڑائی لڑ رہے ہیں۔ ادت راج کے مطابق اگر ملک کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف اب آواز نہیں اٹھائی گئی تو پھر کب اٹھائی جائے گی؟ کانگریس رہنما نے دعویٰ کیا کہ جن ریاستوں میں انتخابات ہوئے، وہاں لاکھوں ووٹ کاٹے گئے۔ ان کے مطابق سڑکوں پر احتجاج تیز ہونے کے بعد الیکشن کمیشن کو اپنے موقف میں تبدیلی کرنا پڑی۔ انہوں نے کہا کہ کمیشن نے اب کہا ہے کہ جن ریاستوں میں ووٹ کاٹے گئے ہیں، وہاں فارم بھروا کر نام دوبارہ شامل کرنے کا عمل کیا جائے گا۔ ان کے مطابق یہ احتجاج کے دباؤ کا نتیجہ ہے۔ بی جے پی کے قومی ترجمان پردیپ بھنڈاری کی جانب سے راہل گاندھی پر جمہوریت کو کمزور کرنے کے الزام کے جواب میں ادت راج نے الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) کی شفافیت پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی ای وی ایم کو مکمل طور پر درست مانتی ہے تو اس کے سینئر رہنماؤں نے ماضی میں اس کی مخالفت کیوں کی تھی؟ انہوں نے لال کرشن اڈوانی اور سبرامنیم سوامی کا حوالہ بھی دیا۔

ادب اور شاعری کے مشینی ترجمے ناممکنات میں سے ہیں: پروفیسر مشرف علی

قومی ترجمہ مشن اور کالج آف کامرس، آرٹس اینڈ سائنس، پٹنہ کے زیرِ اہتمام منعقدہ پانچ روزہ ورکشاپ کے چوتھے دن تین ماہرین کے خطابات

پٹنہ۔ 'آگ کا دریا' قرۃ العین حیدر نے پاکستان ہجرت کے بعد ۱۹۵۹ء میں شائع کرایا جسے آنے والے وقت میں اردو کا عظیم ناول قرار دیا گیا۔ چار دہائیوں کے بعد قرۃ العین حیدر نے اپنے اِس مشہور ناول کا انگریزی زبان میں River of Fire نام سے ترجمہ کیا جسے ایک بڑے حلقے میں پڑھا جانے لگا۔ اِس سے پہلے ہندی اور چند دیگر زبانوں میں بھی اِس ناول کے تراجم سامنے آ چکے تھے مگر قرۃ العین حیدر نے اپنی تصنیف کا ترجمہ کرتے ہوئے مختلف انداز کی تبدیلیاں کیں۔ یہاں زبان کی منتقلی ایک معمولی بات ہے، اُنھوں نے کرداروں کی صورت تبدیل کی، واقعات بڑھائے اور گھٹائے اور چالیس برس کے عرصے میں ہند و پاک کی سیاسی، سماجی اور تہذیبی رشتوں میں جو فرق پیدا ہوا تھا، اُسے بھی ناول کے متن میں قصّے میں تبدیلیوں کے بہانے شامل کیا جس کی وجہ سے 'آگ کا دریا' کے انگریزی متن کو ایک الگ ناول کے طور پر بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

کالج آف کامرس، آرٹس اینڈ سائنس، پٹنہ کے شعبۂ اردو کے زیرِ اہتمام منعقدہ پانچ روزہ ورک شاپ کے چوتھے دن احمد آباد، گجرات کی سپٹ یونی ورسٹی کی انگریزی زبان کی استاد ڈاکٹر شبیہہ راحت نے قرۃ العین حیدر کے اصل متن اور اُس کے انگریزی ترجمے کے مسائل پر تفصیل سے بحث کرتے ہوئے مذکورہ گفتگو کی۔ اُنھوں نے مصنف کے ذریعے دوسری زبان میں ترجمے کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے ربندر ناتھ ٹیگور، نوبوکوف، میلان کنڈیرا جیسے افراد کا تذکرہ کیا اور اُن کے اصل متن اور تراجم کے سلسلے سے عالمی سطح پر جو گفتگو ہوئی ہے، اُس کا جائزہ لیا۔ اُنھوں نے بتایا کہ قرۃ العین حیدر نے 'آگ کا دریا' کی اشاعت کے بعد کے دَور میں پاکستان میں ایک خاص حلقے کی جانب سے اُن کی جو حوصلہ شکنی ہوئی، اُس سے وہ کبیدہ خاطر ہوئیں اور اُنھوں نے بالآخر ۱۹۶۱ء میں ہندستان واپس آنے کا فیصلہ کیا۔ قرۃ العین حیدر کے انٹرویو کے متن سے اُنھوں نے اِن ٹوٹے ہوئے تاروں کو جوڑنے کی کوشش کی۔ ڈاکٹر شبیہہ راحت نے انگریزی اردو متن کے موازنے کے مرحلے میں متعدد مثالیں دیں اور کہا کہ ابوالمنصور کمال الدین کے کردار کو انگریزی میں محدود جگہ دی گئی، رام دہیا کے لیے تفصیل اور کم ہو گئی ہے۔ لوک گانو کے انگریزی ترجمے میں برائے نام جگہ ہے۔

ڈاکٹر شبیہہ راحت نے دونوں متون کے افتراق پر بحث کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حقائق کی تبدیلی کے باوجود قرۃ العین حیدر کا ثقافتی اسٹینڈ بتدریج موجود ہے کہ کسی بھی ملک سے بڑھ کر اُس کی تہذیبی وراثت ہوتی ہے۔ یہ بات آگ کا دریا کے اردو متن سے لے کر انگریزی متن تک ہر جگہ جاری و ساری ہے۔ مشہور شاعر سنجے کمار کندن نے صحافت میں ترجمے کی اہمیت کو موضوع بنایا اور اِس مرحلے میں صحافت کی تاریخ پر خصوصی توجہ دی۔ اُنھوں نے مصر، یورپ اور چین میں صحافت کی جو تاریخ رہی ہے، اُس کے مختلف مراحل واضح کرتے ہوئے اُنھوں نے اٹھارھویں صدی کے اواخر میں ہندستان کی صحافت کے آغاز و ارتقا کے احوال واضح کیے۔ اُنھوں نے بتایا کہ کس طرح پتھروں پر اطلاعات کندہ کرانے سے لے کر کاغذ تک کے سفر مکمل ہوا۔ اُنھوں نے 'جامِ جہاں نما' جیسے اخبار کی مثال دیتے ہوئے اردو کی تہذیبی اور ثقافتی وسیع المشربی پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ طویل سفر کے باوجود اِس زبان کی صحافت مشترکہ تہذیب و ثقافت کی ترجمانی میں آج بھی مشغول ہے۔ اُنھوں نے کسی خبر یا مضمون کے ترجمے میں موضوع کے مزاج کو سمجھنے کی ہدایت کی۔

فلم 'کالا ہرن' تنازعہ: دہلی ہائی کورٹ نے سلمان خان کے نام جاری کیا نوٹس

نئی دہلی (ایجنسی) دہلی ہائی کورٹ نے مشہور و معروف اداکار سلمان خان کو فلم 'کالا ہرن: دی بیٹل فار لگیسی' کے فلمساز کی عرضی پر نوٹس جاری کیا ہے۔ فلمساز نے سلمان خان کے ذریعہ فلم پر پابندی لگانے کے لیے داخل عرضی کو علاقائی دائرۂ اختیار کے فقدان میں واپس کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ جسٹس انوپ جے رام بھمبھانی کی بنچ نے فلم 'کالا ہرن' معاملہ پر سماعت کرتے ہوئے سلمان خان کو 4 ہفتوں کے اندر اپنا جواب داخل کرنے کا وقت دیا ہے۔ اس معاملہ پر آئندہ سماعت 16 دسمبر کو مقرر کی گئی ہے۔ 'کالا ہرن' کے فلمساز امت جانی نے اپنی عرضی میں دلیل دی ہے کہ سلمان خان کے ذریعہ داخل عرضی میں علاقائی دائرۂ اختیار کا فقدان ہے۔ ساتھ ہی اُنھوں نے کہا کہ اداکار پہلے سے ہی شخصی حقوق سے متعلق ایک دیگر مقدمے میں اسی فلم کو لے کر راحت کا مطالبہ کر چکے ہیں اور نیا مقدمہ یکساں ایشو پر مبنی ہے۔ دراصل سلمان خان نے اس سے قبل فلم اور اس کی تشہیر سے متعلق مواد پر روک لگانے کا مطالبہ کرتے ہوئے عدالت کا رخ کیا تھا۔

2027 میں انڈیا اتحاد بی جے پی کو شکست دے گا: اکھلیش یادو

سماج وادی پارٹی کے قومی صدر نے رام گووند چودھری کو خراجِ عقیدت پیش کیا، بی جے پی پر جم کر برسے

بلیا۔(نامہ نگار) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو بلیا کے گوسائیں پور پہنچ کر سابق قائد حزب اختلاف مرحوم رام گووند چودھری کی تیرہویں کی تقریب میں شریک ہوئے۔ یادو نے مرحوم رام گووند چودھری کی تصویر پر پھول نچھاور کر کے خراج عقیدت پیش کیا اور اہل خانہ سے ملاقات کر کے تسلی دی۔ اس موقع پر جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ رام گووند چودھری جی زمین سے جڑے ہوئے لیڈر تھے۔ ان کی باتوں میں عوام کا دکھ درد ہوتا تھا۔ انہوں نے کسانوں، نوجوانوں، غریبوں اور مزدوروں کی لڑائی لڑی، انہیں عزت دلانے کے لیے پوری زندگی لگا دی۔ رام گووند چودھری جی کو حکمراں جماعت اور اپوزیشن، سبھی سنجیدگی سے سنتے تھے۔ ان کی باتیں دانش مندانہ ہوتی تھیں۔ ان کے تیز تر دلائل کا کوئی مخالف جواب نہیں دے پاتا تھا۔ وہ ایک نظریہ دے کر گئے ہیں۔ ہم سب کی ذمہ داری اور عزم ہے کہ ان کے نظریے اور جدوجہد کو آگے بڑھائیں۔ وہ بلیا کی طاقت تھے۔ سیاست میں وہ کبھی نہیں جھکے۔ انہوں نے لوگوں کو اپنے نظریات سے جوڑنے کا کام کیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بلیا کی سرزمین سے نکل کر انہوں نے ریاست اور ملک کی سیاست میں اپنی شناخت بنائی۔ جناب اکھلیش یادو نے یقین دلایا کہ رام گووند چودھری کی جدوجہد رائیگاں نہیں جائے گی۔ اس موقع پر میڈیا کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ ایودھیا میں بھگوان شری رام کے مندر میں چڑھاوے اور چندے کی چوری ہوئی۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا تھا کہ 15 دن میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ کیا دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا؟ اگر وزیر اعلیٰ جی اتنے پُراعتماد ہیں تو میرا مشورہ ہے کہ ایودھیا سے الیکشن لڑیں۔ ایک سوال کے جواب میں جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ سناتن سچائی اور خدمت کا راستہ ہے۔ سناتن سماج وادی اور بھائی چارے کا راستہ ہے۔ سناتن 'وسودھیو کٹمبکم' کا راستہ دکھاتا ہے۔ لیکن جو لوگ تفریق اور نفرت کرتے ہیں، وہ سناتنی نہیں ہو سکتے۔ جو خود کو سیلف اسٹیلڈ سناتنی کہتے ہیں، ان کی نگرانی میں بھگوان شری رام کے مندر میں چڑھاوے اور چندے کی چوری ہو گئی۔ عقیدت مندوں نے عقیدت کے ساتھ جو دان کیا تھا، اس کی لوٹ ہو گئی۔ اس چوری اور لوٹ میں بی جے پی کے لوگ شامل ہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے ایودھیا کے باشندوں کے ساتھ بہت امتیاز کیا ہے۔ ان کی دکانیں، مکانات اور زمینیں چھین لی گئیں۔ زمینوں کی بازار قیمت نہیں ملی۔ ایودھیا میں ڈبل اور ٹرپل، سبھی حکومت بی جے پی کی ہے۔ لیکن ایودھیا کے باشندوں کے ساتھ انصاف نہیں ہوا۔ بی جے پی نے انہیں دھوکا دیا۔ انہوں نے کہا کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں تبدیلی ہونے جا رہی ہے۔ انڈیا اتحاد بہت مضبوط ہے۔ جس انڈیا اتحاد نے 2024 میں بی جے پی کو شکست دی ہے، وہی اتحاد 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو شکست دے گا۔ 2027 میں سماج وادی پارٹی اتحاد کے ساتھ مل کر اتر پردیش میں اب تک کی سب سے زیادہ نشستیں جیتنے جا رہی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی قانون اور آئین کو نہیں مانتی ہے۔ سب سے زیادہ غیر قانونی کام کر رہی ہے۔ لوگوں کے ساتھ امتیاز اور ناانصافی ہو رہی ہے۔ بی جے پی حکومت میں مہنگائی، بے روزگاری، بدعنوانی، کمیشن خوری اور ملاوٹ خوری عروج پر ہے۔ عوام پریشان ہیں۔ کسانوں کو وقت پر کھاد اور بیج نہیں مل رہا ہے۔ جو حکومت خود ملاوٹ خوری کو فروغ دے رہی ہے، پٹرول میں ایتھنال کی ملاوٹ کر کے منافع خوری کر رہی ہے، اس سے کیا امید کی جا سکتی ہے۔ بی جے پی حکومت نے ملک کی معیشت کو برباد کر دیا ہے۔ بی جے پی نے بازار غیر ملکی سامان کے لیے کھول دیا ہے۔ امریکہ اور چین ہمارے بازار چھین رہے ہیں۔ ایسے میں میکنگ انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا کا کیا ہوگا۔ بی جے پی حکومت کو تعلیم مخالف قرار دیتے ہوئے جناب یادو نے کہا کہ پورے ریاست میں 26 ہزار سے زیادہ پرائمری اسکول بند ہو گئے۔ بلیا میں بھی 300 سے زیادہ اسکول بند ہو گئے۔ ایمبولینس خدمات برباد ہیں۔ بی جے پی حکومت نے پولیس کو بھی خراب کر دیا۔ بلیا کے نرہی تھانے میں پولیس کی بدعنوانی کو لے کر پولیس نے ہی چھاپے مارے تھے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ الیکشن کمیشن کے امتیازی رویے اور انتخابات میں دھاندلی کے خلاف جمہوریت کو بچانے کے لیے جو لوگ سڑکوں پر احتجاج کر رہے ہیں، سماج وادی پارٹی ان کی مکمل حمایت کر رہی ہے۔ ہم ان کے ساتھ ہیں۔ سماج وادی پارٹی نے 2022 میں ہی کہا تھا کہ الیکشن کمیشن امتیازی سلوک کر رہا ہے۔ ووٹ کٹوا رہا ہے۔ سماج وادی پارٹی نے حلف نامہ دے کر ووٹ کاٹنے کی شکایت کی تھی، لیکن قصورواروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ابھی ہوئے ایس آئی آر میں بی جے پی نے فرضی فارم 7 کے ذریعے سماج وادی پارٹی کے ووٹ کٹوانے کی سازش کی۔ ہم لوگوں نے ثبوت کے ساتھ شکایت کی۔ لیکن الیکشن کمیشن نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت سماج وادی پارٹی کی حکومت میں بنائی گئی سرکاری عمارتوں اور اداروں کو مسلسل فروخت کر رہی ہے۔ اپنے چہیتوں کو دے رہی ہے۔ اس حکومت میں لکھنؤ میں شری جے پرکاش نارائن جی کے نام پر بنائے گئے شاندار جے پی این آئی سی کو فروخت کر دیا۔ بی جے پی حکومت میں ہر سطح پر بدعنوانی، لوٹ اور کمیشن خوری جاری ہے۔ اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری جناب شیوپال سنگھ یادو، قائد حزب اختلاف قانون ساز کونسل جناب جا سمیر انصاری سمیت بڑی تعداد میں لیڈروں، کارکنوں اور علاقائی عوام نے مرحوم رام گووند چودھری کی تصویر پر پھول نچھاور کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ بلیا کے بعد جناب اکھلیش یادو نے دیوریا ضلع کے تھانہ لار کے گاؤں رکسا پہنچ کر سابق رکن اسمبلی اور دیوریا کے سابق ضلعی صدر مرحوم سریش یادو کو خراج عقیدت پیش کیا اور اہل خانہ سے ملاقات کر کے اظہار تعزیت کیا۔

قرآن مجید کو سمجھنا حضرت علیؑ کے علم پر منحصر ہے: حیدر عباس رضوی

رودولی (ایودھیا): شبِ جمعہ رودولی شریف کی تاریخی مسجدِ ارشادیہ میں تاج رودولوی کی جانب سے اپنے مرحوم والدین کے ایصالِ ثواب کے لیے مجلسِ ترحیم و عزا کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس میں قرآن اور اہلِ بیتؑ کے تذکرے کے ساتھ قرآنی تعلیمات، نہج البلاغہ کے علم اور آخرت کی یاد سے متعلق اہم موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ اس موقع پر علماء، ذاکرین، معزز شہریوں اور مومنین کی بڑی تعداد موجود رہی۔ مجلس کا آغاز ماسٹر شمیم حیدر نے سورۂ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تلاوت سے کیا۔ اس کے بعد جناب ضیا رودولوی نے میر انیس کی ایک مؤثر رباعی پیش کی، جبکہ جناب دانش علی نے اشعار کے ذریعے نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد مسجدِ ارشادیہ کے امامِ جماعت مولانا محمد علی الہندی نے اپنی دلکش آواز میں اشعار کے ذریعے خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر مولانا سید حیدر عباس رضوی نے عالمی شہرت یافتہ قاریٔ قرآن مولانا سید کرار علی جعفری کشمیری کا اہلِ رودولی کی جانب سے استقبال کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے مجلس میں موجود لوگوں سے اپیل کی کہ ماہِ مبارک میں منعقد ہونے والا پروگرام "ایک شام قرآن کے نام" اس سال بھی سابقہ روایت کے مطابق شاندار انداز میں منعقد کیا جائے گا، جس کے لیے اہلِ رودولی اور تمام مومنین کا تعاون ضروری ہے۔ اس کے بعد وہ روح پرور لمحہ آیا، جس کا حاضرین کو انتظار تھا۔ عالمی شہرت یافتہ قاریٔ قرآن مولانا سید کرار علی جعفری کشمیری نے اپنے مخصوص انداز اور پرسوز آواز میں کلام الٰہی کی تلاوت کی۔ ان کی مؤثر قرأت سے پوری محفل قرآنی نور سے منور ہو گئی۔ حاضرین نے تلاوت کو سراہتے ہوئے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ قرأت کا یہ روحانی منظر اہلِ رودولی کے لیے یادگار بن گیا۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید حیدر عباس رضوی نے نہج البلاغہ کے حوالے سے امیر المومنین حضرت علیؑ کے علمی مقام اور قرآن مجید سے آپ کے گہرے تعلق پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت علیؑ کا فرمان ہے کہ کتابِ خدا میرے ساتھ ہے اور جب سے میرا اس سے تعلق قائم ہوا، میں اس سے جدا نہیں ہوا۔ مولانا رضوی نے شرح فیض القدیر میں علامہ مناوی کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید کی گہری معرفت اور اس کی صحیح سمجھ کے لیے علمِ علیؑ سے فیض حاصل کرنا بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص اس علمی مقام کو نظرانداز کرتا ہے، وہ اس دروازے سے محروم رہ جاتا ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ دلوں پر پڑے پردوں کو ہٹاتا ہے۔ نہج البلاغہ کی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا سید حیدر عباس رضوی نے کہا کہ امیر المومنین حضرت علیؑ نے قرآن مجید سے تمسک کو نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے اور اس پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ قرآن ایک مضبوط رسی، روشن نور، فائدہ مند شفا اور پیاس بجھانے والا چشمہ ہے۔ جو شخص اس سے وابستہ رہتا ہے، قرآن اس کے لیے حفاظت کا ذریعہ اور نجات کا راستہ بن جاتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن کی تلاوت کے ساتھ اس کے معانی کو سمجھیں اور اس کی تعلیمات کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا حصہ بنائیں۔ جناب تاج رودولوی کے مرحوم والدین کی مجلسِ ترحیم اور شبِ جمعہ کی مناسبت سے مولانا سید حیدر عباس رضوی نے کہا کہ ہمارے مرحومین ہماری دعاؤں، استغفار اور نیک اعمال کے ذریعے رحمت کے طلب گار ہیں۔ ان کے ایصالِ ثواب کے لیے کیا جانے والا نیک عمل ان کے لیے اجر اور مغفرت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ خاص طور پر شبِ جمعہ ہمیں اپنے مرحومین کو یاد رکھنا چاہیے اور ان کے لیے دعا و استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبرِ اسلامؐ نے مرحومین کے لیے مغفرت کی دعا کو ان کے حق میں بہترین تحفوں میں شمار فرمایا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے عزیزوں کی وفات کے بعد بھی انہیں دعاؤں میں یاد رکھنا اور ان کے لیے نیک اعمال انجام دینا نہیں بھولنا چاہیے۔ جب انسان کسی چیز کی محبت میں حد سے آگے بڑھ جاتا ہے تو وہ محبت اس کی بصیرت کو متاثر کرتی ہے اور اس کے دل کو بیمار کر دیتی ہے۔ مولانا رضوی نے کہا کہ دنیا ایک گزرگاہ ہے، منزل نہیں۔ انسان کو اس دنیا سے گزر کر آخرت کا سفر طے کرنا ہے۔ اس لیے سمجھداری اسی میں ہے کہ وہ اپنی دنیوی زندگی کو آخرت کی تیاری، نیک اعمال اور خدمتِ خلق کے لیے استعمال کرے۔ مجلسِ عزا کا اختتام واقعاتِ کربلا کے دردناک مصائب کے بیان کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد مومنین اور دیگر حاضرین نے نذر و فاتحہ میں شرکت کی۔

ہمارے بزرگ علمائے کرام ملت کا قیمتی سرمایہ

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی قابل احترام شخصیت

سہارنپور (احمد رضا) یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایک لمبے عرصے کے دوران ہمارے درمیان سے لاکھوں علمائے کرام رخصت ہو گئے ہیں مگر ان پاک علمائے کرام کی گراں قدر علمی تصانیف، تحریروں، تالیفات اور خطبات سے علمی استفادہ کرتے ہوئے آج بھی لاکھوں عالم دین ہمارے درمیان موجود ہیں اور دین اسلام کی دعوت اور تشہیر میں سر فہرست ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے یہ علمی فیض ہم سبھی کو بآسانی دستیاب ہے اس کے لئے ہم سب اللہ تعالیٰ کے شکر گزار رہیں اور خالق حقیقی کے سامنے سر بسجود ہیں لازم ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے علمائے کرام اور سیرت النبی سے علمی استفادہ حاصل کریں ایک عرصہ تک تصنیف، تعلیم اور خطیب کی حیثیت سے ملت اسلامیہ کی لاثانی خدمات انجام دینے والے دورِ حاضر کے ممتاز عالم دین، بے مثال خطیب، معروف ادیب و صحافی اور سابق مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کے انتقال پر ملال پر ملک و بیرونی ممالک میں تین روز سے مسلسل رنج و غم کا ماحول ہے ملت اسلامیہ اپنے قابل احترام بزرگ کو کھونے کے صدمہ میں اشکبار ہے۔ جگہ جگہ آپکی مغفرت کے لئے ایصال ثواب کیا جا رہا ہے، مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی مہتمم جامعہ گلزار حسینیہ اجراڑہ میرٹھ و خادم جامعہ رحمت گھگھرولی نے بھی آپکی رخصتی پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ مرحوم نے اپنی پوری زندگی علم دین، عربی زبان و ادب، تصنیف و تالیف، دعوت و تبلیغ، صحافت اور خطابت کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ عربی زبان و ادب پر ان کی گہری نظر، تنقیدی بصیرت، علمی وقار اور اسلوبِ بیان انہیں اپنے عہد کے ممتاز اہلِ علم میں نمایاں مقام عطا کرتا تھا مولانا مرحوم کو مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی خصوصی سرپرستی و تربیت حاصل رہی جس نے ان کی علمی و فکری شخصیت کو مزید نکھارا، دارالعلوم ندوۃ العلماء سے ان کی طویل وابستگی اور بطور مہتمم ان کی خدمات علمی و تعلیمی حلقوں میں ہمیشہ قدر و احترام سے یاد کی جائیں گی ان کی تحریری و صحافتی کاوشیں، علمی مضامین، عربی زبان و ادب سے متعلق خدمات اور مؤثر خطابات ان کے علمی ورثے کا قیمتی حصہ ہیں مولانا نے مرحوم سے اپنے خانوادے کے دیرینہ تعلق کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کے والدِ ماجد، عاشقِ ملت مولانا حکیم محمد عبداللہ مغیثی قدس سرہٗ، سابق مہتمم جامعہ گلزار حسینیہ اجراڑہ میرٹھ، سے بھی مولانا مرحوم کا گہرا دیرینہ اور محبت و عقیدت پر مبنی تعلق تھا۔ یہ تعلق محض شخصی مراسم تک محدود نہ تھا بلکہ علمی، دینی اور دعوتی میدانوں میں باہمی تعلق و اخلاص کی ایک خوب صورت روایت کا مظہر تھا انہوں نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی کامل مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کے انتقال پر مولانا سفیان قاسمی کا تعزیتی بیان

دیوبند، 9/ اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی ندوی کے انتقال پر ملال پر دارالعلوم وقف دیوبند کے مہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی نے ایک تعزیتی بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ قحط الرجال کے اس افسوسناک دور دور میں میں جب کوئی ایسی ایسی ہستی ہستی ہم سے رخصت ہوتی ہوتی ہے ہے جس کا وجود مسعود مسائل و افکار میں رہنمائی کے متلاشی افراد امت کے لیے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتا ہے تو صدمہ اور غم دو چند ہو جاتا ہے، آج بھی ایسا ہی ایک حادثہ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی ندوی کے سانحہ وفات کا پیش آیا ہے۔ اگرچہ عمر طبعی اور طویل علالت کے پیش نظر یہ خبر حالیہ دنوں میں غیر متوقع نہیں تھی لیکن اس کے باوجود یادگار سلف مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی دارالعلوم ندوۃ العلماء کے سانحہ وفات کی الم انگیز خبر سے دل و دماغ پر ایسے گہرے اثرات مرتب ہوئے جس کو دارالعلوم وقف دیوبند کی جماعت نے غم انگیز شدت کے ساتھ محسوس کیا اور ان کی رحلت سے ادارے کی فضاء افسردہ و سوگوار ہو گئی، ہم جملہ خدام ادارہ بارگاہ رب ذوالکرم میں دست بہ دعاء ہیں حق تعالیٰ جل مجدہ حضرت والا رحمہ اللہ کو اعلیٰ علیین میں مقام کریم سے سرفراز فرماتے ہوئے بروز محشر رسالت مآب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت و شفاعت کی عظیم المرتبت سعادت۔ رسہ فرمائیں اور شدید صبر آزما موقع پر جملہ اہل خانہ اور انحائے عالم میں ندوۃ العلماء کے تمام متعلقین کو صبر جمیل سے بہرہ ور فرمائیں۔ حضرت مولانا رحمہ اللہ کا شمار ملک کے ان اکابر علماء کی صف اول میں ہوتا تھا جن کو ذات حق جل مجدہ نے علم و عمل کے حسین امتزاج کے ساتھ فکری بصیرت دینی قیادت تعمق علم وسعت نظر فکری اعتدال اور بہترین مدبر و بالغ نظر منتظم جیسے اعلی اوصاف سے وافر حصہ عطاء فرمایا تھا وہ قریب ایک صد سالہ عہد کے نشیب و فراز کی تاریخ کے شاہد و گواہ، اکابر و اسلاف کی علمی و عملی روایات کے امین اور حسن اخلاق و مروت اور عصر حاضر میں گراں قدر و قابل رشک تہذیبی و اخلاقی تراث کے علمبردار کی حیثیت سے اپنے اخلاف کے لیے ایک مثال تھے، اگرچہ موت قانون تکوین کی ایک ایسی حقیقت ہے جس کے سامنے ہر ذی روح کو سر تسلیم خم کرنا ہے، مگر بعض پاکیزہ نفوس ایسے طرح دار وضع دار ہوتے ہیں جو ابنائے آدم کی بھیڑ میں اپنی منفرد تعارفی شناخت رکھنے کی وجہ سے دنیا سے رخصت ہو کر بھی نسیا منیا نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگوں کے قلوب و اذہان میں دفن ہو جاتے ہیں اور اس طرح ان کی مقصد آشنا زندگی ایک با مقصد اختتام کو پہونچ جاتی ہے اور ان کے نقوش حیات، افکار و آثار علمی یادگاریں اور ان کے حسن کردار کی خوشبو اہل دل کے لیے مدتوں باعث تسکین و رہنمائی کا روشن ذریعہ بن کر آثار فیض کی صورت میں اہل علم کی بزم میں باقی رہتا ہے۔ اہل کثرت کار و اسفار اور پیرانہ سالی کے باوجود دارالعلوم وقف دیوبند کی مجلس مشاورت میں پورے اہتمام و التزام کے ساتھ ان کی شرکت ادارے سے ان کے گہرے تعلق اور مخلصانہ وابستگی کی آئینہ دار تھی امور ادارہ میں ان کی خصوصی توجہ در پیش مسائل میں صائب آراء اور قدم قدم پر مشفقانہ حوصلہ افزائی، ہم اخلاف کے لیے سرمایہ شرف و سعادت تھی حضرت رحمہ اللہ کا یہ سایہ شفقت دلوں کو تقویت بخشنے کے ساتھ تدبیر امور حل مشکلات اور تسہیل عمل میں بھی معاون و محمد ثابت ہوتا تھا، ان کی یہ مشفقانہ سرپرستی دراصل ان کے بزرگانہ وصف کرد نوازی اور خانوادہ قاسمی سے دیرینہ والہانہ اور قدر افزاء تعلق کا مظہر تھی اور یہ تعلق محض رسمی روابط تک محدود نہ تھا بلکہ اس کی بنیادوں میں محبت و اخلاص اور وفا تعلق کی گہری جڑیں پیوست تھیں، وہ اس نسبت کا ذکر نہایت محبت سے فرمایا کرتے تھے کہ دارالعلوم وقف میں حاضری میرے لیے باعث شرف و سعادت اور موجب مسرت و انبساط ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضرت حکیم الاسلام رحمہ اللہ سے شرف وابستگی کا جو سلسلہ قائم ہوا تھا وہ الحمدللہ اس خانوادے کی چار نسلوں تک دراز ہو چکا ہے۔

وارانسی میں پی ایم مودی کی زندگی سے متعلق 500 کتابوں کی نمائش

وارانسی: 9 اکتوبر (پی این ایس) پی ایم مودی کی زندگی سے متعلق 500 کتابوں کی ایک نمائش ان کے پارلیمانی حلقہ وارانسی میں منعقد کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے 'نمو بک فیسٹ' کا انعقاد کیا گیا ہے۔ نمائش کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کچھ کتابیں سیکیورٹی پالیسی پر، کچھ خارجہ پالیسی اور سفارت کاری پر، کچھ ان کی زندگی اور نظریات پر، اور دوسری سماجی فیصلوں اور روحانی زندگی پر۔ دو روزہ نمائش 7 اور 8 اکتوبر کو منعقد ہوئی۔ نمائش جمعرات کو اختتام پذیر ہوئی۔ اس کتاب میلے کا اہتمام پی ایم مودی کی عوامی خدمت کے 25 سال مکمل ہونے پر کیا گیا ہے۔ یہ نمائش وارانسی کے رودرکش کنونشن سینٹر میں منعقد کی جا رہی ہے۔ معروف ادبی شخصیات نوجوانوں کے سوالات کے جوابات دے رہی ہیں۔ اس مقصد کے لیے ایک مکالمے کا پروگرام بھی منعقد کیا گیا ہے۔ دریں اثناء، اسکول کے بچے میلے کے ذریعے پی ایم مودی کی زندگی کے ہر پہلو کو سیکھ رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں۔

عوامی مسائل کا فوری حل اولین ترجیح ہے: راج کمار سنگھ

زمین کے تنازعات کے حل، شفاف نظامِ محاصل اور شکایات کے بروقت ازالے پر زور

فتح پور۔ عوامی مسائل کا مقررہ وقت میں حل، زمین سے متعلق تنازعات کا ازالہ اور نظامِ محاصل میں شفافیت برقرار رکھنا تحصیل انتظامیہ کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ شہریوں کو اپنے مسائل کے حل کے لیے غیر ضروری طور پر دفاتر کے چکر نہ لگانے پڑیں، اس مقصد کے تحت شکایات کو سنجیدگی سے سن کر ضابطے کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ یہ بات صدر تحصیل فتح پور کے تحصیلدار راج کمار سنگھ نے ہمارے نامہ نگار شیبو خان سے گفتگو کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ زمین کے تنازعات میں محصولات کے ریکارڈ کی جانچ اور موقع پر معائنہ کرنے کے بعد کارروائی کی جاتی ہے۔ سرکاری اراضی پر ناجائز قبضے کی تصدیق ہونے پر متعلقہ قوانین کے تحت ضروری اقدامات کیے جاتے ہیں۔ وراثت کے اندراج، انتقالِ اراضی اور زمین کی پیمائش جیسے معاملات کو مقررہ طریقۂ کار کے مطابق نمٹایا جاتا ہے۔ درخواست گزاروں کو بھی چاہیے کہ وہ ضروری دستاویزات بروقت فراہم کریں، تاکہ کارروائی میں غیر ضروری تاخیر نہ ہو۔ بدعنوانی اور ملازمین کی غفلت سے متعلق شکایات کے حوالے سے تحصیلدار نے کہا کہ شہری متعلقہ مجاز افسر کے سامنے حقائق اور شواہد کے ساتھ اپنی شکایت پیش کر سکتے ہیں۔ شکایت کی جانچ کے بعد قواعد کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامی امور میں شفافیت اور جواب دہی برقرار رکھنا ضروری ہے۔ تحصیلدار راج کمار سنگھ نے صدر تحصیل کے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے مسائل انتظامیہ کے سامنے پیش کریں اور متعلقہ معاملات میں مطلوبہ دستاویزات فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کی کوشش ہے کہ تمام شکایات کا منصفانہ اور ضابطے کے مطابق ازالہ ہو، تاکہ عوام کو بروقت راحت مل سکے۔

سر سید قومی ایوارڈ 2026ء کا اعلان۔۔

ڈاکٹر ذکی طارق اور اِسمتا شرما کو سر سید قومی ایوارڈ

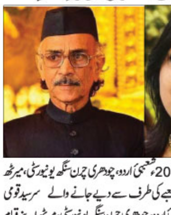

میرٹھ 09/ اکتوبر 2026ء شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ کی ایوارڈ کمیٹی نے ہر سال شعبے کی طرف سے دیے جانے والے سرسید قومی ایوارڈز کا اعلان کر دیا ہے۔ شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ اپنے قیام ہی سے جشن سرسید کا اہتمام کرتا رہا ہے۔ واضح ہو کہ ہر سال شعبۂ اردو، سرسید ایجوکیشنل سوسائٹی، میرٹھ کے اشتراک سے محسن قوم، عظیم تعلیمی رہنما سرسید احمد خاں کی یوم پیدائش پر جشن سرسید تقریبات کا نہایت تزک و احتشام کے ساتھ انعقاد کرتا ہے۔ اس سلسلے میں سرسید لیکچر سیریز، سرسید کوئز، سرسید تقریری و تحریری مقابلے، سیمینار، بیت بازی اور غزل سرائی وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سرسید کے مشن کو عام کرنے اور تعلیم کے فروغ میں تعاون دینے والے افراد، اداروں کو ہر سال سرسید قومی ایوارڈ سے بھی سرفراز کیا جاتا ہے۔ اس بار یہ ایوارڈ، معروف شاعر و دانشور ڈاکٹر ذکی طارق]غازی آبادی[کو ادبی خدمات کے لیے دیا جا رہا ہے۔ جن کی تصنیفات میں "احساس کی دھوپ]شعری مجموعہ 1983[، پلکوں پہ خواب]شعری مجموعہ 2003[، صبح کی دہلیز]شعری مجموعہ 2010-2023[، شام کا دھند لکا]شعری مجموعہ 2023ء[شعری مجموعوں کے علاوہ ڈاکٹر ذکی طارق نے نثر میں بھی "آزادی کے بعد منظوم ڈرامے] تحقیق 2017[، متین طارق باغپتی، منتشر افکار] کے ایل نارنگ ساقی کے مضامین، شعری افلاک کے ستارے] تنقیدی مضامین[جیسی اہم کتابیں بھی اردو دنیا کو دیں اور آپ بطور صحافی روز نامہ ان دنوں، راشٹریہ سہارا، ہفت روزہ تیزاب، ہفت روزہ ہنڈن پتھ وغیرہ سے بھی جڑے رہے۔ آپ کو یوپی اردو اکادمی کے علاوہ درجن بھر شہروں کی مختلف تنظیموں کے ذریعے انعام و اعزاز سے نوازا جا چکا ہے اور آپ ریڈیوں اور ٹی وی کے مختلف مشاعروں اور پروگراموں میں شرکت کر چکے ہیں۔ آپ نے ڈی ڈی اردو کے لیے ایک سیریل "اُجالے یادوں کے" بھی تحریر کیا تھا جو بے حد مقبول ہوا۔ اب بھی آپ کا ادبی سفر جاری ہے۔ سرسید قومی ایوارڈ برائے سماجی خدمات 2026 دی یونٹ آف ایم ایس ایم کی چیئر پرسن اِسمتا شرما کو دیا جا رہا ہے۔ اسمتا شرما نے اپنی تعلیم ون اسٹھلی ودیا پیٹھ، جے پور سے حاصل کی۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ آپ کو کھیلوں سے بھی دلچسپی رہی ہے۔ ٹیبل ٹینس کی وہ ایک عمدہ کھلاڑی رہی ہیں۔ آپ کو فلائنگ کا بھی خاصا تجربہ ہے۔

طلباء کے احتجاج کے سامنے جھک گئی اے ایم یو انتظامیہ

5 نومبر کو ہوں گے طلبہ یونین کے انتخابات، نئے پراکٹر کی تقرری

علی گڑھ: 9 اکتوبر (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں طلبہ یونین کے انتخابات کے مطالبے کو لے کر 20 دن تک جاری رہنے والے احتجاج کے بعد بالآخر طلبہ اور یونیورسٹی انتظامیہ کے درمیان معاہدہ طے پا گیا ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون سے ملاقات کے بعد یونیورسٹی انتظامیہ نے طلبہ یونین کے انتخابات کے شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ ووٹنگ 5 نومبر کو ہوگی، اس دن شام 7 بجے گنتی شروع ہوگی۔ پروفیسر محمد نوید خان کو یونیورسٹی کے پراکٹر کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے، ان کی جگہ شعبہ سیاسیات کے پروفیسر محمد نفیس احمد انصاری کو تعینات کیا گیا ہے۔ یونیورسٹی کے رجسٹرار آفس کی طرف سے جاری کردہ دفتری میمورنڈم کے مطابق وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے یونیورسٹی ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے پروفیسر نفیس احمد انصاری کو پراکٹر مقرر کیا ہے۔ ان کی تقرری دو سال کی مدت کے لیے یا اگلے احکامات تک، جو بھی پہلے ہو، کے لیے کی گئی ہے۔ تقرری کا اطلاق فوری طور پر ہوگا۔ پروفیسر انصاری شعبہ سیاسیات میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور اپنی نئی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اپنی موجودہ ذمہ داریوں کو بھی نبھاتے رہیں گے۔ چیف الیکشن آفیسر پروفیسر جاوید طالب کے جاری کردہ انتخابی شیڈول کے مطابق ووٹر لسٹ متعلقہ فیکلٹیز میں 26 اکتوبر کو صبح 10:00 بجے آویزاں کی جائے گی۔ فہرست میں ترامیم کے لیے درخواستیں 27 اکتوبر کو دوپہر 2:00 بجے تک جمع کرائی جا سکتی ہیں۔ حتمی ووٹر لسٹ اسی دن شام 4:00 بجے جاری کی جائے گی۔ کاغذات نامزدگی AMU اسٹوڈنٹس یونین کے دفتر میں 29 اکتوبر کو صبح 10:00 بجے سے دوپہر 1:00 بجے تک جمع کیے جائیں گے۔ جانچ پڑتال اسی دن شام 4:00 بجے شروع ہوگی۔ امیدوار 30 اکتوبر کو صبح 10:00 بجے سے دوپہر 1:00 بجے تک اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے سکیں گے۔ درست امیدواروں کی فہرست شام 4:00 بجے جاری کی جائے گی۔ امیدواروں کو 31 اکتوبر کو صبح 10:00 بجے سیریل نمبر تفویض کیے جائیں گے۔ سیریل نمبروں کے ساتھ حتمی فہرست شام 4:00 بجے جاری کی جائے گی۔ صدارتی امیدواروں کی حتمی تقاریر یونین ہال کی چھت سے 3 نومبر کو دوپہر 2:00 بجے کی جائیں گی۔

محمد ایان انصاری کی تکمیل حفظ قرآن کے موقع پر تقریب کا انعقاد

بارہ بنکی: (پریس ریلیز) مدرسہ اسلامیہ عربیہ شہاب العلوم، شہاب پور میں جمعرات کو تکمیلِ حفظِ قرآن کے موقع پر ایک پُروقار تقریب کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں طالب علم محمد ایان بن رضوان احمد انصاری کی دستار بندی کی گئی۔ 17 سالہ محمد ایان نے مفتی محمد سالم قاسمی کی سرپرستی میں اساتذہ کے سامنے تلاوتِ قرآن پیش کر کے حفظِ قرآن کی تکمیل کی۔ تقریب میں مفتی محمد سالم قاسمی، مولانا محمد شاداب، حافظ محمد اعجاز، حافظ محفوظ سمیت مدرسے کے اساتذہ نے محمد ایان کے سر پر دستار باندھی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے دعا کی۔ حفظِ قرآن کی تکمیل پر اہلِ خانہ سمیت علاقے میں بھی خوشی کا ماحول رہا۔ رضوان احمد انصاری ہندی صحافت کے شعبے میں سرگرم ہیں اور اپنی صحافتی خدمات کے ذریعے عوامی مسائل کو اجاگر کرتے رہے ہیں۔ اپنے بڑے صاحبزادے کو دینی تعلیم سے آراستہ کر کے حفظِ قرآن کی تکمیل تک پہنچانا ان کے لیے اور اہلِ خانہ کے لیے باعثِ مسرت و افتخار ہے۔ محمد ایان کے دادا محمد سلیم نے مدرسے کے اساتذہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ پوتے کی تکمیلِ حفظِ قرآن خاندان کے لیے خوشی اور فخر کا موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قرآنِ پاک حفظ کرنے کی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ مفتی محمد سالم قاسمی نے اپنے شاگرد محمد ایان کو ذہین اور محنتی طالب علم قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ پڑھنے میں خاصی دلچسپی رکھتے تھے۔

سکندر آباد کوتوالی میں نوراتری و رام لیلا کے سلسلے میں پیس کمیٹی کی میٹنگ

جلوس کے دوران امن و امان برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہدایات جاری کی گئیں

بلند شہر 9/ اکتوبر (پریس ریلیز) نوراتری اور رام لیلا کے تہوار کو پرامن اور خوشگوار ماحول میں منعقد کرانے کے مقصد سے سکندر آباد کوتوالی احاطے میں پیس کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں انتظامیہ اور پولیس کے افسران کے علاوہ رام لیلا و درگا پوجا کمیٹیوں کے عہدیداران اور علاقے کے معززین نے شرکت کی۔ میٹنگ میں 19 اکتوبر کو نکالی جانے والی ماں درگا کی سواری کے سلسلے میں خصوصی طور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ افسران نے جلوس کے دوران امن و امان برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہدایات جاری کیں۔ اس کے علاوہ جلوس کے راستے، ٹریفک نظام، حفاظتی انتظامات اور بھیڑ کو قابو میں رکھنے کے سلسلے میں بھی گفتگو کی گئی۔ افسران نے منتظمین سے اپیل کی کہ مذہبی پروگراموں کے دوران باہمی بھائی چارہ اور آپسی ہم آہنگی برقرار رکھیں اور انتظامیہ کی جانب سے مقرر کردہ ضوابط پر عمل کریں۔ کسی بھی طرح کی افواہ یا ناخوشگوار صورتحال پیدا ہونے پر فوراً پولیس و انتظامیہ کو اطلاع دینے کی بھی اپیل کی گئی۔ میٹنگ میں ایس ڈی ایم، سی او پرکھر پانڈے، کوتوال شیلیندر پرتاپ سنگھ سمیت پولیس و انتظامیہ کے افسران، پروگرام کمیٹیوں کے عہدیداران اور علاقے کے معززین موجود رہے۔

یوپی اختراع، سرمایہ کاری اور اسٹارٹ اَپ کے فروغ میں پیش پیش

'ٹھنپلسک کانکلیو' سے کیشو پرساد موریہ کا خطاب، ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کے عزم کا اعادہ

لکھنؤ: 9 اکتوبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ شری کیشو پرساد موریہ نے لکھنؤ 'ٹھنپلسک کانکلیو' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قابلِ فخر وزیر اعظم شری نریندر مودی جی کی دانش مندانہ اور دور اندیش قیادت میں ہندوستان اختراع، کاروبار اور تکنیکی ترقی کے شعبوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ 'میک اِن انڈیا'، 'ڈیجیٹل انڈیا' اور 'اسٹارٹ اَپ انڈیا' جیسی اہم پہلیں ملک میں نئے خیالات، جدید ٹیکنالوجی اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دے رہی ہیں۔ ان اقدامات سے خود کفیل ہندوستان کے عزم کو تقویت مل رہی ہے، ساتھ ہی نوجوانوں کے لیے روزگار، سرمایہ کاری اور خود روزگاری کے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ شری موریہ نے کہا کہ آج ہندوستان کی شناخت ایک مضبوط، خود اعتماد اور بے پناہ امکانات سے بھرپور ملک کے طور پر قائم ہو رہی ہے۔ اختراع اور ٹیکنالوجی کے ذریعے ملک میں ترقی کے نئے راستے کھل رہے ہیں۔ نوجوانوں کی صلاحیت، ان کی تخلیقی سوچ اور کاروباری جذبہ ملک کی اقتصادی ترقی کو نئی سمت دے رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں کو نئے خیالات کو عملی شکل دینے، اختراع کو فروغ دینے اور اپنے کاروبار قائم کرنے کے لیے سازگار مواقع اور ترغیبات مسلسل فراہم کی جاتی رہیں۔ شری موریہ نے کہا کہ اتر پردیش بھی سرمایہ کاری، صنعت اور اسٹارٹ اَپ ایکو سسٹم کو مضبوط بنانے کی سمت میں مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ ریاست میں کاروبار کو فروغ دینے، سرمایہ کاری کے مواقع کو وسعت دینے اور نوجوانوں کی توانائی و صلاحیتوں کو مثبت انداز میں بروئے کار لانے کے لیے سازگار ماحول تیار کیا جا رہا ہے۔ اتر پردیش کے بے پناہ امکانات، نوجوانوں کی قوت اور ترقی پر مبنی نقطۂ نظر ریاست کو اقتصادی ترقی کی نئی بلندیوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم شری نریندر مودی جی کی قیادت میں ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کا عزم ملک کے ہر شعبے میں ترقی، خود کفالت اور خوش حالی کے نئے امکانات لے کر آیا ہے۔ اتر پردیش اس قومی عزم کو عملی جامہ پہنانے میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔ ریاست میں صنعت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی اور کاروبار کو فروغ دے کر ایسے مواقع کو وسعت دی جا رہی ہے، جن سے نوجوانوں کو آگے بڑھنے، نئے کاروبار قائم کرنے اور ریاست کی معیشت کو مضبوط بنانے کے مواقع مل سکیں۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ حکومت، صنعتی شعبے، کاروباری افراد اور نوجوانوں کی مشترکہ کوششوں سے اتر پردیش ترقی، اختراع اور سرمایہ کاری کے میدان میں نئی کامیابیاں حاصل کرے گا اور ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کے ہدف کے حصول میں اپنا اہم کردار ادا کرے گا۔

خدمت سیتو مہم کے ذریعے دیہی عوام کو سرکاری سہولتیں فراہم

بلاک سطح پر سات روزہ کیمپ، ایک مقام پر متعدد خدمات دستیاب

لکھنؤ: 9 اکتوبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ شری کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ریاستی حکومت دیہی علاقوں میں رہنے والے شہریوں تک مختلف سرکاری خدمات اور عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کے فوائد آسان، سہل اور آسان طریقے سے پہنچانے کے لیے پُرعزم ہے۔ اسی مقصد سے خدمت سنکلپ مہم کے تحت 'خدمت سیتو مہم' چلائی جا رہی ہے۔ اس پہل کے تحت بلاک سطح پر سات روزہ کثیر المقاصد کیمپ منعقد کیے جا رہے ہیں، جن کے ذریعے مختلف متعلقہ محکموں کی خدمات ایک ہی مقام پر دستیاب کرائی جا رہی ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ خدمت سیتو مہم دیہی شہریوں کو سرکاری خدمات سے جوڑنے اور اسکیموں سے فائدہ حاصل کرنے کے عمل کو مزید آسان اور قابلِ رسائی بنانے کی ایک اہم پہل ہے۔ ان کیمپوں کے ذریعے دیہی باشندوں کو ایک ہی مقام پر مختلف سرکاری خدمات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے، درخواست دینے اور اہلیت سے متعلق ضروری کارروائیاں مکمل کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اس سے لوگوں کو مختلف محکموں کے دفاتر کے چکر لگانے کی ضرورت کم ہوگی اور ان کے وقت، محنت اور وسائل کی بچت ہوگی۔ شری موریہ نے کہا کہ ریاستی حکومت کی کوشش ہے کہ سرکاری اسکیموں اور خدمات کے فوائد مستحق افراد تک مؤثر انداز میں پہنچیں اور دیہی علاقوں کے لوگوں کو اپنے ہی علاقے میں ضروری سہولیات فراہم ہوں۔ خدمت سیتو مہم اسی سوچ کو عملی شکل دینے کی سمت میں ایک بامعنی قدم ہے۔ بلاک سطح پر منعقد کیے جا رہے کثیر المقاصد کیمپوں سے دیہی باشندوں کو مختلف محکموں کی خدمات تک رسائی حاصل کرنے میں سہولت مل رہی ہے اور سرکاری اسکیموں کے تئیں بیداری میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدمت سنکلپ مہم کے تحت 'خدمت سیتو مہم' کا بنیادی مقصد خدمات کو گاؤں کے قریب لانا، سرکاری نظام کو عوام کے لیے مزید قابلِ رسائی بنانا اور شہریوں کو سہولت کے ساتھ اسکیموں کے فوائد فراہم کرنا ہے۔ ریاستی حکومت عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کے مؤثر نفاذ اور دیہی عوام کے مسائل کے فوری حل کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔

مستحقین تک فوائد کی بروقت فراہمی یقینی بنائیں: منوج کمار

اترپردیش میں محکمۂ خوراک و رسد کی اسکیموں کی جائزہ میٹنگ

لکھنؤ: 09 اکتوبر۔ محکمہ جاتی اسکیموں اور مختلف اہم موضوعات پر ایک جائزہ میٹنگ آج اتر پردیش کے وزیر غذا اور سد، اور سیول سپلائی منوج کمار پانڈے، کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں محکمانہ اور مجوزہ اسکیموں کی پیشرفت، حکومتی سطح پر زیر التوا کیس، عوامی نمائندوں سے متعلق معلومات اور پہلے جاری کردہ ہدایات کی تعمیل کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ معزز وزیر نے کہا کہ ریاستی حکومت کی اولین ترجیح اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ عوامی بہبود کی اسکیموں کے فوائد اہل افراد تک شفاف، قابل رسائی اور بروقت پہنچیں۔ انہوں نے محکمانہ عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ تمام اسکیموں اور پروگراموں کے نفاذ میں معیار، جوابدہی اور مقررہ تاریخ کی پابندی کو یقینی بنائیں۔ میٹنگ کے دوران، موجودہ آپریشنل اور مجوزہ محکمانہ اسکیموں کی پیشرفت کا جائزہ لیتے ہوئے، معزز وزیر نے کہا کہ اسکیموں کے مؤثر نفاذ کے لیے محکمانہ سطح پر باقاعدگی سے نگرانی اور کوآرڈینیشن ضروری ہے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اسکیموں پر عمل آوری میں پیش آنے والی عملی مشکلات کے حل کو ترجیح دیں۔ قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے مختلف قواعد کے تحت درخواست کی گئی معلومات کی حیثیت کا جائزہ لیتے ہوئے، معزز وزیر نے کہا کہ عوامی نمائندوں کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کو سنجیدگی سے لیا جانا چاہیے۔ ایوان کی کارروائی اور پارلیمانی طریقہ کار کے لیے محکمانہ جوابدہی کو یقینی بناتے ہوئے متعلقہ معلومات کو حقائق پر مبنی، واضح اور بروقت فراہم کیا جانا چاہیے۔ قائمہ کمیٹیوں کے اجلاسوں میں ہونے والے فیصلوں پر عملدرآمد کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کمیٹیوں کی سفارشات اور فیصلوں پر قواعد کے مطابق موثر عمل کو یقینی بنایا جائے۔ مزید برآں، مختلف سابقہ ہدایات کی پیشرفت اور زیر التوا مقدمات کے نمٹانے کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جانا چاہیے۔ اجلاس میں محکمہ کے تحت کارپوریشنوں اور کونسلوں کے لیے کمیٹیوں کی تشکیل کے حوالے سے جاری کردہ ہدایات کی تعمیل کی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ معزز وزیر نے کہا کہ محکمانہ اداروں کے کام کاج کو مضبوط بنانے اور انتظامی نظام کو مزید موثر بنانے کے لیے قواعد کے مطابق ضروری کارروائی کی جانی چاہیے۔ اجلاس میں خوراک کی تقسیم کے نظام میں نمک شامل کرنے کا معاملہ بھی زیر بحث آیا۔ معزز وزیر نے متعلقہ حکام پر زور دیا کہ وہ ضروری حقائق، عملی پہلوؤں اور مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سلسلے میں مستعدی سے کام لیں۔ معزز وزیر نے کہا کہ محکمہ براہ راست عام لوگوں کی ضروریات سے منسلک ہے۔ لہٰذا ہر افسر اور ملازم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے فرائض حساسیت، مثبت سوچ اور خدمت کے جذبے کے ساتھ ادا کرے۔

اتر پردیش میں مویشیوں کی افزائش کے لیے چار کروڑ روپے منظور

لکھنؤ: 09 اکتوبر۔ اتر پردیش حکومت نے ریاست میں مویشیوں کی ترقی کے لیے رواں مالی سال میں 4 کروڑ روپے کی رقم کو منظوری دی ہے، تاکہ گائے اور بھینسوں کی مصنوعی اور قدرتی تخمینہ کاری کے ذریعے جانوروں کی افزائش کی سہولیات کو بہتر بنایا جاسکے اور افزائش کی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ اس سلسلے میں محکمہ اینمل ہسبنڈری کی جانب سے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔ سرکاری حکم نامے میں ریاست کے تمام چیف ویٹرنری افسران کو ضروری ہدایات دی گئی ہیں۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ منظور شدہ ایکشن پلان کی مکمل تعمیل کو یقینی بناتے ہوئے منظور شدہ رقم کی نکاسی/خرچ کی تفصیلات حکومت کو دستیاب کرائی جائے گی اور تجویز کردہ اشیاء میں اسکیم کے لیے مقرر کردہ رہنما خطوط کو یقینی بنایا جائے گا، اور اخراجات کی تفصیلات کے ساتھ استعمال کا سرٹیفکیٹ بھی دستیاب کرایا جائے گا۔ منظور شدہ رقم صرف اس مد/مقصد کے لیے خرچ/استعمال کی جائے گی جس کے لیے فنڈ منظور کیے جا رہے ہیں۔

کربلا معتمد الدولہ پر قبضے اور درختوں کی کٹائی کے خلاف مولانا کلبِ جواد کا احتجاجی انتباہ

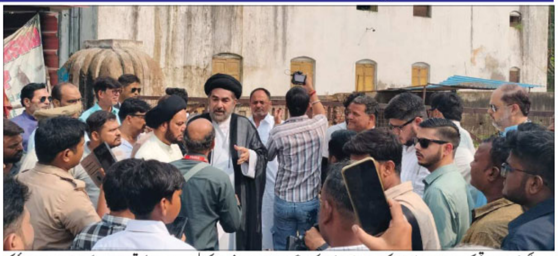

لکھنؤ۔ نرہی واقع کربلا معتمد الدولہ آغا میر کی زمین پر غیر قانونی قبضے، غیر قانونی تعمیر کی کوشش اور ہرے بھرے درختوں کی کٹائی کے خلاف جمعہ کو امامِ جمعہ مولانا کلبِ جواد نقوی موقع پر پہنچے۔ انہوں نے کربلا کا جائزہ لیا اور اپنا احتجاج درج کرایا۔ مولانا نے کہا کہ آج ہم صرف جائزہ لینے اور پولیس کو میمورنڈم سونپنے کے لیے آئے ہیں، لیکن اگر ملزمین کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا گیا تو ہم احتجاجی مظاہرہ اور تحریک شروع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو اس معاملے میں خود کارروائی کرنی چاہیے، کیونکہ یہ جرم ان کی ناک کے نیچے ہوا ہے۔ مولانا نے کہا کہ کربلا معتمد الدولہ آغا میر کی زمین پر جن درختوں کو کاٹا گیا ہے، اس میں افسران کی ملی بھگت ہونے کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب کربلا کے دروازے پر ہی پولیس چوکی واقع

پولیس کو میمورنڈم پیش کیا گیا

ہے اور محکمۂ جنگلات کا دفتر بھی قریب ہے، تو اس کے باوجود کربلا کی زمین سے درخت کیسے کاٹ دیے گئے؟ مولانا نے بتایا کہ جب وہاں درخت کاٹے جا رہے تھے، اس وقت کچھ مقامی ہندو بھائیوں نے بھی اس کی مخالفت کی تھی۔ مخالفت کرنے والوں سے کہا گیا کہ افسران نے درخت کاٹنے کی اجازت دی ہے۔ اس لیے اس پورے معاملے کی جانچ ہونی چاہیے، تاکہ قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جا سکے۔ انہوں نے سوال کیا کہ آخر کس کی اجازت سے ہرے بھرے درخت کاٹے گئے؟ مولانا نے بتایا کہ کربلا کی زمین پر نیم اور پیپل کے درخت تھے، جنہیں کاٹ دیا گیا۔ ہندو مذہب میں پیپل کو مقدس مانا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے مقامی لوگوں نے درختوں کی کٹائی کی مخالفت کی تھی، لیکن ان کے اعتراضات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ مولانا نے کہا کہ درختوں کی کٹائی سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ملزمین کربلا کی زمین پر غیر قانونی قبضہ کرنے اور غیر قانونی تعمیر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس پورے معاملے کی غیر جانب دارانہ جانچ ہونی چاہیے۔ مولانا جب نرہی واقع کربلا معتمد الدولہ کا جائزہ لینے پہنچے تو وہاں کے مرکزی دروازے پر تالا لگا ہوا تھا۔ ان کے ساتھ نائب امامِ جمعہ مولانا رضا حیدر زیدی اور دیگر افراد بھی موجود تھے۔ موقع پر پولیس بھی موجود تھی، کیونکہ نرہی پولیس چوکی کربلا کے دروازے کے قریب ہی واقع ہے۔ مولانا نے پولیس کو اپنے مطالبات سے متعلق میمورنڈم سونپا اور جلد از جلد ملزمین کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ملزمین کے خلاف سخت کارروائی نہیں کی گئی تو ہم حضرت گنج سے احتجاجی مظاہرہ شروع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کربلا معتمد الدولہ ہماری مقدس مذہبی عمارت ہے، جہاں ہمارے ساتویں امام، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا روضہ واقع ہے۔ مولانا نے الزام لگایا کہ روضے کی زمین پر 'فری میسن' کا قبضہ ہے، جہاں شیطان کی پوجا کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس مسئلے کے خلاف بھی احتجاجی مظاہرہ کریں گے۔ مولانا نے وقف بورڈ کی لاپروائی پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ کربلا عباس باغ کی طرح یہاں بھی وقف بورڈ خاموش تماشائی بنا رہا اور کوئی مناسب قدم نہیں اٹھایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کربلا معتمد الدولہ وقف بورڈ میں رجسٹرڈ ہے اور اس کا وقف نمبر 1971 ہے۔ اس کی حفاظت کی ذمہ داری وقف بورڈ کی ہے۔

ایرایونیورسٹی کے تین سائنس داں اسٹینفورڈ کی عالمی فہرست میں شامل

دنیا کے سرفہرست 2 فیصد محققین میں پروفیسر فلورا، گرگ اور عباس علی مہدی کو اعزاز

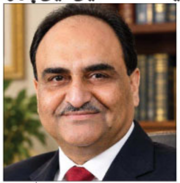

لکھنؤ، 9 اکتوبر 2026۔ یونیورسٹی سے موصولہ اطلاع کے مطابق، ایرا یونیورسٹی اور ایرا لکھنؤ میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل کے لیے ایک بڑی کامیابی کے طور پر اس کے تین ممتاز سائنس دانوں، پروفیسر سورن جیت سنگھ فلورا، پروفیسر رویندر کمار گرگ اور پروفیسر عباس علی مہدی کو اسٹینفورڈ–ایلسیویئر کی دنیا کے سرفہرست 2 فیصد سائنس دانوں کی فہرست 2026 میں شامل کیا گیا ہے۔ اسٹینفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر جان پی اے ایوانیڈس کی قیادت میں محققین نے ایلسیویئر کے تعاون سے یہ بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ڈیٹا بیس تیار کیا ہے۔ یہ ڈیٹا بیس سائنس کے 20 اہم شعبوں اور 174 ذیلی شعبوں میں سب سے زیادہ حوالہ دیے جانے والے سائنس دانوں کی شناخت کرتا ہے۔ یہ اعزاز محققین کے عالمی اثرات، ان کی تحقیق کے حوالوں کی تعداد اور اپنے اپنے شعبوں میں ان کی مسلسل خدمات کی عکاسی کرتا ہے۔ پروفیسر سورن جیت سنگھ فلورا بین الاقوامی سطح پر معروف ماہرِ سمیات (ٹاکسیکولوجسٹ) ہیں۔ انہوں نے ماحولیاتی اور بھاری دھاتوں سے ہونے والی زہریلی اثرات کی تحقیق میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر آرسینک اور سیسے کی زہریلی تاثیر، آکسیڈیٹیو اسٹریس اور اینٹی آکسیڈنٹس و چیلیٹنگ ایجنٹس کے استعمال سے علاج کے طریقوں کو فروغ دینے پر کام کیا ہے۔ ان کی اہم تحقیق سے دھاتوں کے باعث خلیات کو پہنچنے والے نقصان اور اس کی روک تھام کے بارے میں سمجھ بہتر ہوئی ہے۔ ان کے اسکالرلی پروفائل کے مطابق، ان کا ایچ انڈیکس تقریباً 77 ہے اور ان کی تحقیقات کو تقریباً 25 ہزار مرتبہ حوالہ دیا جا چکا ہے۔ پروفیسر رویندر کمار گرگ معروف ماہرِ اعصاب ہیں، جنہوں نے طبی اعصابی امراض کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر استوائی علاقوں میں پائے جانے والے اعصابی امراض اور مرکزی اعصابی نظام کے انفیکشن پر کام کیا ہے۔ ان میں تپ دق سے ہونے والی گردن توڑ بخار، نیوروسسٹی سرکوسس، جاپانی انسیفلائٹس اور دیگر اعصابی متعدی بیماریاں شامل ہیں۔ ان کی وسیع تحقیق نے ان بیماریوں کو بہتر طور پر سمجھنے، ان کی تشخیص اور طبی انتظام میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کے اسکالرلی پروفائل کے مطابق، ان کا ایچ انڈیکس تقریباً 61 ہے اور ان کی تحقیقات کو 18,600 سے زیادہ مرتبہ حوالہ دیا جا چکا ہے۔ ایرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور معروف ماہرِ طبی حیاتی کیمیا پروفیسر عباس علی مہدی نے فری ریڈیکل بایولوجی، آکسیڈیٹیو اسٹریس، تولیدی طب، نیوروٹاکسیکولوجی، بھاری دھاتوں کے زہریلے اثرات اور طبی حیاتی کیمیا کے شعبوں میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی اہم تحقیق میں دماغی ملیریا کے باعث آنکھوں پر پڑنے والے اثرات، مردوں میں بانجھ پن اور آکسیڈیٹیو اسٹریس، دواؤں کے طور پر استعمال ہونے والے پودوں کی علاج کی صلاحیت اور دھاتوں کے باعث اعصابی زہریلے اثرات کے طریقۂ کار پر کی گئی تحقیق شامل ہے۔ انہوں نے حیاتی طبی تحقیق، شخصی نوعیت کے علاج اور ادارے کی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کے اسکالرلی پروفائل کے مطابق، ان کا ایچ انڈیکس تقریباً 58 ہے اور ان کی تحقیقات کو 28 ہزار سے زیادہ مرتبہ حوالہ دیا جا چکا ہے۔ سال 2026 کی فہرست میں ان تینوں سائنس دانوں کی شمولیت ایرا یونیورسٹی کے لیے باعثِ فخر ہے۔

آرڈی ایس او میں دیانت داری کے فروغ کے لیے مضمون نویسی مقابلہ

جماعت ششم تا دوازدہم کے 50 طلبہ کی پُرجوش شرکت

لکھنؤ۔ نگرانی سے متعلق بیداری مہم 2026 کے تحت ریسرچ ڈیزائنز اینڈ اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن (آر ڈی ایس او)، لکھنؤ کے شعبۂ نگرانی کی جانب سے آر ڈی ایس او میں واقع مرکزی اسکول میں جماعت ششم سے دوازدہم تک کے طلبہ کے لیے مضمون نویسی کے مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلے میں 50 طلبہ نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ مقابلے کا موضوع ''خوش حالی کے لیے دیانت داری'' (Probity for Prosperity) رکھا گیا تھا۔ اس کا مقصد طلبہ میں اخلاقی اقدار، دیانت داری، شفافیت اور جواب دہی کا جذبہ پیدا کرنا تھا۔ اس مقابلے کے ذریعے طلبہ کو ذاتی اور عوامی زندگی میں ایمانداری، غیر جانب داری اور اخلاقی طرزِ عمل کی اہمیت پر اپنے خیالات پیش کرنے کا موقع ملا۔ پروگرام کے دوران آر ڈی ایس او کے شعبۂ نگرانی کی ٹیم نے طلبہ کو روزمرہ زندگی میں شفافیت اور غیر جانب داری برقرار رکھنے کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ طلبہ کو اخلاقی اقدار کی پابندی کرنے، قانون کا احترام کرنے اور معاشرے کے تئیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی ترغیب دی گئی۔ یہ پروگرام نوجوان نسل میں اخلاقیات اور دیانت داری کے تئیں بیداری بڑھانے کے لیے آر ڈی ایس او کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ نگرانی سے متعلق بیداری مہم 2026 کے وسیع تر مقاصد کے مطابق اس پہل کا ہدف معاشرے کے مختلف طبقات میں بیداری اور فعال شرکت کے ذریعے دیانت داری، شفافیت اور جواب دہی کی ثقافت کو مستحکم کرنا ہے۔

سماجوادی پارٹی نے کانشی رام کے یومِ وفات پر خراجِ عقیدت پیش کیا

آر کے چودھری بولے، کانشی رام نے بہوجن تحریک کو نئی زندگی دی

لکھنؤ۔ بہوجن رہنما مانیہ ور کانشی رام کے یومِ وفات پر جمعہ کو سماجوادی پارٹی کے ضلع دفتر، لاجپت رائے بھون (قیصر باغ) میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ ضلع صدر جے سنگھ 'جینت'، ضلع جنرل سکریٹری شبیر احمد خان اور رکن پارلیمنٹ آر کے چودھری سمیت موجود عہدیداروں اور کارکنوں نے کانشی رام کی تصویر پر گل پوشی کر کے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے موہن لال گنج کے سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ آر کے چودھری نے کہا کہ کانشی رام نے بہوجن طبقے کو سیاسی طور پر متحد کرنے اور اس کی ترقی کے لیے کام کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر کے انتقال کے بعد بہوجن تحریک میں جو خلا پیدا ہو گیا تھا، اسے کانشی رام نے پُر کیا اور تحریک کو دوبارہ زندہ کیا۔ رکن پارلیمنٹ نے یہ بھی یاد دلایا کہ کانشی رام اور ملائم سنگھ یادو نے مل کر اتر پردیش میں حکومت تشکیل دی تھی۔ اس موقع پر سابق رکن اسمبلی راجندر یادو، گومتی یادو، امبریش سنگھ پشکر، سابق وزیر رام سنگھ رانا، سابق امیدوار اسمبلی راج بالا راوت، ریاستی سکریٹری وجے سنگھ یادو اور ضلع نائب صدر بچان سنگھ یادو سمیت سیکڑوں کارکن موجود رہے۔

ڈاکٹر نلنی مشرا کو 'امتیازی استاد اعزاز' سے نوازا گیا

لکھنؤ، 09 اکتوبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ تعلیم کی صدر اور ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر نلنی مشرا کو تعلیم کے میدان میں ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں بین الاقوامی یومِ اساتذہ کے موقع پر دی انٹرنیشنل سینٹر، کانپور کے زیرِ اہتمام منعقدہ ایک باوقار تقریب میں 'امتیازی استاد اعزاز' سے سرفراز کیا گیا۔ یہ اعزاز اعلیٰ تعلیم کے فروغ، تدریسی طریقۂ کار میں جدت، تحقیقی سرگرمیوں اور طلبہ کی تعلیمی و فکری رہنمائی کے لیے ان کی قابلِ قدر خدمات کے اعتراف میں پیش کیا گیا۔ تقریب میں مختلف علمی و تعلیمی اداروں سے وابستہ ممتاز ماہرینِ تعلیم، محققین، اساتذہ اور معزز شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقع پر ادارے کے عہدیداران نے ڈاکٹر نلنی مشرا کو توصیفی سند، یادگاری نشان اور شال پیش کر کے ان کی تعلیمی خدمات کو سراہا۔ تقریب میں اساتذہ کے معاشرے میں اہم کردار اور قومی ترقی میں ان کی خدمات کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا۔ ڈاکٹر نلنی مشرا شعبۂ تعلیم میں تدریسی و تحقیقی سرگرمیوں کے ساتھ طلبہ کی ہمہ جہت ترقی اور تعلیمی رہنمائی کے لیے کوشاں ہیں۔ تدریسی عمل میں جدت، طلبہ کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور اعلیٰ تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے ان کی کاوشیں ان کی پیشہ ورانہ وابستگی اور تعلیمی ذمہ داریوں کے تئیں سنجیدگی کی عکاس ہیں۔ ان کے نزدیک تدریس محض نصابی معلومات کی فراہمی تک محدود نہیں، بلکہ طلبہ کی فکری صلاحیتوں کو فروغ دینے، ان میں مثبت اقدار پیدا کرنے اور انہیں زندگی کے مختلف شعبوں میں بہتر کارکردگی کے لیے تیار کرنے کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔ اعزاز حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر نلنی مشرا نے منتظمین اور تمام متعلقہ افراد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کا بنیادی مقصد محض علم فراہم کرنا نہیں، بلکہ حساس، باشعور اور قومی تعمیر کے تئیں بیدار شہریوں کی تشکیل بھی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایک استاد کی ذمے داری طلبہ کو تعلیم دینے کے ساتھ ان کی اخلاقی، سماجی اور فکری تربیت کرنا بھی ہے تاکہ وہ معاشرے کی ترقی میں مثبت کردار ادا کر سکیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ یہ اعزاز ان کے لیے باعثِ مسرت ہونے کے ساتھ تعلیم اور تحقیق کے میدان میں مزید خلوص، لگن اور عزم کے ساتھ کام کرنے کی تحریک بھی ہے۔ انھوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ تعلیمی اداروں میں تدریس اور تحقیق کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے مشترکہ کوششیں جاری رہیں گی اور طلبہ کو معیاری تعلیم کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ اس موقع پر مختلف جامعات اور کالجوں کے اساتذہ، محققین، دانشوران اور معزز شہری موجود تھے۔ ڈاکٹر نلنی مشرا کو ملنے والے اس اعزاز کو ان کی تعلیمی خدمات کے اعتراف کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے فاصلاتی پروگرام کے تحت داخلہ جاری

لکھنؤ ایس آر سی کے آٹھ اسٹڈی سینٹر میں 20 تعلیمی پروگرام میں فارم بھرنے کا آج آخری دن ہے

لکھنؤ۔ 9/اکتو۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے فاصلاتی تعلیمی پروگرام کے مختلف کورسز میں داخلہ کے لیے 10/اکتوبر تک آن لائن فارم بھرے جاسکتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ایس آر سی لکھنؤ کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے کیا۔ ان دنوں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے فاصلاتی تعلیمی پروگرام کے مختلف کورسز میں داخلے جاری ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ بی اے، ایم اے (اردو، انگریزی، عربی، اسلامک اسٹڈیز، ہندی اور تاریخ) بی ایس سی، بی کام، ایم بی اے، متعدد ڈپلوما اور سرٹیفکٹ کورس میں داخلے کے لیے فارم بھرے جا رہے ہیں۔ یونی ورسٹی کی ویب سائٹ پر آن لائن فارم بھرنے کی سہولت موجود ہے۔ واضح رہے کہ نئی تعلیمی پالیسی 2020 کے تحت کسی بھی ریگولر کورس کے ساتھ بہ یک وقت فاصلاتی تعلیم سے ڈگری حاصل کی جاسکتی ہے۔ فاصلاتی تعلیم کے لیے یونی ورسٹی ہندستان کے بے شمار مدارس کی اسناد کو مختلف تعلیمی پروگراموں کے لیے منظور کر رکھا ہے۔ مزید معلومات کے لیے لکھنؤ میں ٹیگور مارگ پر واقع مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی کے ایس آر سی آفس سے رابطہ کریں۔ 9140171835۔ اس نمبر سے بھی معلومات حاصل کی جاسکتی ہے۔

معصومیہ مسجد میں مجلس آج

لکھنؤ۔ انجمن غریب العزا کی جانب سے ہفتہ کو انجمن کے سرپرست، شاعر اور صاحبِ بیاض رہنے والے شاعرِ اہلِ بیت ایس ٹی واحد کے ایصالِ ثواب کے لیے معصومیہ مسجد کے میدان، ایل ایچ خان، رستم نگر میں مجلس کا انعقاد کیا جائے گا۔ انجمن کے سکریٹری سید علی عمران زیدی نے بتایا کہ مجلس سے امامِ جمعہ مولانا کلبِ جواد نقوی رات 8 بجے خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمن غریب العزا کی جانب سے نوحہ خوانی کی جائے گی۔

تعزیتی نشست آج

لکھنؤ، ۹/اکتوبر (پریس ریلیز): عالم اسلام کی ممتاز علمی و ادبی شخصیت، معروف ادیب و صحافی اور عالم دین مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ کی رحلت پر سماجی و تعلیمی بیداری فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام کل، بروز سنیچر، ۱۰/اکتوبر کو ایک تعزیتی نشست منعقد کی جائے گی۔ نشست کی صدارت سید نورالحسن ندوی کریں گے۔ یہ تعزیتی نشست نور کمپلیکس، ڈالی گنج لکھنؤ میں دوپہر ۲ بجے منعقد ہوگی، جس میں مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندویؒ کی علمی، ادبی، صحافتی اور دینی خدمات کے مختلف پہلوؤں پر اظہارِ خیال کیا جائے گا۔ اس موقع پر ان کی علمی، دینی و تعلیمی میدان میں گراں قدر خدمات اور عالمِ اسلام میں ان کے مقام و مرتبے کو خراجِ عقیدت پیش کیا جائے گا۔